تیری دیوانگی میرا عشق

فروا خالد

مانچسٹر کی صبح پچھلے کئی دنوں کی طرح آج بھی پوری طرح برسات میں بھیگی ہوئی تھی۔۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی نے صبح کا منظر مزید حسین بنا دیا تھا۔۔۔ گھاس، پھول پودوں سمیت ہر شے بارش کے ننھے ننھے قطروں سے سجی دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔

لیکن اِس حسین صبح سے انجان وہ نازک دوشیزہ سر سے پیر تک کمبل اوڑھے خوابِ خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔۔ اُس کے بیڈ پر اردگرد بکھری کتابیں اُس کے رات بھر پڑھتے رہنے کی گواہ تھیں۔۔۔۔

گھنے سیاہ بال آدھے بیڈ کے اوپر اور آدھے اُس کے گرد بکھرے پڑے تھے۔۔۔ مگر اپنے حلیے سے بیگانہ وہ سلیپنگ کوئن گہری نیند میں تھی۔۔۔۔

جب اچانک سائیڈ ٹیبل پر رکھی کلاک پر بجتے الارم نے اُس کی نیند میں خلل پیدا کیا تھا۔۔۔ اُس نے کمبل سے اپنی نازک دودھیا کلائی باہر نکال کر الارم بند کرتے ٹھنڈ کی شدت برداشت نہ کر پاتے واپس کھینچ لیا تھا۔۔ مگر اُسے واپس آنکھیں موندے ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی۔۔۔ جب ایک بار پھر الارم زور وشور سے بج اُٹھا تھا۔۔۔

اب کی بار اُس نے الارم بند کرنے کی زحمت کیے بغیر تکیہ اُٹھا کر کانوں پر رکھ لیا تھا۔۔۔۔

وہ ابھی مزید سونا چاہتی تھی مگر مسلسل بجتے الارم نے اُسے اِس بات کی مہلت نہیں دی تھی۔۔۔۔ جس پر ناچاہتے اُسے اُٹھنا پڑا تھا۔۔۔۔

کمبل ہٹاتے ہی اُسے ٹھنڈ کی شدت سے اپنا وجود برف ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ آج ٹھنڈ کی شدت باقی دنوں سے بھی کہیں زیادہ بڑھی ہوئی تھی۔۔۔ اُس پر ہوتا تو اِس ٹھنڈ سے بچنے کے لیے کمبل میں ہی گھسی رہتی۔۔۔ مگر آج اُس کا یونی جانا بہت ضروری تھا۔۔۔ سیاہ رنگ کے نفیس سے سلیپرز دودھیا روئی جیسے نرم و ملائم پیروں میں اڑستے وہ شال کو اپنے شانوں کے گرد پھیلاتے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اپنی عادت کے مطابق سب سے پہلے کھڑکی کی جانب بڑھتے اُس نے بھاری پردوں کو ہٹاتے ونڈو کھول دی تھی۔۔۔۔۔

جہاں ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اُس کے منہ سے سسکاری نکال دی تھی وہیں بارش میں بھیگا سامنے کا منظر دیکھ اُس کے چہرے پر دلفریب مسکان بکھر گئی تھی۔۔۔۔

اُسے بچپن سے ہی پھول پودوں سے بہت پیار تھا۔۔ یہی وجہ تھی کہ اُس نے یہاں پر بھی گھر کے پورے لان کو مختلف قسم کے پھولوں سے سجا رکھا تھا۔۔۔ اور روز اپنا ایک مخصوص وقت پودوں کو ضرور دیتی تھی۔۔۔۔

اُس کے کمرے کی کھڑکی کے آگے ہی اُس کے اپنے ہاتھوں سے سجایا گارڈن موجود تھا۔۔ وہ جب بھی اُداس ہوتی تھی پودوں سے باتیں کرتی تھی جس سے اُس کا موڈ مزید خوشگوار ہوجاتا تھا۔۔

وہ بارش کی دیوانی نجانے کتنی ہی دیر وہاں کھڑی یہ منظر دیکھتی رہتی جب گھڑی پر نظر پڑتے ہی اُسے لیٹ ہو جانے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

آج اُس کا لاسٹ پیپر تھا۔۔۔ جس کی تیاری میں وہ رات بھر جاگتی رہی تھی۔۔۔۔

واش روم میں جاکر گرم پانی سے شاور لیتی وہ بلیک جینز اور گرے ٹی شرٹ کے اُوپر کریم کلر کا لانگ کوٹ پہنے اپنے کمر سے بھی نیچے تک آتے لیئر کٹ سیاہ بالوں کی پونی ٹیل بنائے وہ یونی جانے کے لیے بالکل تیار تھی۔۔۔۔۔ ہونٹوں پر پنک کلر کا لب بام لگاتے وہ فائلز اور بیگ اُٹھاتی کمرے سے نکل آئی تھی۔۔۔۔۔

"ہنی بیٹا رک جائیں۔۔۔۔۔ اور واپس آکر ناشتے کرکے جائیں۔۔۔۔۔۔"

وہ دبے قدموں ہال کا مین ڈور عبور کرنے ہی والی تھی جب کانوں میں پڑتی آغا خان کی آواز نے اُس کے قدم وہیں روک دیئے تھے۔۔۔۔

"آغا خان میں لیٹ ہورہی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ چہرے پر آئے بالوں کو اپنی مخروطی اُنگلی کی مدد سے کان کے پیچھے اڑستے وہیں کھڑے بیچارگی سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اب ڈرائننگ ٹیبل پر بیٹھے منتظر نگاہوں سے اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

وہ ہمیشہ اُن کے ساتھ ہی ناشتہ کرکے جاتی تھی۔۔۔ اور اگر لیٹ بھی ہورہی ہوتی تھی تب بھی وہ اُسے خالی پیٹ تو کسی قیمت پر نہیں جانے دیتے تھے۔۔۔

"آغا خان گل جان کہاں ہیں وہ نظر نہیں آرہیں۔۔۔۔؟؟؟"

اپنی بڑی بڑی شربتی آنکھوں کو چاروں اوور گھماتے اُس نے اپنی گل جان کو تلاشنہ چاہا تھا۔۔۔۔۔

جب آغا خان کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ اُس کی فیورٹ چاکلیٹ کافی لیے اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔

"گڈ مارننگ مائی چائلڈ۔۔۔۔۔ گل جان اپنی ہنی کی فیورٹ کافی بنا رہی تھیں۔۔۔ جو ہنی کو پوری ختم کرنی ہو گی۔۔۔۔۔"

گل جان اُس کی کافی اور باقی ناشتہ ٹرے میں سجائے اُس کے سامنے رکھتے ہوئے بولیں۔۔۔ جبکہ اُن دونوں کی محبت پر وہ مسکرا دی تھی۔۔۔۔

یہ لوگ صرف اُس کی خاطر پچھلے اتنے سالوں سے اپنے ملک سے دور یہاں یو کے میں مقیم تھے۔۔۔۔ جہاں وہ اپنی ماما کی خواہش پر مانچسٹر یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہی تھی۔۔۔ آج اُس کا لاسٹ پیپر تھا۔۔۔ جس کے بعد اُسے کیا کرنا تھا اِس کا فیصلہ بھی پاکستان میں بیٹھی اُس کی ماما نے ہی کرنا تھا۔۔۔۔

اُمِ ہانی نے کبھی اپنی ماں کی کوئی بات رد نہیں کی تھی۔۔۔ وہ یہاں اپنے ملک سے دور انگریزوں کے بیچ رہنے کے باوجود اپنی اقدار نہیں بھولی تھی۔۔۔

جس کی وجہ اُس کے آغا خان اور گل جان بھی تھے۔۔۔ جنہوں نے اُس کی پرورش بہت اچھے سے کی تھی۔۔۔ ہر وقت مسکراتی کھکھلاتی اُمِ ہانی اپنے اندر کتنی محرومیاں چھپائے ہوئے تھی۔۔۔ اِس بات سے کوئی واقف نہیں تھا۔۔۔

"گل جان آپ جیسی کافی ہوئی نہیں بنا سکتا۔۔۔ آئی لو یو مائی سویٹی بیوٹیفل گرل۔۔۔۔"

درمیانی عمر کی مالک گل جان کے گال پر بوسہ دیتے وہ مسکرائی تھی۔۔۔ اُس کے مسکرانے پر گلابی گالوں میں پڑنے والے دلفریب گڑھوں نے اُس کے چہرے کی دلکشی کو مزید چار چاند لگا دیئے تھے۔۔۔۔

"آج سارا پیار اپنی گل جان پر ہی نچھاور کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟"

اُس کی ساری توجہ گل جان پر مرکوز دیکھ آغا خان نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

"اوہ ہو۔۔۔ آپ تو میرے بیسٹ بڈی ہیں۔۔۔ آپ کو بھلا میں کیسے اگنور کر سکتی ہوں۔۔۔"

اُن کے گلے میں بازو حمائل کرتے وہ اُن سے پیار لیتی اپنی جگہ سے اُٹھ گئی تھی۔۔۔

"ہیلو ایوری ون۔۔۔ کیا چل رہا ہے۔۔۔ ؟؟؟"

اُس نے اپنا پرس اُٹھایا ہی تھا۔۔۔ جب اُسی لمحے شستہ انگریزی میں اُن سب کو مخاطب کرتا جارج اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ بھورے بالوں اور بے حد سفید رنگت کا مالک وہ انگریز اُس کا بیسٹ فرینڈ ہونے کے ساتھ

ساتھ کلاس فیلو بھی تھا۔۔۔ جہاں جارج کی آغا خان سے بہت بنتی تھی وہیں گل جان کو وہ انگریز ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔۔

بلکہ اُن کو یہاں کا کوئی انگریز بھی پسند نہیں تھا۔۔۔ اِس لیے وہ کم ہی گھر سے نکلا کرتی تھیں۔۔۔۔

"آگیا یہ انگریزوں کا بچہ۔۔۔ گھر میں چین نہیں ہے اِس کو۔۔۔ ہر وقت بس میری ہنی کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔۔۔ اُلو کا پٹھا۔۔۔۔"

گل جانی ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے ہمیشہ کی طرح جارج کے سر پر ہاتھ پھیرتیں اپنے جلے دل کے پھپھولے نکالنے لگی تھیں۔۔۔ جسے سن کر ہر روز کی طرح اُم ہانی اپنی کھکھلاہٹوں پر کنٹرول نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔۔

اُس کی بے ریاں ہنسی دیکھ گل جان نے بے اختیار دل ہی دل میں اُس کی نظر اُتاری تھی۔۔۔۔

جبکہ جارج جو نا سمجھی سے گل جان کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ ہانی کو دیکھتا مبہوت ہوا تھا۔۔ دل کو چھو لینے والی یہ پیاری ہنسی اُس نے آج تک کسی کی نہیں سنی تھی۔۔۔۔ کٹاؤں دار گلابی لب، جن کے عین اُوپر موجود سیاہ تل اُن کی دلکشی میں مزید اضافہ کر دیتا تھا۔ زرا سی مسکراہٹ پر گالوں کے گہرے ہوتے گڑھے اور بڑی بڑی جھیل سی شربتی آنکھیں جن میں دیکھنے والا خود کو ڈوبنے سے نہیں بچا پاتا تھا۔۔۔ اُن کے اُوپر اُٹھتی گرتی پلکوں کی سیاہ جھالر مقابل پر قیامت برپا کرنے کے لیے کافی ہوتی تھی۔۔۔ وہ حُسن اور دلکشی کا پیکر تھی۔۔ جسے اُس کی ماں نے نجانے کس سے چھپا کر مانچسٹر کے اِس چھوٹے مگر انتہائی خوبصورت سے کاٹیج میں چھپا رکھا تھا۔۔۔

"اوکے۔۔ جارج ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔ آغا خان، گل جان خدا حافظ اپنا خیال رکھیئے گا۔۔۔۔"

اُمِ ہانی گھڑی پر ٹائم دیکھ کر جلدی مچاتی جارج کے ساتھ گھر سے نکل آئی تھی۔۔۔۔

"ایما اور جینفر کو بھی پک کرنا ہے جلدی کرو۔۔۔۔۔"

اُم ہانی کو لیٹ ہونے کا خوف تھا۔۔۔۔

ایما، جینفر اور جارج اُس کے بہت اچھے دوست تھے۔۔۔۔ بہت سالوں سے چلتی آرہی اُن کی یہ دوستی ہر روز مزید مضبوط ہوتی چلی جارہی تھی۔۔۔۔ جارج اُمِ ہانی کو بہت زیادہ پسند کرتا تھا۔۔۔۔ لیکن اُم ہانی نے اِس بات کا علم ہوتے ہی اُسے صاف انکار کردیا تھا۔۔۔ اُسے جارج صرف ایک دوست کی حیثیت سے ہی پسند تھا۔۔۔۔ اِس سے زیادہ جارج کے لیے اُس کے دل میں کوئی فیلنگز نہیں تھیں۔۔۔۔

♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣

پیرزادہ مینشن کو جاتے دونوں روڈ اِس وقت بالکل خالی پڑے تھے۔۔۔۔ تار کول سے چمکتی سڑک دور تک بچھی پیرزادہ مینشن کے سیاہ گیٹ کے قدموں کو چھو رہی تھی۔۔۔۔

پیرزادہ مینشن کے گیٹ پر اِس وقت سیاہ وردیوں میں ملبوس گارڈز کانوں میں ہیڈ فون لگائے ہاتھوں میں اسلحہ تھامے چاکو چوبند کھڑے تھے۔۔۔۔ اُن کے لیے زرا سی بھی غلطی کی کوئی گنجائش موجود نہیں تھی۔۔۔۔

بڑی تعداد میں گارڈز دور تک پھیلی عمارت کے اُوپر مختلف حصوں میں بنے اپنے مورچوں میں کھڑے تھے۔۔۔ جہاں سے اُن کی نگاہیں دور دور تک کا منظر دوربین سے قید کیے ہوئے تھیں۔۔۔۔ پیرزادہ مینشن کی سیکیورٹی پر کبھی کوئی کمپرومائز نہیں کیا جاتا تھا۔۔۔۔ بیس ایکڑ پر پھیلی

پیرزادہ مینشن کی عمارت میں ایک سو بیس کے قریب کیمرے لگائے گئے تھے۔۔۔ جن کی نگرانی کے لیے ایک پوری سیکورٹی ٹیم موجود تھی۔۔۔۔

سید عرشمان پیرزادہ کے دس منٹ تک وہاں پہنچنے کی اطلاع مل چکی تھی۔۔۔ جسے سن کر وہ مزید چوکنا ہوئے تھے۔۔۔ عرشمان پیرزادہ کافی ایک بہت کی اصول پسند اور سخت گیر پرسنیلٹی کا مالک تھا۔۔۔ اُسے وقت پر کام نہ کرنے والے کاہل اور بے ایمان لوگ بالکل بھی پسند نہیں تھے۔۔۔ اور نہ ہی وہ اُنہیں اپنے آس پاس برداشت کرتا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں پانچ گاڑیوں کا قافلہ پیرزادہ مینشن کو آتے روڈ سے گزرتا گیٹ سے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ گیٹ سے آگے موجود لمبی طویل روش عبور کرتے گاڑیاں عمارت کے پورچ میں آن رکی تھیں۔۔۔۔ گارڈ کے بھاگ کر آکے دروازہ کھولنے پر انتہائی قیمتی سیاہ لباس میں موجود سحر

انگیز پرسنیلٹی کا مالک سید عرشمان پیرزادہ باہر نکلا تھا۔۔۔۔ کریم کلر کی گرم شال چوڑے مضبوط کسرتی کندھوں پر پھیلائے فون کان سے لگائے وہ اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

کشادہ فولادی سینہ، چوڑی پیشانی پر بکھرے سیاہ بال، مغرور کھڑی ناک، اعنابی لبوں پر سجی سیاہ مونچھیں جو اُس کی شخصیت کو مزید بارعب بنا دیتی تھیں۔۔۔ اتنے کم عرصے میں اپنے دادا کے ساتھ سیاست میں اتنی کامیابی حاصل کرنے والا عرشمان پیرزادہ نجانے کتنے دلوں کی دھڑکن تھا۔۔۔۔ اپنی صاف گوئی اور ایمانداری کی وجہ سے اُسے عوام میں بہت پذیرائی حاصل تھی۔۔۔۔ وہ صرف لوگوں کے مسائل سننا ہی نہیں بلکہ اُن کو حل کرنا بھی جانتا تھا۔۔۔۔

سید افتخار پیرزادہ کو اپنے پوتے پر بہت مان تھا۔۔۔ جس نے اُن کے خاندان کی عزت پہلے سے بھی کہیں زیادہ بڑھا دی تھی۔۔۔۔

"وہ دیکھو میرا شیر آگیا۔۔۔۔"

عرشمان کو اندر داخل ہوتا دیکھ افتخار پیرزادہ اپنی جگہ سے اُٹھتے اُس سے بغل گیر ہوئے تھے۔۔۔ اُن کا یہ وسیع و عریض پیرزادہ مینشن دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔۔ ایک حصے میں وہ اپنی سیاست کے معاملات نبٹاتے تھے۔۔ جہاں اکثر اوقات اُن کی پارٹی کے باقی راہنما اور ارکان پائے جاتے تھے۔۔ جبکہ دوسرے حصے میں اُن کا خاندان رہائش پذیر تھا۔۔۔

افتخار پیرزادہ نے اپنی ساری اولادوں کو ایک ساتھ جوڑ کر رکھا ہوا تھا۔۔ اُن کے سب بیٹے بیٹیاں اپنی اولادوں کے ساتھ یہیں مقیم تھے۔۔۔

اِس وقت بھی افتخار صاحب اپنی بیگم شریں پیرزادہ اور پوتے پوتیوں کے ساتھ ڈرائنگ روم میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ جہاں کچھ دیر پہلے اچھا

خاصہ ہلا گلا مچا ہوا تھا۔۔۔ وہاں اب عرشمان کے آجانے کے بعد سب لوگ الرٹ ہوتے بالکل سیدھے ہوکر بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔ اُن سب پر عرشمان کا بہت رُعب تھا۔۔۔ عرشمان کی ایک بار نگاہیں اُٹھانے کی دیر ہوتی تھی۔۔۔ وہ سب ایک دم لائن پر آجاتے تھے۔۔۔۔ افتخار صاحب سے بھی زیادہ اب پیرزادہ مینشن میں عرشمان کی چلتی تھی۔۔۔۔ ایک شیریں بیگم ہی تھیں جو عرشمان سے کوئی بات منوا سکتی تھیں۔۔۔ اُن کے علاوہ عرشمان کے آگے کم ہی کسی کی چلتی تھی۔۔۔

افتخار صاحب تو اُسے اتنے اچھے سے سیاست میں اپنے داؤ پیچ چلاتے دیکھ۔۔۔ اپنی باقی ساری زمہ داریاں بھی اُسی پر ڈال چکے تھے۔۔۔۔

♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣

"میم ہماری پارٹی کے دو ارکان کو عرشمان پیرزادہ کی پارٹی کے کچھ افراد کے ساتھ کل رات ڈنر کرتے دیکھا گیا ہے۔۔۔۔ اُن لوگوں کی پہلے بھی کچھ مشکوک حرکت نوٹ کی گئی ہیں۔۔۔۔ میرے خیال میں اب ہمیں اُنہیں اِس غداری کے بدلے اچھی طرح ذلیل کرکے اپنی پارٹی سے نکال دینا چاہیئے۔۔۔ اِس سے پہلے کے یہ ہمارے لیے کسی بھی قسم کے نقصان کا باعث بنیں۔۔۔۔"

ہیر حسنٰی خانم کے سامنے کرسی پر بیٹھتی اُنہیں ملنے والی اِس انتہائی اہم خبر سے آگاہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔ جس سن کر حسنٰی خانم کے تاثرات میں کوئی خاص تبدیلی رونما نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

"میم کیا آپ نے میری بات سنی ہے۔۔۔۔؟؟؟"

ہیر اُنہیں لیپ ٹاپ پر مصروف دیکھ۔۔۔ حیرت زدہ سی بولی تھی۔۔۔ اُنہوں نے اُس کی اتنی اہم بات نظر انداز کر دی تھی۔۔۔۔

"ہاں ہیر سنی ہے تمہاری بات میں نے۔۔۔۔ میں بھلا اپنی پارٹی کے اُن لوگوں کو کیوں زلیل کرکے نکالوں جو میرے لیے کام کررہے ہیں۔۔۔۔ "

حسنٰی خانم نے شاطرانہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے ہیر کو مزید اُلجھن میں ڈال دیا تھا۔۔۔۔ ہیر اُن کی نہ صرف سیکرٹری تھی بلکہ اُن کی دوست کی بیٹی بھی تھی۔۔۔ جس کے انتقال کے بعد اور کوئی قرہبی عزیز نہ ہونے کی وجہ سے اُنہوں نے ہیر کو اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا۔۔۔ ہیر پر اُنہیں اندھا اعتماد تھا۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی ہر بات اُس سے شیئر کرتی تھیں۔۔۔۔ ہیر کو اُن کی ہر بات کا پتا ہوتا تھا۔۔۔۔ لیکن وہیں اُن کے کچھ راز ایسے بھی تھے جن کے بارے میں ہیر کو بھی علم نہیں تھا۔۔۔۔

"کیا مطلب میم۔۔۔ ؟؟؟ میں سمجھی نہیں۔۔۔۔۔"

ہیر کے پلے اب بھی کچھ نہیں پڑا تھا۔۔۔

جب حسنٰی خانم مے اپنے لیپ ٹاپ کا رُخ اُس کی جانب موڑ دیا تھا۔۔۔ جہاں اُنہیں کی پارٹی کے افراد عرشمان پیرزادہ کی پارٹی والوں کے ساتھ بیٹھے نظر آرہے تھے۔۔۔۔۔

"میرے کہنے پر ہی یہ لوگ اُن سے ملے ہیں۔۔۔ میرے آدمی غداری نہیں کررہے بلکہ عرشمان پیرزادہ کے آدمی اُس کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے والے ہیں۔۔۔ جن پر اُسے بہت اعتماد ہے۔۔۔۔"

حسنٰی خانم عرشمان پیرزادہ کا ذکر کرتے زہر خند لہجے میں بولی تھیں۔۔۔۔

"مگر یہ تو غلط نہیں ہوگا میم۔۔۔ اگر میڈیا تک یہ بات پہنچ گئی تو ہماری پارٹی کا بھی نام خراب ہوسکتا ہے۔۔۔۔"

ہیر کو اُن کا طریقہ غلط لگا تھا۔۔۔۔

"عرشمان پیرزادہ اور افتخار پیرزادہ کو ہرانے کے لیے میں کچھ بھی کر سکتی ہوں۔۔۔ چاہے وہ کام کتنا ہی غلط کیوں نہ ہو۔۔۔۔"

حسنٰی خانم کی آنکھوں میں پیرزادہ خاندان کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔۔ جسے محسوس کرتے ہیر وہیں خاموشی ہوگئ تھی۔۔۔۔ جو بھی تھا مگر وہ اپنی میم کے ہر کام میں اُن کے ساتھ تھی۔۔۔ حسنٰی خانم نے اُسے اُس وقت سہارا دیا تھا۔۔۔۔۔ جب وہ بالکل بے یارومددگار تھی۔۔۔ اُس نے خود سے عہد کر رکھا تھا۔۔ چاہے کچھ بھی ہوجائے اپنی میم کو اکیلا نہیں چھوڑے گی۔۔۔۔

"شیخ صاحب اور فاروقی صاحب سے میری آج شام کو میٹنگ کا ٹائم فکس کردو۔۔۔ مجھے آج اُن سے بہت اہم بات معاملے پر ڈسکشن کرنی ہے۔۔۔۔۔"

حسنٰی خانم اپنی پارٹی کے دو بہت اہم لوگوں کا نام لیا تھا۔۔ جو ایک طرح سے اُن کے رائٹ ہینڈ تھے۔۔۔

"اوکے میم میں کر دیتی ہوں۔۔۔۔"

ہیر خاموشی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣

ملک کے سب سے بڑے بلڈر عباس رحمانی نے اپنے گھر میں لنچ پارٹی رکھی تھی۔۔۔ جس میں اُنہوں نے تمام سیاسی پارٹیز کے راہنماؤں کو انوائیٹ کیا تھا۔۔۔۔ عرشمان ایسی کسی محفل میں شریک نہیں ہوتا تھا جس میں حسنٰی خانم کا ذکر بھی شامل ہو۔۔۔

اُسے اُس مکار عورت کی صورت سے بھی نفرت تھی۔۔۔ اُس کے سبھی دوست دشمن اِس بات سے بہت اچھے سے واقف تھے۔۔۔۔۔ عباس رحمانی کی جہاں افتخار پیرزادہ سے بہت اچھی دوستی تھی۔۔۔۔ وہیں اُن کا بیٹا بلال رحمانی عرشمان کا جگری دوست تھا۔۔۔۔ اِس لیے اُن دونوں کے بہت زیادہ اصرار پر عرشمان کو وہاں آنا پڑا تھا۔۔۔۔

حسنٰی خانم جانتی تھیں کہ عرشمان پیرزادہ اور افتخار پیرزادہ ضرور آئیں گے یہاں۔۔۔۔ اِس لیے وہ ہاشم آفریدی کے ساتھ پورے ٹائم پر وہاں پہنچ چکی تھیں۔۔۔۔ اُنہیں بہت اچھے سے اندازہ تھا کہ وہ دونوں دادا پوتا ہاشم آفریدی سے کس قدر خار کھاتے تھے۔۔۔

اُن لوگوں کا دل جلانے کے لیے ہی وہ ہاشم آفریدی کے ساتھ والی کرسی پر براجمان دل کھول کر قہقہے لگانے میں مصروف تھیں۔۔۔۔ جب

ملازم کی اطلاع پر بلال رحمانی افتخار پیرزادہ اور عرشمان پیرزادہ کو ریسیو کرنے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"مجھے پوری اُمید تھی آپ لوگ ضرور آؤ گے۔۔۔۔"

عباس رحمانی اُن دونوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔۔۔

"ارے پیرزادہ صاحب آپ آگئے مجھے تو لگا تھا۔۔ میرا سن کر پھر ہمیشہ کی طرح منہ چھپا کر بیٹھ جائیں گے۔۔۔۔"

حسنٰی خانم کندھے پر ڈالی شال کا پلو ایک ادا سے اپنی کمر کے گرد لپیٹتیں اُن کے قریب آتے بولتیں جان بوجھ کر ہاتھ میں پکڑا موبائل ٹیبل پر رکھ گئی تھیں۔۔۔۔

" کبھی کبھی ضروری ہو جاتا ہے کچھ لوگوں کو اُن کی اوقات یاد دلانا۔۔۔ ورنہ زمین پر کیڑوں مکوڑوں سے بھی کم تر حیثیت رکھنے والے آپ کے منہ پر آکر بھوکنا شروع کر دیتے ہیں۔۔۔۔"

عرشمان کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔ اس عورت کا یہ مکروہ چہرا بگاڑ کر رکھ دے۔۔۔۔۔

مگر اُس کی بات کے جواب میں حسنٰی خانم بنا انسلٹ فیل کیے قہقہ لگا کر ہنس دی تھی۔۔۔۔۔

"ویسے میرے مطابق منہ پر آکر بھوکنا دم دبا کر بھاگنے سے کئی گنا زیادہ بہتر ہے۔۔۔ کیوں رحمانی صاحب۔۔۔۔؟؟؟؟"

حسنٰی خانم اندر ہی اندر سب کے سامنے اپنی اِس بے عزتی پر غصے سے پاگل ہورہی تھی۔۔۔ مگر چہرے سے اُس نے ایسا کچھ بھی ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔۔

اِس سے پہلے کہ عرشمان کوئی جواب دیتا جب ٹیبل پر رکھا حسنٰی بیگم کا موبائل پر آتی کال کی وجہ سے سکرین روشن ہوئی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ ہی سکرین پر جو چہرا جگمگایا تھا۔۔۔ وہ دیکھ عرشمان پیرزادہ اپنی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔۔

حسنٰی بیگم نے اُمِ ہانی کی تصویر دیکھنے کے بعد اُن دونوں کا دھواں دھواں ہوتا چہرا دیکھ دل میں سکون اُترتا محسوس کیا تھا۔۔۔۔

"ہنی میری بیٹی کیسی ہے۔۔۔۔؟؟؟ ماما آپ کو ہی ب

مس کررہی تھیں۔۔۔ بالکل ٹھیک وقت پر کال کی آپ نے۔۔۔۔۔۔"

حسنٰی بیگم فون آن کرکے کان سے لگاتیں وہاں سے دور چلی گئ تھیں۔۔۔۔

"ویسے میرے مطابق منہ پر آکر بھوکنا دم دبا کر بھاگنے سے کئ گنا زیادہ بہتر ہے۔۔۔ کیوں رحمانی صاحب۔۔۔۔؟؟؟؟"

حسنٰی خانم اندر ہی اندر سب کے سامنے اپنی اِس بے عزتی پر غصے سے پاگل ہورہی تھی۔۔۔ مگر چہرے سے اُس نے ایسا کچھ بھی ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔۔

اِس سے پہلے کہ عرشمان کوئی جواب دیتا جب ٹیبل پر رکھا حسنٰی بیگم کا موبائل پر آتی کال کی وجہ سے سکرین روشن ہوئی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ ہی سکرین پر جو چہرا جگمگایا تھا۔۔۔ وہ دیکھ عرشمان پیرزادہ اپنی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔۔

حسنٰی بیگم نے اُمِ ہانی کی تصویر دیکھنے کے بعد اُن دونوں کا دھواں دھواں ہوتا چہرا دیکھ دل میں سکون اُترتا محسوس کیا تھا۔۔۔۔

"ہنی میری بیٹی کیسی ہے۔۔۔۔؟؟؟ ماما آپ کو ہی ب

مس کررہی تھیں۔۔۔۔ بالکل ٹھیک وقت پر کال کی آپ

نے۔۔۔۔۔۔۔"

حسنٰی بیگم فون آن کرکے کان سے لگاتیں وہاں سے دور چلی گئ تھیں۔۔۔۔

حسنٰی بیگم نے نوٹ کیا تھا کہ فون کال والی اُن کی حرکت کے بعد پورا ٹائم عرشمان اُنہیں آگ اُگلتی نگاہوں سے گھورتا رہا تھا۔۔۔ اور افتخار پیرزادہ کے چہرے کا رنگ بھی بالکل پھیکا پڑ چکا تھا۔۔۔

اپنا تیر ایک دم نشانے پر لگتے دیکھ حسنٰی بیگم کے دل و دماغ میں سکون سرایت کر گیا تھا۔۔۔۔

"تم اپنا موڈ خراب مت کرو۔۔۔۔ جو چیز تمہاری ہے وہ تم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔۔۔ چاہے جتنی کوششیں کرلے۔۔۔۔"

بلال رحمانی کا اپنا دل چاہ رہا تھا کہ اِس حسنٰی نامی بلا کو اپنی پارٹی سے نکال باہر پھینکے۔۔۔ عرشمان کی یہ خاموشی اُسے آنے والے کسی بہت بڑے طوفان کا پیشِ خیمہ ثابت ہورہی تھی۔۔۔

"میں بالکل بھی فکرمند نہیں ہوں۔۔۔ بس یہ دیکھ رہا ہوں کہ کب تک یہ عورت اپنی یہ چال بازیاں سنبھال پائے گی۔۔۔ مزید کس حد تک گرے گی۔۔۔"

عرشمان اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے اپنے مخصوص مغرورانہ انداز میں بولتا قریب آتے افتخار پیرزادہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔۔۔

"وہ جانتی ہے کہ ہم مجبور ہیں اُس کی یہ ساری ڈرامے بازیاں برداشت کرنے کے لیے۔۔۔ اور آگے بھی وہ ہماری اِسی کمزوری کو لے کر فائدہ اُٹھانے والی ہے۔۔۔۔"

افتخار پیرزادہ کے چہرے پر بھی تفکر بھرا احساس تھا۔۔۔۔۔۔ وہ جذبات میں آکر اپنے بہت قیمتی انسان کو کھونا نہیں چاہتے تھے۔۔۔۔

"ڈونٹ وری دادا جان آگے ایسی نوبت نہیں آئے گی۔۔۔۔۔ بھروسہ رکھئے مجھ پر۔۔۔۔۔"

عرشمان اُن کا کندھا تھپتھپاتا موبائل پر کوئی نمبر ڈائل کرکے کان سے لگاتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣

"تھینکس گارڈ۔۔۔۔۔ پیپر ختم ہوگئے۔۔۔۔"

اُمِ ہانی اُن چاروں کے ساتھ پیپر دے کر باہر نکلتے خوشی سے چہکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔ جیسے کوئی بہت بڑا مارکہ مار لیا ہو۔۔۔۔

اُسے اندر سے کہیں نہ کہیں اِس بات کی اُمید بھی تھی کہ اب سٹڈی ختم ہونے کے بعد اُسے اُس کی ماما واپس پاکستان بلا لیں گی۔۔۔۔ پاکستان واپس لوٹنا اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش بن چکی تھی۔۔۔۔

"سچ میں۔۔۔۔ اِن ایگزیمز نے بہت دماغ خراب کرر کھا تھا۔۔۔۔ شکر ہے جان چھوٹی۔۔۔۔۔"

ایما بھی اپنے مخصوص لہجے میں ہاتھ اُٹھا کر بولی تھی۔۔۔۔۔۔

"چلو اب کچھ کھانے کو چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔ آج کی ٹریٹ پیپر ختم ہونے کی خوشی میں میری طرف سے۔۔۔۔"

جارج نے اُمِ ہانی کے خوشی سے کھلتے چہرے کو دیکھ خوشگواریت سے کہا تھا۔۔۔۔

"واہ تم ایک کنجوس شخص سے اتنے فراح دل کیسے ہوگئے۔۔۔۔۔ خیریت ہے۔۔۔۔؟؟؟"

جنیفر اُس کو اتنا چہکتا دیکھ ٹھٹھکی تھی۔۔۔۔

"آف کورس۔۔۔ سب اچھا ہے تب ہی تو ٹریٹ دے رہا ہوں۔۔۔۔۔۔"

اُن سب کی نوک جھوک سٹارٹ ہوچکی تھی۔۔۔ جب اُمِ ہانی کو خود پر کسی کی نگاہوں کا فوکس محسوس ہوا تھا۔۔۔ اُسے لگا تھا کوئی اُس پر نظر رکھ رہا ہے۔۔۔

اُمِ ہانی نے اُن لوگوں سے سائیڈ پر ہوتے فکرمندی سے چاروں جانب نگاہیں گھمائی تھیں۔۔۔ کہ آخر اّسے گھورنے والا کون تھا۔۔۔ وہ یہاں کے لوگوں سے واقف تھی۔۔۔ سب اپنے کام سے کام ہی رکھتے تھے۔۔۔ کوئی بھی اتنا فارغ بالکل بھی نہیں تھا کہ یوں فرصت سے کھڑے ہوکر کسی کو گھورتا۔۔۔

اُمِ ہانی چاروں طرف نگاہیں گھمائے اُس انسان کو ڈھونڈنے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔ جب اچانک اُس کی نظر کچھ ہی فاصلے پر کھڑی ایک حجابی لڑکی پر پڑی تھی۔۔۔

جو مناسب لباس پہنے، سر کو حجاب سے ڈھکے ہاتھ میں کیمرہ اُٹھائے اُس کی اب تک نجانے کتنی تصویریں اُتار چکی تھی۔۔۔

اُمِ ہانی کا دماغ اُس لڑکی کی حرکت پر بالکل گھوم چکا تھا۔۔ بھلا وہ کون تھی۔۔۔ اور اُس کی بنا اجازت تصویریں کیسے اُتار رہی تھی۔۔۔۔

"ایکسکیوزمی مس۔۔۔۔ آپ یہ کیا کررہی ہیں۔۔۔؟؟؟ آپ بنا اجازت میری تصویریں کیسے اُتار سکتی ہیں۔۔۔۔ یہ غلط ہے۔۔۔۔"

اُمِ ہانی چہرے پر خفگی سجائے بنا ایک پل کی بھی دیر کیے اُس لڑکی کے سر پر آن پہنچی تھی۔۔۔

"سسٹر آئی تھنک آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔۔"

وہ لڑکی چہرے پر نرم مسکراہٹ سجائے کہتی اُمِ ہانی کی مزید کوئی بھی بات سنے بغیر وہاں سے پلٹی تھی۔۔۔۔

" مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔۔۔۔ آپ میری ہی تصویریں کیپچر کررہی تھیں۔۔۔"

اُمِ ہانی اُس کے مقابل آکر اُس کا راستہ روکتی۔۔۔۔ شستہ انگریزی میں بولتی سامنے کھڑی لڑکی کو بہت پیاری لگی تھی۔۔۔۔ یہ ایشین بیوٹی انگریزوں کا اوتار اپنائے ہر ایک کی توجہ اپنی جانب مبذول کرلیتی تھی۔۔۔۔۔

"اوکے اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں آرہا تو ٹھیک ہے آپ میرا کیمرہ چیک کرسکتی ہیں۔۔۔۔"

اُس لڑکی نے بغیر زرا سا بھی بُرا منائے۔۔۔ اپنا کیمرہ اُمِ ہانی کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔ جہاں واقعی یونیورسٹی کی بلنڈنگ، پھولوں اور اِسی طرح کی چیزوں کی مختلف تصویریں دیکھائی دے رہی تھیں۔۔۔

"سوری۔۔۔۔۔"

اُمِ ہانی اُسے کیمرہ واپس لوٹاتے منہ بسورتے ہوئے بولی۔۔۔ اُسے ابھی بھی یقین نہیں آ پارہا تھا کہ اِس لڑکی نے اُس کی تصویریں نہیں بنائیں۔۔۔ وہ اِس لڑکی کو پہلے بھی کئی بار یوں ہی کیمرہ اُٹھائے اپنے آس پاس دیکھ چکی تھی۔۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔۔ ویسے آپ بہت خوبصورت ہیں۔۔۔ ایسا ممکن ہو بھی سکتا ہے کہ کوئی آپ کی چھپ چھپ کر تصویریں بنائے۔۔۔۔ احتیاط کیجئے گا اور اپنا خیال رکھیئے گا۔۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔۔۔"

وہ لڑکی حو حجاب سے اُسے مسلمان لگی تھی۔۔۔ اب جس طرح اُسے اُردو بول کر گئی تھی۔۔۔۔ اُمِ ہانی مزید اُلجھ گئی تھی۔۔۔۔۔ آخر کون تھی یہ لڑکی۔۔۔۔؟؟؟ اور کیسے جانتی تھی کہ اُسے اردو آتی ہے۔۔۔۔ حالانکہ کے اُس کا حلیہ بالکل بھی پاکستانیوں والا نہیں تھا۔۔۔۔

"ہنی۔۔۔۔ کم ہیئر۔۔۔۔۔"

جارج اُسے وہیں جما کھڑا دیکھ اُس کے قریب آتا ہاتھ کھینچ کر اُسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔۔۔ ہانی سر جھٹکتی اپنے ایگزیمز ختم ہونے کی سیلیبریشن کرنے اُن کے ساتھ چل دی تھی۔۔۔۔

♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣

"ارے وہ دیکھو۔۔۔ ہیر میڈم جارہی ہیں۔۔۔؟؟؟ کیا ہوا ہیر جی۔۔۔ آپ کا رانجھا کہاں ہے۔۔۔ کیا یہ بنا رانجھے کے ہیر ہے۔۔۔۔۔"

ہیر اپنی ساری کلاسز لے کر کوئی بک ایشو کروانے لائبریری جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔ جب عین راستے میں عاریز پیرزادہ اور اُس کے لفنگے دوستوں جو جما کھڑا دیکھ اُس کا موڈ سخت آف ہوا تھا۔۔۔ اُسے آج حسنٰی بیگم نے جلدی واپس آنے کو کہا تھا۔۔۔ مگر آج وہ اتنا ہی لیٹ ہورہی تھی۔۔۔۔

اب بھی افتخار پیرزادہ کے پوتے کو بیچ راستے میں کھڑا دیکھ اُس کا خون کھول اُٹھا تھا۔۔۔۔

"میرے راستے سے ہٹو۔۔۔۔۔ اور اپنے اِن لفنگے دوستوں کو بھی ہٹاؤ آگے سے۔۔۔۔۔ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔"

دھیما مزاج رکھنے والی ہیر عباس عاریز پیرزادہ کی شکل دیکھ کر ہی انگارے چبھانے لگتی تھی۔۔۔ دونوں کو دو سال ہوگئے تھے۔۔۔ ایک یونیورسٹی میں پڑھتے ہوئے۔۔۔۔ عاریز اُس سے ایک سال سینئر تھا مگر دونوں خاندانوں کے درمیان سیاسی مخالفت ہونے اور ہیر کے حسنٰی بیگم کا رائٹ ہینڈ ہونے کی وجہ سے دونوں کی کبھی نہیں بنی تھی۔۔۔۔۔

" ورنہ کیا کرلیں گی آپ۔۔۔ اپنی حسنٰی میڈم کی طرح کوئی گھٹیا پلاننگ کریں گی۔۔۔۔۔ ویسے میرے اِن لفنگے دوستوں کی آپ کی حسنٰی میڈم سے کہیں زیادہ عزت ہے معاشرے میں۔۔۔۔۔"

عاریز موقع ملتے ہی حسنٰی خانم کی شان میں قصیدے پڑھنا شروع ہوچکا تھا۔۔۔ جو ہمیشہ کی طرح ہیر کو آگ لگا گئے تھے۔۔۔۔

اُس نے آگ اُگلتی نگاہوں سے بلیک پینٹ اور شرٹ میں ملبوس انتہائی دلکش نقوش کے مالک دوسروں کو اپنی جوتی کی نوک پر رکھنے والے

عاریز پیرزادہ کو دیکھا تھا۔۔۔ جو خود کو بہت بڑی چیز سمجھتا تھا۔۔۔

اور رہی سہی کسر یونی کی لڑکیوں نے اُس کی تعریفوں میں آسمان زمین ایک کرکے پوری کردی تھی۔۔۔۔ سفید گلابیاں چھلکاتی رنگت دیکھ اُس کے پٹھان ہونے کا گمان ہوتا تھا۔۔۔۔۔

اُس نے ہمیشہ سنا تھا کہ سید خاندان کے افراد بہت پیارے ہوتے ہیں۔۔ مگر پیرزادہ خاندان کے ہر فرد کی بے پناہ خوبصورتی دیکھ اُسے اِس بات پر یقین ہوچکا تھا۔۔۔ اِس لمبے چوڑے کسرتی بازوؤں کے مالک شخص کے آگے اُس کا وجود کسی چیونٹی کے برابر ہی لگتا تھا۔۔۔

ہیر سانولی رنگت مگر پرکشش نقوش کی مالک ایک بااعتماد لڑکی تھی۔۔۔ جس کی گول گول آنکھیں دیکھنے والے کو اپنے ساتھ گھمانے کی پوری صلاحیت رکھتی تھیں۔۔۔۔

وہ ہمیشہ دوپٹہ سلیقے سے سر پر اوڑھے خود کو ہر بری نظر سے بچانے کی پوری کوشش کرتی تھی۔۔۔ مگر اُس کے تراشیدہ لب اور ناک میں سجی نتھلی ہر بار ہر اچھی اور بری نگاہ اپنی جانب کھینچ ہی لیتی تھی۔۔۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی عاریز پیرزادہ۔ تم پیرزادہ خاندان کے مردوں کو شریف عورتوں پر کیچڑ اُچھالنے کے سوا آتا ہی کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔ اگر دوبارہ میری میم کا نام بھی لیا تو منہ توڑ دوں گی تمہارا۔۔۔۔"

ہیر بک لینے کا ارادہ ترک کرتی اُس کے الفاظ پر بھڑکتی واپس پلٹی تھی۔۔۔۔ مگر اُس سے پہلے ہی عاریز اُس کی بات پر طیش میں آتا اُس کی کلائی۔۔۔۔ اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔۔ اُس کی گرفت اِس قدر سخت تھی کہ نہ صرف کلائی میں پہنی کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کر اُس کی کلائی میں چبھ گئی تھیں۔۔۔ بلکہ ہیر کو درد کی شدت سے اپنی کلائی ٹوٹتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"چھوڑو میرا ہاتھ مجھے درد ہورہا ہے۔۔۔۔۔"

تکلیف کے مارے ہیر کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔۔۔۔

"آئندہ اگر میرے خاندان کے کسی بھی فرد کے بارے میں ایسی بکواس کی تو تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔۔۔۔ ہم پیرزادہ عورتوں کی کتنی عزت کرتے ہیں۔۔۔ ایک بار ہمارے گھر آکر دیکھو۔۔۔۔ مگر تمہاری اُس حسنٰی خانم جیسی عورتیں یہ عزت ڈیزرو ہی نہیں کرتیں۔۔۔ اور اب تم بھی اُس کے ہر گھٹیا عمل میں شریک ہوکر اُس کے ساتھ شامل ہورہی ہو۔۔۔۔۔"

عاریز نے اُس کی کلائی کو ہلکا سا جھٹکا دیتے اُسے اپنے مزید قریب کھینچا تھا۔۔۔۔

اِرد گرد سٹوڈنٹس کی بھیڑ لگ چکی تھی۔۔۔ یونی کے سٹوڈنٹس کے لیے اِس سے بڑا انٹرٹینمنٹ کوئی نہیں ہوتا تھا۔۔۔

عاریز نے موبائل نکال کر اُسے ایسے ہی قریب رکھے ایک سیلفی کھینچی تھی۔۔۔۔۔ ہیر جب تک یہ سمجھ پاتی وہ اپنا کام کر چکا تھا۔۔۔

"یہ کیا حرکت ہے۔۔۔؟؟؟؟"

وہ غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔ یہ تصویر اُس کے لیے کوئی نیا سکینڈل بنا سکتی تھی۔۔۔

"بہت جلد پتا چل جائے گا۔۔۔ کہ یہ کیا حرکت تھی۔۔۔۔"

عاریز اُس کی کلائی آزاد کرتا اپنے فرینڈز کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

ہیر نے بھیڑ کے آگے سے ہٹ کر سائیڈ پر آتے اپنی زخمی کلائی کو دیکھا تھا۔۔۔۔

اُسے ہمیشہ سے کانچ کی چوڑیاں پہننے کا بہت شوق رہا تھا۔۔۔ مگر عاریز پیرزادہ نے جس بے دردی سے اُس کی کلائی مروڑی تھی۔۔۔ ساری چوڑیاں ٹوٹ چکی تھیں۔۔۔ چند ایک ٹکڑے اُس کی کلائی میں چبھے ہوئے تھے۔۔۔

"عاریز پیرزادہ چھوڑوں گی نہیں میں تمہیں۔۔۔ تمہاری اِس غنڈہ گردی کو ختم کرکے تمہیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور نہ کردیا تو میرا نام بھی ہیر عباس نہیں۔۔۔۔"

ہیر نفرت بھرے لہجے میں خود سے عہد کرتی اپنے آنسو پونچھتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣

پورا کوریڈور اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔ وہ ٹھنڈ کی شدت سے کپکپاتی اپنی گرم شال کو مضبوطی سے اپنے گرد لپیٹے دھیرے سے دروازہ بند کرتی باہر نکل آئی تھی۔۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑی ٹارچ کی باریک سی روشنی میں آگے بڑھتے اُس نے پہلے گل جان اور آغا خان کے کمرے میں جھانک کر اُن کے سوئے ہونے کی تسلی کی تھی۔۔۔ اور پھر بنا آواز پیدا کیے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

وہ پھولوں کی دیوانی تھی آج یونی سے واپس آتے اُس نے کارل انکل کے باغ میں ایک نیا پھول دیکھا تھا۔۔۔۔ اور بس اُسے حاصل کرنے کے لیے اُس کا دل مچل اُٹھا تھا۔۔۔

کارل انکل کا باغ اُن کے گھر سے دو گلیاں چھوڑ کر تھا۔۔۔ کارل انکل اپنے بچوں کو بھی باغ سے پھول توڑنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔۔۔ مگر وہ نئ قسم کا پھول دیکھ کر ہانی اپنے مچلتے دل کو نہیں سمجھا پائی تھی۔۔۔اور اب رات کے اندھیرے میں وہ اُس پھول کی کلم لینے گھر سے نکل آئی تھی۔۔۔

ہر طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔ گلیاں بالکل سنسنان پڑی تھیں۔۔۔ دور دور تک کسی زی روح کا نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔ ہانی کا دل اندر ہی اندر خوف سے کانپ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ خود کو مضبوط ظاہر کرتی تیز تیز قدموں سے چل کر کارل انکل کے باغ کے سامنے

آن پہنچی تھی۔۔۔ دھیرے سے لکڑی کے چھوٹے سے دروازے کی کنڈی ہٹاتے وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ دروازے کے اندرونی طرف رکھی کرسی پر رات کے علاوہ ہر وقت کارل انکل بیٹھے اپنے پھولوں کی حفاظت کرتے نظر آتے تھے۔۔۔۔

چاروں جانب نگاہیں دوڑا کر اِس وقت اُن کے یہاں نہ ہونے کی تصدیق کرتے وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔ سامنے ہی چاند کی روشنی میں جگمگاتے پھول کو دیکھ اُس کی آنکھیں ایسے چمکی تھیں۔۔۔ جیسے کارون کا خزانہ ہاتھ آگیا ہو۔۔۔

آگے بڑھ کر اُسے لیتی وہ جلدی سے واپس پلٹی تھی۔۔۔ باغ کا دروازہ اُسی احتیاط سے بند کرتی وہ جیسے ہی روڈ پر آئی۔۔۔ ایک جانب فٹ پاتھ پر اُسے دو سیاہ فارم شراب کے نشے میں دھت جھولتے نظر آئے تھے۔۔۔

وہ اُنچے لمبے دیو قامت حبشی اُسے پہلے ہی دیکھ چکے تھے۔۔۔۔۔

"ہے بیوٹی فل گرل۔۔۔۔ وئیر آر یو گوئنگ۔۔۔۔۔"

اُن میں سے ایک ہانی کے قریب سے گزرنے پر اپنی جگہ سے اُٹھا تھا۔۔۔۔ ہانی اُن دونوں کو مصیبت کی طرح وہاں نازل ہوتا دیکھ اچھی خاصی گھبرا گئی تھی۔۔۔۔ اُسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اُس کا کسی ایسی مخلوق سے بھی پالا پڑ سکتا ہے۔۔۔۔

اُس کی ٹانگیں بُری طرح کانپ رہی تھیں۔۔۔۔ اُس بدبو دار سیاہ فارم کو اپنے سامنے جما دیکھ ہانی دوسرے راستے سے گھر جانے کا ارادہ کرتی اُلٹے قدموں واپس دوڑی تھی۔۔۔۔۔ جب چند ہی قدم چلنے پر وہ بُری طرح کسی پتھر نما وجود سے ٹکرا کر لڑکھڑاتے گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔۔۔

اُس نے خوف سے لرزتے پیچھے پلٹ کر دیکھا تھا جہاں اُن کا تیسرا ساتھی کھڑا اُسے گھور رہا تھا۔۔۔

ہانی کا دل پیٹ میں آن گرا تھا۔۔۔۔

"تم سے بڑا بے وقوف اِس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہو گا اُمِ ہانی۔۔۔۔۔ ہمیشہ زبردستی خود کو مصیبت میں جھونکنے کا ٹھیکا لے رکھا ہے تم نے۔۔۔۔"

ہانی اُن تینوں کو اپنے اردگرد منڈلاتا دیکھ اپنی شال کو اپنے گرد اچھے سے لپیٹے خود کو کوستے ہوئے بولی۔۔۔۔

"دور رہو مجھ سے۔۔۔۔ قریب مت آنا۔۔۔۔"

اُن میں سے ایک سیاہ فارم کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ ہانی اونچی آواز میں چلائی تھی۔۔۔۔۔ سیاہ فارم کا ہاتھ اپنی شال کی جانب بڑھتا دیکھ اُس نے سختی سے آنکھیں موند لی تھیں۔۔۔۔

اِس سے پہلے کہ وہ اُسے بے پردہ کرتا۔۔۔۔۔ اُس سیاہ فارم کے منہ سے زور دار کراہ نکلی تھی۔۔۔۔۔

ہانی نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔ جب سامنے کا بدلہ منظر دیکھ اُس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔۔۔

ایک شخص بلیک ہڈی پہنے اُن تینوں کو بُری طرح پیٹ رہا تھا۔۔۔۔

♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣

"میم جس طرح سے سید افتخار پیرزادہ اور اُن کے پوتے سید عرشمان پیرزادہ عوام میں مقبولیت حاصل کررہے ہیں۔۔۔ اِس سے اُن کی طاقت میں مزید اضافہ ہوچکا ہے۔۔۔ وہ عنقریب ہماری پارٹی کے لیے مشکلات کو مزید بڑھا دیں گے۔۔ کیونکہ اب تک ہم ہی نے اُن کے خلاف سب سے زیادہ سازشیں کی ہیں۔۔ اور عرشمان پیرزادہ تو ویسے ہی آپ کے بہت خلاف ہیں۔۔۔۔۔۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہمیں دوسری پارٹیوں سے ہاتھ ملانا پڑے گا۔۔۔"

حسنٰی خانم کی سیکرٹری ہیر اُنہیں سیاسیت کے موجودہ حالات سے آگاہ کرتی تشویش کا شکار ہوئی تھی۔۔۔ اُن کی سب سے بڑی مخالف جماعت اِس وقت بہت عروج پر جارہی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اُن کے زوال کا خطرہ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

مگر اپنی لیڈر کے چہرے پر اِس بات کا زرا سا بھی خوف نہ دیکھ وہ مزید الجھن کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔

"وہ دادا پوتا ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہیر۔۔۔۔۔"

حسنٰی خانم کی مسکراتی پر اسرار نگاہیں سامنے ٹیبل پر رکھی تصویر پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔

"میں سمجھی نہیں میم۔۔۔۔ وہ تو آپ سے بہت نفرت کرتے ہیں۔۔۔ پھر وہ ایسا کیوں نہیں کریں گے۔۔۔؟؟؟"

اکثر اپنی میڈم کی باتیں ہیر کے سر کے اُوپر سے گزر جاتی تھیں۔۔۔

"کیونکہ اُن کی ایک بہت بڑی کمزوری میرے پاس ہے۔۔۔ یوں کہو اُن کی جان جس کبوتر میں قید ہے وہ کبوتر میرے قبضے میں ہے۔۔۔۔"

حسنٰی خانم کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔ جب ہیر نے اُن کی نگاہوں کے تعاقب میں سامنے رکھی تصویر کی جانب دیکھا تھا۔۔ جس میں ایک مومی مجسمے اور حُسن کے پیکر کے دلنشین مسکراتے چہرے کو قید کیا گیا تھا۔۔۔۔

"تو کیا اُن لوگوں کی کمزوری آپ کی بیٹی اُمِ ہانی ہے۔۔۔۔ لیکن وہ لوگ کیسے جانتے ہیں میم کو۔۔ وہ تو پاکستان میں رہتی ہی نہیں ہیں۔۔۔۔؟؟"

ہیر کا دماغ مزید اُلجھتا جارہا تھا۔۔۔

"آج رات کی فلائٹ سے ہنی لندن سے واپس آرہی ہے۔۔۔ اُن دادا پوتے کو اُس سے دور رکھ کر بہت تڑپا لیا۔۔۔۔ اب اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے لیے اُس کی نفرت دیکھ کر تڑپیں گے۔۔۔ اب اتنی ظالم بھی نہیں ہوں میں کہ افتخار پیرزادہ کے مرنے سے پہلے اُنہیں اُن کی پوتی سے نہ ملواؤں۔۔۔"

حسنٰی خانم کی آنکھوں میں اُن لوگوں کا ذکر کرتے نفرت کے شرارے پھوٹ نکلے تھے۔۔۔۔ اُم ہانی کو واپس بلانے کا اِس سے بہتر وقت اُنہیں کوئی نہیں لگا تھا۔۔ وہی اُن کی پارٹی کی ڈوبتی کشتی کو کنارے پر لاسکتی تھی۔۔۔۔

"تم سے بڑا بے وقوف اِس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہو گا اُمِ ہانی۔۔۔۔۔ ہمیشہ زبردستی خود کو مصیبت میں جھونکنے کا ٹھیکا لے رکھا ہے تم نے۔۔۔۔"

ہانی اُن تینوں کو اپنے اردگرد منڈلاتا دیکھ اپنی شال کو اپنے گرد اچھے سے لپیٹے خود کو کوستے ہوئے بولی۔۔۔۔

"دور رہو مجھ سے۔۔۔۔ قریب مت آنا۔۔۔۔"

اُن میں سے ایک سیاہ فارم کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ ہانی اونچی آواز میں چلائی تھی۔۔۔۔۔ سیاہ فارم کا ہاتھ اپنی شال کی جانب بڑھتا دیکھ اُس نے سختی سے آنکھیں موند لی تھیں۔۔۔۔

اِس سے پہلے کہ وہ اُسے بے پردہ کرتا۔۔۔۔۔ اُس سیاہ فارم کے منہ سے زور دار کراہ نکلی تھی۔۔۔۔۔

ہانی نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔ جب سامنے کا بدلہ منظر دیکھ اُس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔۔۔

ایک شخص بلیک ہڈی پہنے اُن تینوں کو بُری طرح پیٹ رہا تھا۔۔۔۔

ہانی سکڑی سمٹی اپنی جگہ کھڑی حیرت و بے یقینی کی تصویر بنی اپنے اُس خیر خواہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ سر پر بلیک ہڈی اور چہرے پر سیاہ ماسک لگائے وہ پہنچانا نہیں جارہا تھا۔۔۔۔

جس دلیری اور طاقت کے ساتھ اُس نے اُن تینوں سیاہ فارم غنڈوں کا مقابلہ کیا تھا ہانی اُس سے امپریس ہوئے بغیر نہیں رہ پائی تھی۔۔۔۔۔

اُس کے مضبوط کسرتی بازو اور چوڑے سینے کو دیکھ ہانی کا دل چاہا تھا اِس شخص کا چہرا دیکھے مگر وہ ایسا کر پانے میں ناکام رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ تینوں اچھی خاصی مار کھانے کے بعد لنگڑاتے گرتے پڑتے وہاں سے بھاگ گئے تھے۔۔۔۔

"کک کون ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"

ہانی اپنی جگہ پر ہی جمی کھڑی اُس مہربان شخص کی چوڑی پشت کو گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے اُس کی بات کا کوئی بھی جواب دیئے بغیر وہ پلٹا تھا۔۔۔ اور ہانی کی نرم و نازک کلائی اپنی آہنی گرفت میں لیتا اُس کے گھر کی سمت بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔۔ آپ نے میری مدد کی ہے۔۔۔ اس کا یہ مطلب نہیں آپ ایسے ہی زبردستی مجھے ٹچ کرلیں گے۔۔۔۔ چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔۔"

ہانی بھاگتے ہوئے بمشکل اُس کے تیز قدموں کا ساتھ دیتی اُس کے اِس جارحانہ عمل پر چلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔مگر وہ شخص کسی ربورٹ کی طرح چلتا اُس کی ہر بات اَن سنی کرتا ناک کی سیدھ میں آگے بڑھتا جارہا تھا۔۔۔۔

ہانی نے حیرت سے قریب آتے اپنے گھر کو دیکھا تھا جس کے سامنے رکتے وہ اب اُس کی جانب مُڑا تھا۔۔۔

ہانی کو سمجھنے میں دشواری پیش آئی تھی۔۔۔ کہ آخر یہ شخص اُس کے گھر کے بارے میں کیسے جانتا ہے۔۔۔

"کون ہیں آپ۔۔۔؟؟"

ہانی نے مشکوک نگاہوں سے اُسے گھورتے اُس کے چہرے کو کھوجنا چاہا تھا۔۔۔۔

جبکہ اُس کو دور سے یہ کوششیں کرتے دیکھ اُس شخص نے ہانی کی کمر میں بازو لپیٹتے اُسے اپنے بے حد قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔۔ ہانی کو اُس سے ایسی کسی بے باک حرکت کی اُمید بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔ وہ بالکل اُس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔۔

"وہی جو تمہاری سانس سانس پر حق رکھتا ہے۔۔۔ تم چاہے دنیا کے کسی بھی کونے میں چھپ جاؤ۔۔۔ میری پہنچ سے دور نہیں جاسکتی۔۔۔۔ یہ بات ہمیشہ سے یاد رکھنا۔۔۔۔"

وہ دھیرے سے جھک کر اُس کے ہونٹوں کو اپنے شدت بھرے لمس سے چھوتا اُس نازک جان پر ایک اور قیامت برپا کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اِس سے پہلے کہ ہانی کوئی مزاحمت کر پاتی وہ اُس پر اپنی مہر لگاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

ہانی کتنے ہی لمحے وہاں بت بنی کھڑی رہی تھی۔۔۔۔۔ آخر کون تھا یہ شخص۔۔۔۔ اُس کا دماغ جس بات کا الارم اُسے دے رہا تھا۔۔۔ اُس بارے میں وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔

مگر یہ شخص جس طرح اُس پر اپنا حق جما کر گیا تھا۔۔۔ ہانی اندر تک کانپ اُٹھی تھی۔۔۔۔۔ اُس کی دھڑکنیں ابھی تک جگہ پر نہیں آرہی تھیں۔۔۔

"یہ جو ہوا حد سے زیادہ بُرا ہوا ہے۔۔۔۔ مگر جو میں سوچ رہی ہوں۔۔۔۔ وہ تو بالکل بھی نہیں ہونا چاہئے۔۔۔۔"

اپنے ہونٹوں کو سختی سے رگڑتی وہ خوف سے لرزتے وجود کو بمشکل گھسیٹتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اندھیرے میں کھڑا وجود اُس کی یہ معصوم حرکت دیکھتا زیرِ لب بڑبڑاتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہیر آنکھیں کھولو۔۔۔ جلدی سے اُٹھو۔۔۔۔ دیکھو سوشل میڈیا پر تمہاری اور عاریز پیرزادہ کی تصویر نے کس قدر دھوم مچا رہی ہے۔۔۔۔ تم لوگ ٹاپ ٹرینڈنگ پر چل رہے ہو۔۔۔۔۔"

ہیر جو تھکی ہاری آکر صوفے پر بیٹھتے نجانے کب نیند کی وادیوں میں پہنچ گئی تھی۔۔۔ فرح کے بُری طرح جھنجھوڑنے اور اُس کے الفاظ نے ہیر کو بہت ہی بے دردی سے نیند کی وادیوں سے باہر کھینچ نکالا تھا۔۔۔

"کک کیا۔۔ کونسی تصویر۔۔۔ اِس گھٹیا انسان نے پھر کیا گھٹیا حرکت کردی ہے۔۔۔ اِس بار تو میں اِسے چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔"

ہیر ہڑبڑا کر اُٹھتی عاریز پیرزادہ کا نام سنتے ہی آگ بھگولا ہوئی تھی۔۔۔

"او ہو کچھ نہیں کیا یار۔۔۔ صرف یونی میں لی گئی تمہاری اور اپنی سیلفی اپلوڈ کی ہے۔۔۔۔ اور دیکھو لوگ تم لوگوں کی جوڑی کو کتنا پسند کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ تم تو بہت چھپی رستم نکلی مجھے بھی نہیں بتایا تم نے۔۔۔۔"

فرح جو خود عاریز پیرزادہ کی فین لسٹ میں ٹاپ پر آتی تھی۔۔۔۔ اِس وقت اپنی دوست کو عاریز پیرزادہ کی بانہوں میں سمایا دیکھ بہت زیادہ خوش لگ رہی تھی۔۔۔ اور اُن نوے فیصد لوگوں میں شامل تھی۔۔۔ جو یہ سمجھ رہے تھے کہ افتخار پیرزادہ کے پوتے عاریز پیرزادہ اور حسنٰی خانم کی پی اے ہیر کے درمیان واقعی کوئی محبت کا چکر شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

"تم سے بڑا ایڈیٹ بھی میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔۔۔ میری بیسٹ فرینڈ ہو کر ابھی تک یہ نہیں سمجھ پائی کہ مجھے اِس شخص کی شکل سے بھی شدید نفرت ہے۔۔۔۔۔ اور تمہیں لگ رہا ہے میں اُس کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھاؤں گی۔۔۔۔"

ہیر وہ تصویر دیکھ غصے سے پاگل ہوچکی تھی۔۔۔۔ عاریز پیرزادہ ایک بار پھر اپنی کمینگی دیکھا گیا تھا۔۔۔۔

"چھوڑوں گی نہیں میں تمہیں۔۔۔۔"

ہیر جلے پیر کی بلی کی طرح اِدھر سے اُدھر ٹہلتی عاریز پیرزادہ کی اِس حرکت کا جواب دینے کا سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جب دروازہ ناک کرکے اندر آتی ملازمہ نے اُسے حسنٰی خانم کے بلاوے کی اطلاع دی تھی۔۔۔ جو سنتے ہیر کا رنگ سفید پڑ گیا تھا۔۔۔۔

"اوہ نو۔۔۔۔ لگتا کے میم کو بھی پتا چل گیا ہے۔۔۔۔ اب کیا کروں گی میں۔۔۔۔ وہ تو بہت ناراض ہونگی مجھ پر۔۔۔۔"

ہیر کو جس بات کا ڈر تھا وہ ہو چکا تھا۔۔۔۔ حسنٰی میڈم کو وہ کسی قیمت پر ناراض نہیں کرسکتی تھی۔۔۔ بچپن سے لے کر اب تک وہ وہی کرتی

آئی تھی جو حسنٰی بیگم نے چاہا تھا۔۔۔ آگے اُن کی خاطر وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔۔۔۔۔۔

اُن کی زرا سی ناراضگی پر اُس کی جان پر بن آتی تھی۔ اِس وقت بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ عجلت میں دوپٹہ اُٹھاتی گرتی پڑتی جلدی سے حسنٰی خانم کے کمرے میں پہنچی تھی۔۔۔۔

"جی میم آپ نے بلایا مجھے۔۔۔۔۔"

ہیر اُن کے چہرے کے بگڑے زاویے دیکھ سمجھ چکی تھی کہ معاملہ گڑبڑ ہی ہے۔۔۔۔

"یہ کیا ہے ہیر۔۔۔۔۔؟؟؟ کیا چل رہا ہے تمہارا اِس لڑکے کے ساتھ۔۔۔۔ میں تو اب تک یہی سمجھتی آئی ہوں کہ تم مجھ سے کوئی بات

نہیں چھپاتی۔۔۔ مگر اتنی بڑی بات تم نے مجھ سے پوشیدہ رکھی۔۔۔۔

کیوں ہیر۔۔۔۔؟؟؟"

حسنٰی خانم کے الفاظ جتنے سخت تھے اُن کے لہجے نے اِس میں اُن کا ساتھ نہیں دیا تھا۔۔۔۔

ہیر اُن کو اتنا ناراض دیکھ مزید پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔

"میم میں ابھی بھی آپ کی وہی ہیر ہوں۔۔۔ جس کی زندگی کھلی کتاب کی طرح آپ کے سامنے ہے۔۔۔۔ یہ شخص میری یونی میں فائنل سمسٹر کا سٹوڈنٹ ہے اِس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔ اِسے جب سے پتا چلا ہے کہ میں آپ کی پی اے ہوں۔۔۔۔ اِس نے ایسے ہی مجھے تنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔۔۔۔ اور اِس بار تو اِس نے حد ہی پار کر دی تھی۔۔۔۔ میں آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اِس لیے نہیں بتایا آپ کو۔۔۔۔۔"

ہیر سر جھکائے اُنگلیاں مڑورتے ایسے بول رہی تھی جیسے بہت بڑا جرم سرزد کر چکی ہو۔۔۔۔

"کیا لگتا ہے عاریز پیرزادہ تمہیں۔۔۔۔۔؟؟؟"

حسنٰی بیگم نے اُسے جانچتی نگاہوں سے گھورتے سوال کیا تھا۔۔۔۔

"بہت بُرا۔۔۔ نفرت محسوس ہوتی ہے مجھے اُس سے اور اُس کی حرکتوں سے۔۔۔ اگر میرا بس چلے تو اُس کی اِن بدتمیزیوں کا ایسا سبق سیکھاؤں اُسے کے ساری زندگی یاد رہے اُسے۔۔۔۔"

ہیر کے نفرت آمیز انداز پر حسنٰی بیگم کے ہونٹوں پر ایک پر اسرار مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔ یہ تصویر دیکھنے کے بعد ہی وہ سمجھ گئی تھیں۔۔۔ کہ ہیر جیسی لڑکی ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ اُسے یہاں

بلانے کے پیچھے اُن کے شیطانی دماغ کا کیا مقصد تھا۔۔۔ ہیر کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا۔۔۔۔۔

"تو بس پھر یوں سمجھو تمہیں تمہاری یہ خواہش پوری کرنے کا موقع دے رہی ہوں میں تمہیں۔۔۔۔۔"

حسنٰی بیگم کی بات پر ہیر نے جھٹکے سے سر اُوپر اُٹھایا تھا۔۔۔ اُنہیں مسکراتا دیکھ وہ کافی حد تک ریلیکس ہوئی تھی۔۔۔۔ مگر اُن کے اگلے پھوڑے جانے والے بم نے اُسے اپنی جگہ سے ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

"تمہیں عاریز پیرزادہ کو اُس کی اوقات بتانی ہوگی۔۔۔۔ نفرت کی زبان سے نہیں بلکہ محبت بھرا رُوپ دیکھا کر۔۔۔۔ میں پیرزادہ خاندان کے ہر فرد کو تباہ و برباد کر دینا چاہتی ہوں۔۔۔ تو شروعات کیوں نہ عاریز پیرزادہ سے کی جائے۔۔۔ اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ میری یہ پیاری سی بیٹی ہمیشہ کی طرح اِس معاملے میں بھی میرا ساتھ دے گی۔۔۔۔۔۔۔"

اچانک سے حسنٰی بیگم کے لہجے میں چاشنی بھر گئی تھی۔۔۔۔۔

"آئم سوری میم مگر میں سمجھ نہیں پارہی کہ مجھے کیا کرنا ہو گا۔۔۔۔ کیسے مدد کرسکتی ہوں میں آپ کی۔۔۔۔؟؟؟"

ہیر کا دماغ جیسے ہل چکا تھا۔۔۔۔

"عاریز پیرزادہ سے محبت کا ناٹک کرنا ہو گا۔۔۔ اور جیسے ہی وہ تمہاری محبت میں پوری طرح گرفتار ہوجائے گا تو اُسے کے منہ پر حقیقت کا تمانچہ مار کر۔۔۔۔ اُسے پوری دنیا کے سامنے رسوا کرنا ہو گا۔۔۔۔ جس کے ساتھ پیرزادہ خاندان کی عزت کے ساتھ ساتھ اُن کے پوتے کی زندگی کو بھی ایسا روگ لگے گا کہ وہ ساری زندگی اِس نقصان کو بھر نہیں پائیں گے۔۔۔۔"

حسنٰی بیگم کی بات سمجھتے ہیر نے شاکی نگاہوں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ کیا کہہ رہی تھی اُس سے۔۔۔ کسی کی زندگی کے ساتھ ساتھ اُس کے دل سے کھیلنے کو کہہ رہی تھیں وہ۔۔۔۔۔

"مگر میم یہ تو بہت غلط ہو گا۔۔۔۔۔۔"

ہیر نے انکار کرنا چاہا تھا۔۔۔ چاہے جتنی بھی نفرت سہی مگر اُس کا ضمیر اُسے کوئی ایسی حرکت کرنے کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

"اُن سب نے جو کچھ میرے ساتھ کیا اُس کے بعد بھی تمہیں یہ سب غلط لگ رہا ہے۔۔۔۔ میرے شوہر کے قاتل ہیں وہ سب۔۔۔۔ میری اکلوتی بیٹی کو وہ ظالم لوگ مجھ سے چھین نہ لیں۔۔۔ اِس وجہ سے اتنے سالوں سے اپنے جگر کے ٹکڑے کو خود سے جدا کیے رکھا ہے۔۔۔۔۔ اپنی پوری زندگی اکیلی کاٹی ہے میں نے۔۔۔۔ بہت محبت اور عقیدت کے دعوے کرتی ہونا تم مجھ سے۔۔۔۔ اب میری خاطر اُن ظالموں سے میرا

بدلہ نہیں لے سکتی تم۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ تم جاسکتی ہو ہیر۔۔۔ میں تمہیں مجبور نہیں کروں گی۔۔۔"

حسنٰی بیگم اپنے بھیگے چہرے کو ساڑھی کے پلو سے صاف کرتیں اپنی جگہ سے اُٹھ گئی تھیں۔۔۔

جبکہ اُنہیں اپنی وجہ سے یوں روتا دیکھ ہیر تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔ خود کو شدید لعنت ملامت کرتی وہ اُن کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"پلیز میم آپ روئیں مت۔۔۔ آئم رئیلی سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ آپ کی خاطر تو ہیر اپنی جان بھی دے سکتی ہے۔۔۔ یہ کام کیسے نہیں کرے گی۔۔۔ آپ مجھے جیسا کہیں گی میں کروں گی۔۔۔ اُس عاریز پیرزادہ کی اکڑ اور غرور تو نکال کر ہی رہوں گی۔۔۔ اُن لوگوں نے اب تک آپ پر جتنا بھی ظلم اور زیادتی کی ہے۔۔۔ اب اُنہیں اُس کا حساب دینا ہو گا۔۔۔۔"

ہیر اُن کے دونوں ہاتھ تھام کر عقیدت سے بولتی حسنٰی بیگم کی آنکھوں کی چمک مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔۔

"میں جانتی تھی میری بیٹی میرا مان ضرور رکھے گی۔۔۔"

حسنٰی بیگم بناوٹی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اُسے اپنے سینے سے لگا گئی تھیں۔۔۔۔

ہیر کو نہیں یاد تھا کہ اِس سے پہلے کبھی اُنہوں نے اُسے یوں پیار سے گلے لگایا ہو۔۔۔ ممتا کے لمس کو ترستی ہیر تو جیسے اِس وقت خود کو ہواؤں میں اُڑتا محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ خود سے عہد کر چکی تھی کہ اب وہ دل و جان سے اُن کے دیئے اِس کام کو ضرور پورا کرے گی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہانی اپنی ماما کے ملنے والے آرڈر پر اگلے دن ہی پاکستان کی فلائٹ میں آن بیٹھی تھی۔۔۔۔ جس کا سارا ارینج حسنٰی بیگم پہلے ہی کر چکی تھیں۔۔۔

ہانی اتنی جلدی واپس آنے کے حق میں بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔ وہ ابھی اپنے فرینڈز کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اُس کا ارادہ کنوکیشن کے بعد آنے کا تھا۔۔ مگر پہلے حسنٰی بیگم کے آگے اُس کی کوئی چل پائی تھی جو اب چلتی۔۔۔۔

وہ اُسے اُس کی شدت سے یاد آنے کا کہہ کر تھوڑا سا ایمو شنل بلیک کرتیں واپس آنے پر راضی کر گئی تھیں۔۔۔۔۔

گل بی بی اور آغا جان کو وہاں سے سب کچھ سمیٹ کر آنے میں کچھ ٹائم لگنا تھا۔۔۔

اِس لیے اِس وقت ہانی اکیلی ہی واپس پاکستان لوٹ رہی تھی۔۔۔ وہ بہت چھوٹی سی تھی جب اُس نے پاکستان چھوڑا تھا۔۔۔ اب اتنے ٹائم بعد واپس پاکستان آنا اُسے بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔۔

مگر وہ ایکسائیٹڈ بھی بہت تھی۔۔۔ آخر کو یہی ملک ہی تو اُس کا اپنا تھا۔۔۔ جہاں اُس کے بابا دفن تھے۔۔۔

اپنے بابا کے خیال سے اُس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔۔ اور ساتھ ہی اپنے ددھیال والوں کے لیے اُس کی نفرت میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔ جنہوں نے اُس سے اُس کے بابا کو چھینا تھا۔۔۔

وہ دل ہی دل میں اُن سے اِس سب کا بدلہ لینے کا سوچتی خوف سے پختہ عہد کر گئی تھی۔۔۔۔۔

ائیرپورٹ پر پہنچتے ہی اُسے سامنے ہی اپنی ماما بانہیں پھیلائے اُس کی منتظر کھڑی دیکھائی دی تھیں۔۔۔

"آئی مس یو سو مچ ماما۔۔۔۔۔"

اُن کے سینے میں سماتے ہانی محبت پاش لہجے میں بولی تھی۔۔۔ حسنٰی بیگم اُس کے گرد بازوؤں کا حصار قائم کرتے اُسے اپنے سینے میں بھینچ گئی تھیں۔۔۔۔۔

"میں بہت خوش ہوں میری پیاری بیٹی واپس آگئی۔۔۔۔"

حسنٰی بیگم نے اُس کی پیشانی چومتے نم آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

ہیر مسکراتی نم آنکھوں سے اُن ماں بیٹی کے ملن کا یہ خوبصورت منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"ارے ہیر۔۔۔۔ ماما یہ پیاری سی لڑکی ہیر ہے کیا۔۔۔۔"

ہانی کی جانب متوجہ ہوتی اُسے ستائشی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ہیر کو وہ خوش اخلاق سے ہنستی کھکھلاتی اُمِ ہانی بہت پسند تھی۔۔۔۔ جو غموں کو سر پر سوار نہیں کرتی تھی۔۔۔۔ اُسے کھل کر زندگی جو جینا اور خوشیاں سمیٹنا پسند تھا۔۔۔۔۔۔ ہیر نے دل ہی دل میں اُس کے روشنیاں بکھیرتے دلفریب چہرے کی نظر اُتاری تھی۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہاں کے حالات اِن کھکھلاہٹوں کو مرجھانے کا سبب بننے والے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

تمام لوکل میڈیا چینلز پر حسنٰی خانم کی بیٹی اُمِ ہانی پیرزادہ کے واپس لوٹ آنے کی خبریں گردش کر رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔ جو اُڑتی اُڑتی پیرزادہ مینشن تک بھی پہنچ چکی تھیں۔۔۔۔

جس کے بعد افتخار صاحب اور عرشمان کے علاوہ وہاں کے باقی سب مکینوں کی تشویش میں اضافہ ہوچکا تھا۔۔۔۔ سب ہی اِسے دیکھنے کے خواہشمند تھے۔۔۔ جس کے اِس گھر سے دو بہت گہرے رشتے تھے۔۔۔ جنہیں اُن میں سے کوئی فراموش نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔ وہ اِس پیرزادہ مینشن کی نہ صرف بیٹی تھی بلکہ سید عرشمان پیرزادہ کی منکوحہ ہونے کی وجہ سے بڑی بہو کے عہدے پر بھی فائز تھی۔۔۔۔

اور سب گھر والے ہی اُسے اُس کے اصل مقام پر دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔ اور یہ بھی جانتے تھے کہ حسنٰی خانم اتنی آسانی سے ایسا کچھ نہیں ہونے دے گی۔۔۔۔

مگر اُنہیں عرشمان کی زہانت اور زورِ بازو پر بھی پورا بھروسہ تھا۔۔۔

"کیا چل رہا ہے۔۔۔ خیریت ہے اِس وقت سب ایک ہی جگہ پر کیسے اکٹھے پائے جارہے ہیں۔۔۔۔"

عرشمان آج غیر معمولی طور پر سب کو ڈرائنگ روم میں جمع دیکھ حیرت کا اظہار کرتے بولا تھا۔۔ وہ ابھی ایک کانفرنس کرکے لوٹا تھا۔۔۔ سب کو ڈرائینگ روم میں جمع دیکھ وہ بھی اُن سب کے پاس آن بیٹھا تھا۔۔۔

"ہم سب اپنی بہو کو دیکھ رہے ہیں۔۔۔ ماشاء اللہ بہت پیاری ہے۔۔۔۔ بلکل میرے بیٹے کے ٹکر کی۔۔۔۔ بابا جان آپ کی بنائی گئی یہ جوڑی خاندان کی سب سے خوبصورت جوڑی بنے گی۔۔۔ اللہ نظرِ بد سے بچائے۔۔۔۔"

نائمہ بیگم کی بات پر عرشمان نے نگاہیں اُٹھا کر سکرین پر جگمگاتے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے نگاہیں پھیر گیا تھا۔۔۔۔ اُس کی یہ حرکت سب نے ہی بہت غور سے نوٹ کی تھی۔۔۔

"ہاں میری بچی بہت پیاری ہے۔۔۔ ایکدم گڑیا کے جیسی۔۔۔۔"

شیریں بیگم نے بھی فوراً اپنی رائے کا اظہار کیا تھا۔۔۔

"دعا کریں۔۔۔ آپ کی یہ بیٹی اپنی ماں جیسی نہ ہو۔۔۔ ورنہ گزارا بہت مشکل ہوجائے گا۔۔۔۔"

عرشمان اپنے گھر والوں کو اپنی بیوی پر یوں دل و جان سے فریفتہ ہوتا دیکھ بولا تھا۔۔۔۔

جس پر ڈرائینگ میں ایک دم خاموشی سی چھا گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ سب ہی جانتے تھے کہ عرشمان اُمِ ہانی کو کس قدر چاہتا تھا۔۔۔۔ مگر اِس

بات سے بھی واقف تھے۔۔۔ کہ وہ اپنے اصولوں کے معاملے میں کتنا سخت تھا۔۔۔

آگے آنے والے حالات کا سوچ اُن سب کے دل خوفزدہ ہو چکے تھے۔۔۔

حسنٰی خانم جیسی ناگن سے وہ سب ہی بہت اچھی طرح واقف تھے۔۔۔ جو عورت اپنے شوہر کو کھا گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے اپنی بیٹی کو کیسے نہ استعمال کرتی۔۔۔

"اُس بچی نے بچپن سے لے کر اب تک اپنے قریب اُس عورت کو ہی ماں کے رُوپ میں دیکھا ہے۔۔۔ تو وہ اُسی کی باتوں پر ہی یقین کرے گی۔۔۔ ہمیں وہ ویسا ہی سمجھے گی جیسا اُس کی ماں اُسے بتائے گی۔۔۔ ہمیں ہانی سے بہت محبت اور نرمی سے پیش آنا ہو گا ورنہ ہم اُسے بھی کھو دیں گے۔۔۔ جیسے ہم نے وسیم کو کھویا تھا۔۔۔۔"

گزرے وقتوں کی اذیت یاد کرتے شیریں بیگم کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔۔۔ جوان بیٹے کی موت کا دکھ وہ کبھی بھول نہیں پائی تھیں۔۔۔۔

"دعا کریں۔۔۔۔ آپ کی یہ بیٹی اپنی ماں جیسی نہ ہو۔۔۔۔ ورنہ گزارا بہت مشکل ہوجائے گا۔۔۔۔۔"

عرشمان اپنے گھر والوں کو اپنی بیوی پر یوں دل و جان سے فریفتہ ہوتا دیکھ بولا تھا۔۔۔۔۔

جس پر ڈرائینگ میں ایک دم خاموشی سی چھا گئی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ سب ہی جانتے تھے کہ عرشمان اُمِ ہانی کو کس قدر چاہتا تھا۔۔۔۔۔ مگر اِس

بات سے بھی واقف تھے۔۔۔ کہ وہ اپنے اصولوں کے معاملے میں کتنا سخت تھا۔۔۔

آگے آنے والے حالات کا سوچ اُن سب کے دل خوفزدہ ہو چکے تھے۔۔۔

حسنٰی خانم جیسی ناگن سے وہ سب ہی بہت اچھی طرح واقف تھے۔۔۔ جو عورت اپنے شوہر کو کھا گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے اپنی بیٹی کو کیسے نہ استعمال کرتی۔۔۔

"اُس بچی نے بچپن سے لے کر اب تک اپنے قریب اُس عورت کو ہی ماں کے رُوپ میں دیکھا ہے۔۔۔ تو وہ اُسی کی باتوں پر ہی یقین کرے گی۔۔۔ ہمیں وہ ویسا ہی سمجھے گی جیسا اُس کی ماں اُسے بتائے گی۔۔۔ ہمیں ہانی سے بہت محبت اور نرمی سے پیش آنا ہو گا ورنہ ہم اُسے بھی کھو دیں گے۔۔۔ جیسے ہم نے وسیم کو کھویا تھا۔۔۔۔"

گزرے وقتوں کی اذیت یاد کرتے شیریں بیگم کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔۔ جوان بیٹے کی موت کا دکھ وہ کبھی بھول نہیں پائی تھیں۔۔۔۔

"آپ کی پوتی کو آپ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔۔۔ یہ وعدہ ہے میرا آپ سے۔۔۔۔۔ لیکن اگر آپ دوبارہ روئیں۔۔۔ یا خود کو اِس حوالے سے پریشان کیا تو میں آپ سے ناراض ہوجاؤں گا۔۔۔۔۔"

عرشمان اُنہیں اپنے ساتھ لگاتا خفگی سے بولا تھا۔۔۔

"وعدہ کرو میری ہانی کو جلد ہی میرے پاس لے آؤ گے۔۔۔"

شیریں بیگم کو کہیں نہ کہیں یہ خوف کھائے جارہا تھا کہ عرشمان ہانی کی ماں کی حرکتوں کی سزا ہانی کو نہ دے۔۔۔۔۔

"میں وعدہ کرتا ہوں آپ سے۔۔۔ بہت جلد آپ کی پوتی کو آپ کے پاس لے آؤں گا۔۔۔۔"

عرشمان اُن کی طبیعت کے پیش نظر اُنہیں کوئی پریشانی نہیں دینا چاہتا تھا۔۔ اُس کے وعدہ لینے پر شیریں بیگم کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی مطمین ہوکر مسکرا دیئے تھے۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہیر وہ دیکھو عاریز پیرزادہ۔۔۔۔"

ہیر تیز تیز قدموں سے اپنے ڈپارٹمنٹ کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔ جب اپنے ساتھ آتی کنول کی پکار پر اُس نے اُس جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جہاں عاریز پیرزادہ اپنی طرح کے اپنے بگڑے ہوئے دوستوں کے بیچ کھڑا نجانے کس بات پر منہ پھاڑ پھاڑ کر ہنس رہا تھا۔۔۔ اُس کے گروپ میں لڑکیاں اور لڑکے دونوں شامل تھے۔۔۔۔

ہیر اُس پر ایک زہر خند نظر ڈالتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔ مگر چند قدم آگے چل کر ہی اُس کے کانوں میں حسنٰی بیگم کے کہے الفاظ دوہرائے تھے۔۔۔ جس کے بعد وہ مزید آگے قدم نہیں بڑھا پائی تھی۔۔۔

اُسے یوں رکتا دیکھ کنول بھی رک گئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"

کنول اُسے مسکراتی نگاہوں سے عاریز پیرزادہ کی جانب دیکھ حیران ہوئی تھی۔۔۔

"کنول تم بالکل ٹھیک کہتی تھی۔۔۔ اتنے ہینڈسم اور امیر بندے سے دشمنی ڈالنا پاگل پن اور بے وقوفی سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔۔۔ میں نے اِس سے لڑائی کرکے اب تک بہت غلط کیا ہے۔۔۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ یہ شخص اتنا بُرا بھی نہیں ہے۔۔۔۔"

ہیر عاریز کی جانب نرم نگاہوں سے دیکھتی بول رہی تھی۔۔۔۔ جبکہ کنول نے اُسے ایسی نگاہوں سے دیکھا تھا جیسے اُس کی دماغی حالت پر شبہ ہو۔۔۔۔

"ہیر تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔ کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔؟؟؟"

کنول اُس کا ماتھا چھوتی مصنوعی فکرمندی سے بولی۔۔۔

"ابھی تو سب کچھ سیٹ ہوا ہے۔۔۔۔ چلو آؤ کلاس لے لیت ہیں۔۔۔ دیر ہورہی ہے۔۔۔۔"

ہیر ایک مسکراتی نگاہ دور کھڑے عاریز پر اُچھالتی کنول کو ساتھ آنے کا کہتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

ہیر بہت اچھے سے جانتی تھی کہ کنول کتنے ہلکے پیٹ کی مالک ہے۔۔۔ وہ اب اُس کے پیچھے کلاس لینے تو بالکل بھی نہیں آئے گی۔۔۔ بلکہ اُس کے کلاس لے کر نکلتے تک اُس کی ابھی کی کہی باتیں بریکنگ نیوز کی طرح پوری یونی میں پھیل چکی ہونگی۔۔۔۔ اور یہی وہ چاہتی بھی تھی۔۔۔۔

کہ کسی طرح یہ ساری باتیں عاریز پیرزادہ کے کانوں تک پہنچ جائیں۔۔۔

اصل مزا اُسے تب آنا تھا۔۔۔۔ اور اُسے کنول کے سورسز پر پورا یقین تھا ایسا ہو بھی جانا تھا۔۔۔۔

ہیر مطمئین ہوتی کلاس میں آن بیٹھی تھی۔۔۔ مگر آج پہلی بار اُس کی توجہ کلاس میں ہونے کے بجائے باہر کی جانب تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ماما پلیز۔۔۔ آپ جس سپیڈ سے مجھے کل سے کھلائی جارہی ہیں۔۔۔ میں نے کچھ دن میں ہی پھول جانا ہے۔۔۔ اتنی آئیلی چیزیں میں نہیں کھاتی۔۔۔۔"

ہانی ناشتے میں اتنے سارے دیسی لوازمات دیکھ بچارگی سے بولی تھی۔۔۔۔

وہ بہت کم کھانے کی عادی تھی۔۔۔۔ اُس چڑیوں کی سی خوراک رکھنے والی کے آگے ہاتھی کا کھانا رکھ دیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"سب کچھ کھانا پڑے گا۔۔۔ دیکھو کتنی ویک ہوگئی ہو۔۔۔ میرے پاس تمہارے سوا اِس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔ اپنا خیال نہیں رکھو گی تو بیمار پڑ جاؤ گی۔۔۔ اور اگر تمہیں زرا سا بھی کچھ ہوا تو میں نے۔۔۔۔۔"

حسنٰی بیگم بات کرتے کرتے رو دی تھیں۔۔۔ ہانی جب سے آئی تھی۔۔۔ وہ یہی دیکھ رہی تھی کہ اُس کی ماما بات کرتے کرتے ایسے ہی ایموشنل ہوجایا کرتی تھیں۔۔۔

جو بات اُسے بہت ہرٹ کررہی تھی۔۔۔۔

"ماما میں یہ پورا ٹیبل چٹ کر جاؤں گی۔۔۔ مگر پلیز اب آپ روئیں گی بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔ میرا بھی تو آپ کے سوا کوئی نہیں ہے نا۔۔۔ پھر بھلا میں آپ کو اِس طرح ہرٹ ہوتے کیسے دیکھ سکتی ہوں۔۔۔۔"

ہانی اُٹھ کر اُن کے پاس آتی اُن کے گرد اپنی نازک بانہوں کا حصار قائم کرگئی تھی۔۔۔۔۔

اُس کے محبت بھرے انداز پر حسنٰی بیگم نہال ہوئی تھیں۔۔۔۔

"میں اکیلی ہوں تم نہیں۔۔۔۔ تمہارا تو پورا خاندان موجود ہے۔۔۔۔ جو اب کسی بھی وقت تمہیں مجھ سے چھیننے کے لیے کورٹ میں دعوا کرسکتے ہیں۔۔۔ پھر میں کیا کروں گی۔۔۔۔"

حسنٰی بیگم بہت ہی ہوشیاری کے ساتھ اپنی بیٹی کو شیشے میں اُتار رہی تھیں۔۔۔ وہ بہت اچھے سے جانتی تھیں کہ ہانی کو اُنہیں کیسے ڈیل کرنا تھا۔۔۔

"ماما یہ کیسی باتیں کررہی ہیں آپ۔۔۔۔؟؟ میرا اِس پوری دنیا میں آپ کے سوا کوئی نہیں ہے۔۔۔ کن خاندان والوں کی بات کررہی ہیں

آپ۔۔۔ جنہوں نے پاپا کی ڈیتھ ہوتے ہی ہم دونوں کو دھکے مار کر گھر سے نکال دیا تھا۔۔۔ اتنے سالوں سے ایک بار بھی پلٹ کر میری خبر نہیں لی۔۔۔ ایک بار مجھ سے ملنے کی کوشش تک نہیں کی۔۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے میرے دل میں اب اُن لوگوں سے ملنے کی زرا سی بھی چاہ بچی ہوگی۔۔۔ میں کوئی دودھ پیتی بچی نہیں ہوں کہ وہ مجھے آپ سے چھین لیں گے۔۔۔ نہ میں اُن جیسے خودغرض اور بے حس رشتے داروں کی شکل دینا چاہتی یوں اور نہ اُن سے ملنا چاہتی ہوں۔۔۔"

ہانی کے لہجے میں اپنے بابا کے گھر والوں کے لیے آج بھی نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔ جسے محسوس کرتے حسنٰی بیگم کا دل خوشی سے جھوم اُٹھا تھا۔۔۔

وہ بچپن سے اب تک ہانی کے دل و دماغ میں جو زہر بھرتی آئی تھیں۔۔۔ وہ اب نفرت کا آتش فشاں بن چکی تھی۔۔۔۔ جو اب عنقریب پیرزادہ خاندان کے سروں پر پھٹنے والی تھی۔۔۔۔۔

"نہیں بیٹا میں ایسا بالکل بھی نہیں چاہتی کہ آپ اُن سے نفرت کریں۔۔۔۔ آپ اپنے خونی رشتوں سے دور رہیں۔۔۔ اگر آپ اُن سے ملنا چاہتی ہیں تو میں آپ کو نہیں روکوں گی۔۔۔۔ ہر بات میں میرے لیے آپ کا فیصلہ سب سے زیادہ اہم ہے۔۔۔"

حسنٰی بیگم اپنی آنکھوں میں تیرتے مصنوعی آنسو صاف کرتیں اُمِ ہانی کو پوری طرح سے اپنے جال میں پھنسا چکی تھیں۔۔۔۔ ہانی کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اُس کی ماں اُس کے ساتھ کتنا بڑا کھیل کھیل رہی ہے۔۔۔

اپنی انا کی تسکین اور ضد پوری کرنے کے لیے وہ اپنی بیٹی کی زندگی اور جذبات کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔

جس کا اُنہیں زرا برابر بھی احساس نہیں تھا۔۔۔

"میں جانتی ہوں ماما آپ کے لیے ہر چیز سے بڑھ کر میری خوشی ہے۔۔۔ اور میں بھی آپ کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ جن لوگوں نے اتنے سالوں سے میرے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھا۔۔۔ اب آگے میں بھی اُن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔۔ چاہے وہ لوگ جو مرضی کرتے رہیں۔۔۔۔"

اُمِ ہانی اپنی ماں کو روتا نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ اور اُنہیں پوری یقین دہانی کرواتی آگے بڑھ کر اُن کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔ حسنٰی بیگم بھی اُسے اپنی بانہوں میں بھینچتیں اپنی شاندار ایکٹنگ پر خود کو ہی شاباشی دے گئی تھیں۔۔۔۔

بہت مات کھا لی تھی اُنہوں نے عرشمان پیرزادہ اور اُس کے خاندان والوں سے۔۔۔ اب خون کے آنسو رونے کی باری اُنہیں لوگوں کی تھی۔۔۔۔

"عرشمان پیرزادہ اب تیار ہوجاؤ۔۔۔ اپنی ہی بیوی کے ہاتھوں بے عزت ہونے کے لیے۔۔۔"

حسنٰی بیگم بے پناہ خوش تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہیر کلاس لے کر تیز تیز قدموں سے کینٹین کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ کنول نے نیوز کہاں کہاں تک پہنچا دی تھی۔۔۔

اِنہیں سوچوں میں مبتلا وہ سامنے سے آتے عاریز پیرزادہ کو بھی نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

زور دار تصادم کے نتیجے میں اُسے اپنا بازو ٹوٹتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اِس سے پہلے کے گرنے سے بچنے کے لیے عاریز اُسے سہارا دیتا وہ خود ہی پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

"آرام سے ہیر صاحبہ۔۔ اپنے رانجھے کے پاس پہنچنے کی اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔؟؟"

عاریز اپنے مخصوص دل جلاتے ہوئے انداز میں بولتا ہیر کو پہلے کی طرح شدید غصہ دلا گیا تھا۔۔۔ مگر آج وہ اِس شخص پہلے کی طرح برسنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔۔۔۔ اُسے اب صرف اپنے اُسی پلان کے مطابق کام کرنا تھا۔۔۔ جیسا ایسے حسنٰی بیگم نے کرنے کو کہا تھا۔۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔ میں جلدی میں تھی۔۔۔ دیکھا نہیں آپ کو۔۔۔"

ہیر دل پر پتھر رکھتی عاریز کے سامنے جھکے سر کے ساتھ یہ الفاظ ادا کر پائی تھی۔۔۔ جنہیں سنتے ہی عاریز پیرزادہ کو چار سو چالیس وولٹ کا کرنٹ لگا تھا۔۔۔

"واٹ۔۔۔؟؟؟"

وہ بے یقینی کے عالم میں اپنی جگہ سے اُچھلا تھا۔۔۔

"یہ میرے گنہگار کانوں نے ابھی کیا سنا ہے۔۔۔؟؟ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔؟؟؟"

عاریز نے ہاتھ بڑھا کر اُس کا ماتھا چھونا چاہا تھا۔۔۔ مگر ہیر نے چہرا فوراً پیچھے کرتے ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

"دیکھیں مسٹر پیرزادہ۔۔۔ میں آپ سے نہ پہلے کوئی دشمنی رکھنا چاہتی تھی اور نہ ہی اب۔۔۔۔۔ میں حسنٰی میم کے پاس جاب کرتی ہوں۔۔۔ اُن کے آرڈر فالو کرنا میری ڈیوٹی ہے۔۔۔۔ مگر آپ کی فیملی کے لیے میرے دل میں کو کوئی بغض اور کینہ نہیں ہے۔۔۔۔ میں اُن کے خلاف کبھی بھی کچھ نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔ اور نہ آپ کے خلاف۔۔۔ میں ہم دونوں کے بیچ آئے روز ہوئے جھگڑوں سے چھٹکارا چاہتی ہوں۔۔۔۔ اور آپ سے دشمنی ختم کرکے۔۔۔ آپ کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہتی ہوں۔۔۔ اگر آپ کو مناسب لگے تو آپ میری دوستی قبول کرسکتے ہیں۔۔۔ اور اگر نہ بھی کریں تب بھی مجھے بُرا نہیں لگے گا۔۔۔۔"

سی گرین کلر کے سوٹ میں، ہم رنگ دوپٹہ سر پر اوڑھے بولتی وہ عاریز پیرزادہ کو کچھ لمحوں کے لیے سوچنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

اُس کی گھنی مُڑی مُڑی پلکیں۔۔۔ جو اُس کی بات کے دوران کتنی بار لرز چکی تھیں۔۔۔ گلابی لبوں کو بار بار زبان سے تر کرنا، پرس کی سٹرپ کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور ہونٹوں سے بار بار آکر ٹکراتی سیاہ لٹوں کو زچ ہوکر کانوں کے پیچھے اڑسنا۔۔۔۔ ہیر کا کوئی بھی انداز نارمل نہیں تھا۔۔۔۔

لیکن کوئی لڑکی عاریز پیرزادہ کے سامنے دوستی کا ہاتھ بڑھا رہی تھی۔۔۔ وہ بھلا انکار کیسے کر سکتا تھا۔۔۔

"اگر آپ اتنے خلوصِ دل سے دوستی کا ہاتھ بڑھا رہی ہیں تو میں اِسے ضرور قبول کروں گا ہیر صاحبہ۔۔۔۔ لیکن یاد رکھیئے گا اِس ہیر کا رانجھا کبھی نہیں بنوں گا۔۔۔"

عاریز اپنی جانب دیکھتی ہیر کی آنکھوں میں جھانکتا اُسے پل بھر کے لیے گھبرانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔ وہ بھلا ایسی معنی خیز بات کیوں کر گیا تھا۔۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟؟"

ہیر ہکلا گئی تھی۔۔۔۔

"کچھ نہیں مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔ آؤ تمہیں اپنے باقی دوستوں سے ملواتا ہوں۔۔۔"

عاریز اُسے جزبز ہوتا دیکھ اُسے مزید زچ کرتے بولا۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ ابھی مجھے لائبریری جانا ہے۔۔۔ ضروری کام ہے۔۔۔۔ کل مل لوں گی۔۔۔۔ خدا حافظ۔۔"

ہیر اُس سے پیچھا چھڑواتی جلدی سے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

عاریز وہیں کھڑا اُسے دور جاتا دیکھتا رہا تھا۔۔۔ کنول کی زبانی اُس تک ہیر کی کہی باتیں پہنچ چکی تھیں۔۔۔

اور اب جو کچھ ہیر نے اُسے کہا تھا۔۔۔ وہ نارمل بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔

"تم جو بھی گیم کھیلنا چاہتی ہو۔۔۔ اُس میں جیت ہمیشہ کی طرح عاریز پیرزادہ کی ہی ہو گی۔۔۔۔"

عاریز کیز کو اُنگلی پر گھماتا پر اسراریت سے مسکرا دیا تھا۔۔۔۔

جب اُسی ٹائم اُس کا فون بج اُٹھا تھا۔۔۔۔

"اوہ ہو مام۔۔۔۔ آپ جانتی ہیں اِن شادی بیاہ کے فنکشنز میں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔۔ میں کہیں نہیں آرہا۔۔۔۔۔"

عاریز اپنے گھر کے فنکشنز بہت مشکل سے اٹینڈ کرتا تھا۔۔۔ رشتہ داروں کی شادیوں میں جانا تو بہت دور کی بات تھی۔۔۔ آج اُس کی خالہ کی بیٹی کا نکاح تھا۔۔۔ جس میں اُس کی مام چاہتی تھیں وہ بھی ضرور شرکت کرے۔۔۔۔

پیرزادہ خاندان کا ہر فرد ہی اِس فنکشن میں جانا چاہتا تھا کیونکہ اِس میں اُمِ ہانی کی آمد بھی متوقع تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عاریز کے خالو کے حسنٰی بیگم کی پارٹی کے ساتھ اچھے مراثم تھے۔۔۔ اور حسنٰی بیگم کو تو اِس دن کا شدت سے انتظار تھا۔۔۔۔۔ وہ ہانی کو وہاں لے جاکر پیرزادہ خاندان والوں کے زخموں کو مزید ادھیڑ دینا چاہتی تھیں۔۔۔۔

اُمِ ہانی کے دھتکارنے پر اُنہیں تڑپتا دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بڑے سے ہال میں اِس وقت اعلیٰ پیمانے پر تیاریاں کی گئی تھیں۔۔۔۔ مہمان آنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔

وہاں موجود ہر شخص کا قیمتی پہناوا اُس کی عمارت کا پتا دے رہا تھا۔۔۔۔ سب لوگ مسکراتے چہروں سے اپنی فیملیز کے ساتھ وہاں پہنچ رہے تھے۔۔۔۔ خوشیوں سے جگمگاتے خوشحال چہرے۔۔۔۔ جنہیں دیکھ کر کہیں سے بھی نہیں لگتا تھا کہ اِن لوگوں کی زندگیوں میں کسی بھی شے کی زرا سی کمی ہو۔۔۔۔

انٹرنس پر قیوم پیرزادہ وہاں داخل ہوتے لوگوں کا خوشدلی سے استقبال کرنے میں مصروف تھے۔۔۔ جب سید افتخار پیرزادہ کے اندر قدم رکھتے ہی سب لوگوں کا انتظار ختم ہوا تھا۔۔۔۔

اُن کے پیچھے شیریں بیگم اور باقی سب مسکراتے چہروں کے ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ پیرزادہ خاندان کی اِن محفلوں میں ایک الگ پیمانے پر کی تعزیم کی جاتی تھی۔۔۔۔۔۔ اُن کے مقام اور رتبے کو آج تک کوئی بھی چھو نہیں پایا تھا۔۔۔

ہر محفل میں سب سے پہلے پہنچ جانے والے حسنٰی خانم ابھی تک وہاں نہیں پہنچی تھیں۔۔۔ پیرزادہ خاندان سمیت باقی سب کو بھی اُمِ ہانی کو دیکھنے اور اُس کا مزاج جاننے کی ایکسائٹمنٹ تھی۔۔۔۔

کیونکہ حسنٰی خانم اور پیرزادہ خاندان کے درمیان چھڑی سرد جنگ کسی سے ڈھکی چھپی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

"ابھی تک بھابھی آئی کیوں نہیں۔۔۔؟؟؟ اُنہوں نے آنا بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔"

جیا بے چینی سے بار بار دروازے کو تکتی آخر کار بول ہی اُٹھی تھی۔۔۔

"وہ عورت جان بوجھ کر ایسا کر رہی ہے۔۔۔ ہمیں تڑپانے کے لیے۔۔۔۔۔"

شیریں بیگم حسنٰی خانم کی ایک ایک گھٹیا حرکت سے آگاہ تھیں۔۔۔۔

"جہاں اتنے سال ویٹ کیا ہے۔۔۔ یہ کچھ بھی انتظار میں گزار ہی لیتے ہیں۔۔۔۔"

ثمینہ بیگم بھی جب سے آئی تھیں اپنی نگاہیں دروازے سے نہیں ہٹا پائی تھیں۔۔۔۔

"میم وہ لوگ آدھا گھنٹہ پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔۔۔۔"

فون کے سپیکر پر اُبھرتی آواز سن کر حسنٰی بیگم کے دل میں سکون اُتر گیا تھا۔۔۔

"ہم بھی بس پہنچنے والے ہیں۔۔۔۔"

ڈرائیور کو پارکنگ میں گاڑی روکتے دیکھ وہ فون بند کر گئی تھیں۔۔۔۔

اُنہوں نے ایک نظر اپنے برابر بیٹھی اپنی لاڈلی بیٹی کو دیکھا تھا۔۔۔۔ جو پیروں کو چھوتے سیاہ فراک میں نازک سراپے کے ساتھ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔۔

اُس نے اپنے لمبے سیاہ بالوں کو نیچے سے زرا سا کرل دے کر کمر پر کھلا چھوڑ رکھا تھا۔۔۔۔ ہونٹوں پر سجی گلابی لپسٹک اور سیاہ کاجل نے ہی اُس کے دو آتشی حُسن کو مزید دلفریبی بخش دی تھی۔۔۔۔

حسنٰی بیگم کے لیے اُس سے نظریں ہٹانا مشکل ہورہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ ہانی کی یہ خوبصورتی عرشمان پیرزادہ جیسے اڑیل گھوڑے کو لگام ڈالنے کے لیے اُن کے لیے مزید پلس پوائنٹ تھی۔۔۔۔

اُنہیں اپنے ساتھ سہج سہج کر چلتی اپنی نازک سی بیٹی پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔ جو ایسے لباس پہننے کی عادی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔ اِس وقت صرف اُن کی خواہش پر اُس نے یہ پہنا تھا۔۔۔ اور اتنے بھاری فراک کے ساتھ بمشکل چل پارہی تھی۔۔۔

"اوہ شٹ۔۔۔ ماما میں اپنا موبائل گاڑی سے نکالنا تو بھول ہی گئی۔۔۔۔ آپ جائیں میں جلدی سے موبائل نکال کر لاتی ہوں۔۔۔۔"

ہانی اپنے بھلکڑ پن پر سر پر ہاتھ مارتے واپسی کو پلٹی تھی۔۔۔۔

"تم اب واپس کیسے جاؤ گی۔۔۔ میں ڈرائیور کو کال کر دیتی ہوں وہ دے جائے گا۔۔۔۔"

حسنٰی بیگم نے فوراً اُسے روکا تھا۔۔۔

"نہیں ماما ڈرائیور بچارا کہاں ہمیں ڈھونڈتا رہے گا۔۔۔ میں جلدی سے لے کر آتی ہوں۔۔۔ آپ جائیں۔۔۔۔ میں بس ابھی آتی ہوں۔۔۔۔"

ہانی جہاں رہتی تھی وہاں لوگ اتنے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لیے کسی اور کو زحمت نہیں دیتے تھے۔۔۔ اِس لیے اِس وقت بھی اُس نے ایسا ہی کیا تھا۔۔۔۔

اِس سے پہلے کے حسنٰی بیگم اُسے روکتیں۔۔۔۔ وہ فراک دونوں ہاتھوں میں تھامتی جلدی سے آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

پیرزادہ خاندان کو مزید چند منٹ انتظار کی سولی پر لٹکنے کے خیال سے مزا لینے کا سوچتی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔۔

جہاں اُنہیں اکیلا آتا دیکھ وہی ہوا تھا جو وہ چاہتی تھیں۔۔۔۔۔ پیرزادہ خاندان کے ایک ایک فرد کا چہرا ایسے مرجھا گیا تھا۔۔۔ جیسے وہ دیکھنا چاہتی تھیں۔۔۔۔۔

"یہ چڑیل تو اکیلی آرہی ہے۔۔۔۔"

شہلا بھابھی کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔ باقی سب کا بھی کچھ ایسا ہی ری ایکشن تھا۔۔۔۔

ثمینہ بیگم نے فوراً عرشمان کو کال ملائی تھی۔۔۔ وہ اُن کے ساتھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔ اُس نے کچھ ٹائم بعد آنا تھا۔۔۔۔

"عرشمان وہ عورت ہماری ہانی کو ساتھ نہیں لائی۔۔۔۔ اُس نے یہاں بھی اپنا گھٹیا پن دیکھا دیا ہے۔۔۔۔"

ثمینہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا جاکر حسنٰی خانم کا مسکراتا چہرا بگاڑ دے۔۔۔۔

"آپ لوگ فکر مت کریں۔۔۔ آپ لوگوں کی لاڈلی کو آج میں آپ سے ضرور ملواؤں گا۔۔۔۔"

عرشمان اُنہیں تسلی دیتا فون بند کرگیا تھا۔۔۔۔

اُس کی سپیکر پر اُبھرتی آواز سب سن چکے تھے۔۔۔ مگر کسی کو بھی پتا نہیں تھا کہ عرشمان کیا کرنے والا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہانی اپنا موبائل لیتی واپس پلٹی تھی۔۔۔۔

"اُف یہ کیسا لباس ہے مجھ سے چلا بھی نہیں جارہا۔۔۔"

ہانی کو اپنے وزن سے ڈبل بھاری یہ فراک سنبھالنا عذاب لگ رہا تھا۔۔۔

وہ سنبھل سنبھل کر چلنے کی پوری کوشش کررہی تھی۔۔۔ جب اچانک راستے میں آجانے والے پتھر کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ اور منہ کے بل سیدھے نیچے جاگرتی جب اچانک دو مضبوط ہاتھوں نے آگے آتے اُسے اپنے حصار میں لے کر گرنے سے بچا لیا تھا۔۔۔

ہانی نے اُس کے بازو کو تھام کر اُوپر دیکھا تھا۔۔۔

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ وہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

سیاہ تھری پیس میں ملبوس اپنے وجیہہ سراپے کے ساتھ اُسے تھامے کھڑا وہ مغرور نقوش کا مالک شخص ہانی کو پہلی نظر میں ہی اچھا خاصہ متاثر کر گیا تھا۔۔۔

اُس نے بہت سارے انگریز مردوں کو دیکھا تھا جو وہاں کے حسین ترین مرد مانے جاتے تھے۔۔ لیکن اِس شخص کے سامنے اُسے وہ لوگ کچھ بھی نہیں لگے تھے۔۔۔

ہانی اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔

"تھینکس۔۔۔۔"

ہانی اِس وقت جس سحر کے زیرِ اثر تھی وہ صرف اتنا ہی بول پائی تھی۔۔۔ اُسے لگا تھا اُس نے یہ سیاہ مقناطیسی آنکھیں پہلے کہیں دیکھی ہیں۔۔۔

مگر کہاں یہ وہ یاد نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

سیاہ تھری پیس میں ملبوس اپنے وجیہہ سراپے کے ساتھ اُسے تھامے کھڑا وہ مغرور نقوش کا مالک شخص ہانی کو پہلی نظر میں ہی اچھا خاصہ متاثر کر گیا تھا۔۔۔

اُس نے بہت سارے انگریز مردوں کو دیکھا تھا جو وہاں کے حسین ترین مرد مانے جاتے تھے۔۔ لیکن اِس شخص کے سامنے اُسے وہ لوگ کچھ بھی نہیں لگے تھے۔۔۔

ہانی اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔

"تھینکس۔۔۔۔"

ہانی اِس وقت جس سحر کے زیرِ اثر تھی وہ صرف اتنا ہی بول پائی تھی۔۔۔ اُسے لگا تھا اُس نے یہ سیاہ مقناطیسی آنکھیں پہلے کہیں دیکھی ہیں۔۔۔

مگر کہاں یہ وہ یاد نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

اُس کے حصار سے نکلتے وہ دھیرے سے بولی تھی۔

"اٹس اوکے۔۔۔۔"

عرشمان مصروف سے انداز میں اُسے جواب دیتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔۔"

ہانی نے بے اختیاری میں اُسے پکارا تھا۔

عرشمان اُس کی پکار پر رک گیا تھا مگر پلٹا نہیں تھا۔

"آپ کیا کبھی مانچسٹر گئے ہیں؟"

اُس کے قریب جاتے ہانی نے بہت غور سے اُس کی آنکھیں کو گھورتے پوچھا تھا۔ ہانی کو لگ رہا تھا اُس نے اِس شخص کو کہیں دیکھا ہے۔

"نہیں۔۔۔ اینی پرابلم۔۔۔؟؟؟"

عرشمان نے نفی میں سر ہلاتے سوال کیا تھا۔

"نو سوری۔۔۔۔"

ہانی اُس کے بے لچک انداز پر فوراً انکار کرتی دوسری جانب بڑھی تھی۔۔

"آپ کہاں جارہی ہیں؟؟؟"

وہ بمشکل چند قدم ہی آگے بڑھا پائی تھی۔ جب عرشمان کی آواز پر وہ رُک کر اچھنبے سے پلٹی تھی۔

"شادی میں جس کے لیے یہ بھاری بھرکم لباس پہن کر آئی ہوں۔۔۔"

ہانی اُس کے عجیب سوال پر حیران ہوتے بولی۔

"اِس ہوٹل میں اِس وقت ایک ہی شادی کا ایونٹ ہورہا ہے۔۔ جس کا راستہ یہاں سے جاتا ہے۔۔۔ آپ غلط راستے پر جارہی ہیں۔۔۔"

عرشمان اُس کے ہوش رُبا سراپے سے نظریں چراتے بولا۔

"آر یو شیور۔۔۔؟؟؟"

ہانی کو ڈرائیور نے یہی راستہ بتایا تھا۔۔

"ہینڈرڈ پرسنٹ۔۔۔"

عرشمان پر یقین تھا۔۔۔

جس پر ہانی بھی یقین کرتی اُس کے ساتھ چل دی تھی۔۔۔

مگر ابھی وہ تھوڑی سی ہی آگے بڑھی تھی جب اُس کے دائیں پیر کی ہیل اچانک مُڑی گئی تھی۔۔۔

اُس نے نہ کبھی پہلے ایسی اُونچی ہیلز پہنی تھیں اور نہ اتنا ہیوی لباس۔۔۔۔

اُس کا پیر بہت بُری طرح مُڑ گیا تھا۔۔۔ درد سے اُس کے منہ سے بے ساختہ چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔ اُس نے ہاتھ بڑھا کر بے اختیاری میں اپنے ساتھ چلتے عرشمان کا بازو تھام کر خود کو گرنے سے بچایا تھا۔۔۔

پیر سے نکلتی درد کی ٹیسوں کی وجہ سے اُس سے کھڑا رہنا محال ہوا تھا۔۔

عرشمان نے اُس کی حالت کے پیشِ نظر فوراً آگے ہوتے اُس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے اُسے لڑکھڑانے سے بچایا تھا۔۔۔۔

ایکدم وہ دونوں بہت قریب آچکے تھے۔۔۔ ہانی سے درد کی وجہ سے بھیگتی پلکیں اُٹھا کر عرشمان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور عرشمان پیرزادہ پر یہ ایک نظر قیامت پن کر ٹوٹی تھی۔۔۔

اُس کے سینے میں موجود دل بہت زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔ اُس کے بانہوں کے حصار میں قید یہ نرم گرم خوشبوئیں بکھیرتا وجود صرف اُس کی ملکیت تھا۔ وہ جب چاہتا اِس لڑکی جو حاصل کر سکتا تھا۔۔۔

بڑی بڑی چوٹیں برداشت کر جانے والی سید عرشمان پیرزادہ کو اِس لڑکی کے آنسو تکلیف سے دوچار کر گئے تھے۔۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟"

عرشمان اُسے پوری طرح سہارا دیئے کھڑا اُس کی زرد رنگت دیکھ فکرمندی سے بولا تھا۔۔۔۔

"میرے پیر میں بہت زیادہ درد ہورہا ہے۔۔۔ آگے مزید چلنا تو دور کھڑا رہنا بھی مشکل ہورہا ہے۔۔۔ میں کیا کروں۔۔ واپس بھی نہیں جانا چاہتی اور اندر جا نہیں پاؤں گی۔۔۔ میری ہیل ٹوٹ گئی ہے۔"

عرشمان کے نہایت قریب کھڑی وہ اپنے درد اور بے بسی پر آنسو بہاتی اُسے سیدھی اپنے دل میں اُترتے محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"ہر بات کا حل رونا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ آپ ریلیکس ہوجائیں۔۔ ڈونٹ وری۔۔ میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔"

عرشمان اُسے پوری طرح اپنے بازو کے سہارے پر کھڑے کیے ہوئے تھا۔۔۔۔

اُس کی بات پر ہانی نے اپنی بڑی بڑی دلکش آنکھوں کو مزید پھیلا کر اُسے دیکھا تھا۔۔۔ اب تک ہمیشہ وہ خود سے ہی گر کر اُٹھتی اور اپنے آنسو آپ پونچھتی آئی تھی۔۔ ایسا حوصلہ اُسے آج تک کسی نے نہیں دیا تھا۔۔

"آئم سوری میں آپ کا اتنا ٹائم ویسٹ کر رہی ہوں۔۔ آپ چلے جائیں۔۔۔۔"

ہانی کو ایک دم اپنی بچگانہ حرکت کا احساس ہوا تھا۔۔ وہ بنا کسی جان پہچان اور رشتہ داری کے اُس کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔۔۔ اُسے اپنی پوزیشن بہت اکورڈ لگی تھی۔۔۔

عرشمان کا نرم حصار توڑ کر وہ دور ہوئی تھی مگر ایسا کرتے ہی وہ پیر کے درد سے بلبلاتی بُری طرح لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔۔

"آہہہ۔۔۔۔"

کئی آنسو اُس کی آنکھ سے ٹوٹ کر گالوں پر پھسل آئے تھے۔۔۔

"آپ کو خود کو تکلیف میں ڈالنے کا بہت شوق ہے کیا۔۔۔؟؟؟"

عرشمان نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے ایک بار پھر اپنے سہارے پر کھڑا کیا تھا۔۔۔

ہانی نے نگاہیں اُٹھا کر اُس مغرور شخص کو دیکھا تھا۔۔ جس کا استحقاق بھرا لمس اُسے عجیب سے احساس سے دوچار کررہا تھا۔۔۔

"اگلے پندرہ منٹ میں کمفرٹیبل سے لیڈیز شوز یہاں پہنچاؤ۔۔ ایک منٹ بھی اُوپر نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

عرشمان نے فون پر کسی آرڈد دیتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

ہانی یک ٹک اُس کا یہ مغرورانہ انداز دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو اُس کے ساتھ بہت ہی نرمی سے پیش آرہا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔۔"

ہانی نے بولنا چاہا تھا۔۔۔ مگر عرشمان کا اگلا عمل اُس کی بولتی بند کرنے کے ساتھ ساتھ چودہ طبق روشن کر گئی تھی۔۔۔

وہ اُسے اُس کے بھاری فراک کے ساتھ اپنی بانہوں میں اُٹھاتا اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

ابروڈ رہنے کے باوجود ہانی اتنی بولڈ بالکل بھی نہیں تھی کہ اِس سب سے فرق نہ پڑتا۔۔۔۔ یہ شخص اُس کے لیے بالکل اجنبی تھا۔۔۔ مگر اُس کی مدد ایسے کررہا تھا جیسے برسوں سے اُسے جانتا ہو۔۔۔۔۔

وہ اندر موجود اتنے سارے لوگوں کے بیچ ایسے نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ اِس کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں تھا۔۔ وہ واپس چلی جانا .چاہتی تھی مگر اُس کے کچھ سمجھنے یا بولنے سے پہلے ہی عرشمان پیرزادہ اُسے پوری حق کے ساتھ اپنی بانہوں میں اُٹھائے بڑے سے ہل میں داخل ہوچکا تھا۔۔۔

جہاں اُن دونوں کے ہی انتظار میں ایک جانب کھڑے میڈیا اور کیمرہ مینز کے کیمروں کی لائٹس جگمگا اُٹھی تھیں۔۔۔سب ہی اِس ناقابلے یقین منظر کو اپنے کیمرے میں قید کرنے کے پیچھے پاگل ہورہے تھے۔۔۔

وہیں ایک جانب بیٹھا پیرزادہ خاندان اور شیریں بیگم یہ منظر دیکھتی جیسے ایک بار پھر جی اُٹھی تھیں۔۔۔ اُنہیں اپنے پوتے کے کہے پر ہمیشہ بھروسہ رہتا تھا۔۔۔

وہ جو وعدہ کرتا تھا اُسے پورا بھی کرتا تھا۔۔۔ لیکن آج تو اُس نے اُن کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش جیسے پوری کردی تھی۔۔۔۔

عرشمان ہانی کو اُٹھائے اُن لوگوں کی جانب ہی آیا تھا۔۔۔

"سب لوگ ہمیں ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔؟؟"

ہانی گھبراہٹ کے مارے بالکل لال ہوچکی تھی۔۔۔

"کیونکہ یہ مانچسٹر نہیں پاکستان ہے۔۔۔۔ یہاں ایسے منظر لوگ اِسی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں۔۔۔ اور ہمارا معاملہ تو ہے ہی الگ۔۔۔۔"

عرشمان اپنے بہت قریب موجود اُس کے بھولپن سے سجے حسین چہرے کو گہری نگاہوں سے دیکھتا زو معنی سے بولا تھا۔۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔۔۔"

ہانی کو اُس کا انداز بہت عجیب لگا تھا۔۔۔۔

مگر گھر والوں کے نزدیک پہنچ جانے کی وجہ سے عرشمان نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھ کر اُسے شریں بیگم کے ساتھ پڑی خالی کرسی پر بیٹھا چکا تھا۔۔۔

"السلام علیکم" !

ہانی سب کو اتنا ایکسائیٹڈ ہوکر اپنی جانب دیکھتا پاکر بہت مشکل سے بول پائی تھی۔۔۔

اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہاں سب لوگ ہی اُن دونوں کو ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔

"وعلیکم السلام میری بچی۔۔۔ میرے دل کا ٹکڑا۔۔۔ کیسی ہو؟؟ ماشاء اللہ میری بچی تو بہت زیادہ پیاری ہے عرشمان۔۔۔۔۔"

شیریں بیگم والہانہ چاہت سے اُسے اپنے سینے سے لگاتے بولتیں ہانی کو مزید حیریت میں مبتلا کر گئی تھیں۔۔۔

اُن کے بعد باری باری سب لوگ ہی بہت محبت سے ہانی سے ملے تھے۔۔۔ جس بظاہر ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے سب سے ملتی کچھ فاصلے پر کھڑے عرشمان کو گھور رہی تھی۔۔۔۔ جو بڑے مزے سے اپنے گھر والوں خاص کر اپنی دادی کو خوش دیکھ کر خوش ہورہا تھا۔۔۔

اُس کے لیے اپنوں کی خوشی سے بڑھ کر کوئی نہیں تھا۔۔۔

"کیا آپ سب لوگ اگر مل چکے ہوں تو میں اپنا کام کرسکتا ہوں۔۔۔۔؟؟؟"

عرشمان سب کو ہانی سے مل کر فارغ ہوتے دیکھ آگے بڑھا تھا۔۔۔۔

"کیا مطلب آپ بھی بھابھی کو ہم سب کے سامنے ملنے والے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

عاریز نے حیران ہونے کی ایکٹنگ کرتے عرشمان کو چِھیڑا تھا۔۔ وہاں موجود سب کزنز نے عرشمان کے غصے سے بچنے کے لیے بہت مشکل سے اپنا قہقہ روکا تھا۔۔۔

جبکہ ہانی نے جھٹکے سے اُوپر دیکھا تھا۔۔۔

کیا وہ اُسے بھابھی بول رہا تھا؟؟؟"

"اوکے سوری۔۔۔۔"

عاریز عرشمان کی گھوری پر فوراً سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔

عاریز اور عرشمان عمروں کے تھوڑے سے فرق کی وجہ سے ہمیشہ پر جگہ ساتھ ہی رہے تھے۔۔۔ دونوں نے اکٹھا پڑھا تھا۔۔۔۔ اور بہت گہری دوستی بھی تھی۔۔۔۔ بڑوں نے بہت چاہا تھا کہ عاریز بھی عرشمان کی

طرح سیاست میں جائے مگر عاریز کو اِس سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

اِس لیے وہ اِس سب سے دور ہی رہتا تھا۔۔۔

عرشمان سے باقی سب کزنز ڈرتے تھے۔۔۔ ایک عاریز ہی تھا۔۔۔ جو اُس سے کوئی مذاق وغیرہ کرلیتا تھا۔۔۔۔

"اُس کے پیر میں موچ آئی ہے۔۔۔ وہی ٹھیک کرنی ہے۔۔۔۔"

عرشمان آگے بڑھا تھا اور ہانی کے مقابل نیچے بیٹھتے وہاں موجود ہر شخص کو ساکت کردیا تھا۔۔۔

سب لوگ ہی آنکھیں پھاڑے یہ حیرت انگیز منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔ جس شخص کو آج تک کوئی جھکانا تو دور اپنے کہے سے ایک انچ نہیں ہلا پایا تھا۔۔۔

وہ آج اپنی منکوحہ کے سامنے جھک گیا تھا۔۔۔

ہانی کا پیر تھام کر اپنے گھٹنے پر رکھتے اُس نے اُسے بہت نرمی سے تھاما تھا۔۔۔

ہانی بھی یک ٹک آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے اُس کے پیر کو زرا سا جھٹکا دیتے عرشمان نے اُس کا درد بالکل غائب کردیا تھا۔۔۔

ہانی کے منہ سے بے ساختہ چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔ اُس نے عرشمان کا کندھا مضبوطی سے جکڑ لیا تھا۔۔۔۔

"آر یو آوکے۔۔۔۔"

ہانی کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گرتے دیکھ عرشمان نے سر اُٹھا کر سوال کیا تھا۔۔۔ جس پر ہانی نے سعادت مندی سے سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔۔۔

"کتنی کیوٹ بھابھی ہیں نا۔۔۔ ہمارے ہٹلر بھائی کے ساتھ ایک دم پرفیکٹ جوڑی میچ ہوئی ہے اِن کی۔۔۔۔ اب بس اللہ اِن دونوں کو اُس حسنٰی خانم نامی چڑیل سے محفوظ رکھے۔۔۔۔ ویسے ابھی تک نازل نہیں ہوئی۔۔۔ آخر ہے کہاں پر۔۔۔۔؟"

شہلا بھابھی دونوں کی جانب محبت پاش نظروں سے دیکھتے بولیں۔۔۔

"بالکل۔۔۔ بس اللہ اِن دونوں کو نظرِ بد سے بچائے۔۔۔ "

ثمینہ بیگم نے بھی بے اختیار نظر اُتاری تھی۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ سب کیا ہورہا ہے۔۔۔؟؟؟ ہانی عرشمان پیرزادہ سے کیسے ملی۔۔۔ وہ تو اُن سب کو جانتی تک نہیں ہے۔۔۔ پھر یہ سب۔۔۔ یہ حسنٰی میم کہاں ہیں۔۔۔ اگر اُنہوں نے یہ سب دیکھ لیا تو ایک الگ ہی طوفان آجانا ہے۔۔۔ میں کیا کروں کہاں سے ڈھونڈوں اُنہیں۔۔۔۔؟؟ آخر وہ گئی کہاں ہیں۔۔۔؟؟ کہیں اُن کے غائب ہونے میں بھی پیرزادہ خاندان والوں کی ہی تو کوئی کارستانی نہیں ہے۔۔۔۔"

ہیر وسیع و عریض ہال کے چاروں کونے چھان چکی تھی۔۔۔ مگر اُسے حسنٰی خانم کہیں بھی دیکھائی نہیں دی تھیں۔۔۔۔۔

ہانی جس طرح پیرزادہ خاندان کے درمیان گلی ملی بیٹھی تھی یہ دیکھ کر حسنٰی خانم نے غش کھا کر گر پڑنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

سارے کیمرے سٹیج پر بیٹھے کپل کو چھوڑ کر عرشمان پیرزادہ اور ہانی پر ٹکے ہوئے تھے۔۔۔۔

"واش روم کی جانب چیک کرتی ہوں کیا پتا وہ وہاں ہوں۔۔۔۔۔"

ہیر اِس وقت سیاہ لانگ شرٹ اور چوڑی دار پجامے میں ملبوس ہمیشہ کی طرح بالوں کی چٹیا کیے دوپٹے اپنے سٹائل میں سر پر اوڑھے، ہونٹوں پر لائٹ سا لپ گلاس لگائے بہت ہی پرکشش لگ رہی تھی۔۔۔۔

اپنی گندمی رنگت کی وجہ سے وہ ہمیشہ کپلکس کا شکار رہی تھی۔۔۔ مگر آج تک اُسے کسی نے نہیں بتایا تھا کہ وہ کس قدر پرکشش اور حسین لڑکی تھی۔۔۔ اُس کی گندمی رنگت میں سفید رنگ سے زیادہ کشش تھی۔۔۔۔

وہ چہرے پر تشویش سجائے تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔ جب کوریڈور سے گزرتے کسی نے اُس کی کلائی تھام کر اندر کی جانب کھینچ لی تھی۔۔۔۔

اِس اچانک حملے پر ہیر کے منہ سے خوف کے مارے چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔ جسے بروقت اُس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے مقابل نے روک لی تھی۔۔۔۔

کمرے میں ملگجا سا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔۔۔

ہیر نے خوف سے بند ہوتی آنکھیں کھول کر مقابل کو دیکھنا چاہا تھا۔۔۔ جو اُسے دیوار کے ساتھ لگائے دونوں جانب اپنی ہتھیلیاں جماتا اُسے پوری طرح اپنی قید میں لے چکا تھا۔۔۔

"کک کون۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔؟؟؟"

ہیر کا پورا وجود خوف سے لرز اُٹھا تھا۔۔ بمشکل ہکلاتے اُس نے کانپتی آواز میں استفسار کیا تھا۔۔۔

"تمہارا بیسٹ فرینڈ۔۔۔۔"

عاریز کی مسکراتی آواز اُس کے کانوں سے ٹکراتی ہیر کو غصے سے لال کر گئی تھی۔۔ دل تو کیا تھا کھینچ کر تھپڑ اِس شخص کے منہ پر دے مارے۔۔ مگر حسنٰی خانم کی کہیں باتیں یاد کرتے وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

عاریز نے لائٹ نے بازو زرا سا لمبا کرتے لائٹس آن کردی تھیں۔۔۔۔ جس کے ساتھ ہی پورا روم روشنیوں سے جگمگا اُٹھا تھا۔۔۔

ہیر کی آنکھیں چندھیا سی گئی تھیں۔۔۔ اُس نے بے اختیار آنکھوں پر ہاتھ رکھتے اِس روشنی کو برداشت کیا تھا۔۔۔

عاریز اُس کے ایک دم مقابل کھڑا تھا۔۔۔

اُس کے وجود سے اُٹھتی دلفریب مہک سے بچنے کے لیے ہیر نے بمشکل اپنی سانسیں روکی تھیں۔۔۔

اُس نے جیسے ہی نظریں دائیں جانب موڑیں اُس کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔ پورے کمرے کو گولڈن لائٹس اور سفید گلاب سے سجایا گیا تھا۔۔۔

اور کمرے کے عین وسط میں گول سے ٹیبل کے گرد دو کرسیاں رکھی گئی تھیں۔۔ جن پر وائٹ کینڈلز، کولڈ نکس اور نجانے کیا کیا سجایا گیا تھا۔۔۔

"یہ۔۔ یہ سب۔۔۔۔"

ہیر اُس سے فاصلہ برقرار رکھنے کے چکر میں بالکل دیوار سے چپک گئی تھی۔۔۔۔

یہ شخص آخر کرنا کیا چاہتا تھا۔۔۔ محبت کا کھیل اُس نے رچانا چاہا تھا مگر اُسے نبھا یہ شخص رہا تھا۔۔۔ ہیر بُری طرح زچ ہوچکی تھی۔۔۔ پہلی بار اُس کا دل کیا تھا حسنٰی بیگم کی جانب سے ملے کام سے سختی سے انکار کردے۔۔۔ مگر اُن کے احسانوں کے بوجھ تلے وہ اِس قدر دب چکی تھی کہ چاہنے کے باوجود ایسا نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"میں اپنی زندگی میں موجود ہر رشتے کو بہت اہمیت دیتا ہوں۔۔۔ چاہے وہ خون کا رشتہ ہو یا دل کا۔۔۔ میں اُس رشتے کی شروعات کو ایسے ہی سیلیبریٹ کرتا ہوں۔۔۔ اور اُسے کے اختتام کو بھی۔۔۔۔"

عاریز اُس کا ہاتھ تھامے ٹیبل کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

"دل کا رشتہ۔۔۔؟؟ یہ تو دوستی کا رشتہ ہے نا۔۔۔۔"

ہیر نے بہت ضبط کا مظاہر کرتے اپنے لہجے کو نارمل رکھا ہوا تھا۔۔۔

اُس نے عاریز کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا تھا مگر اُس نے بھی اُسے اپنے مقابل کرسی پر بیٹھا کر ہی دم لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"میرے لیے دوستی کا رشتہ بھی دل کے رشتے جیسا ہی ہے۔۔۔۔ مجھے میرے دوست بھی بہت عزیز ہوتے ہیں۔۔۔"

عاریز کرسی سے ٹیک لگاتا اُس کے سراپے کا بغور جائزہ لیتے بولا۔۔۔ جو آج معمول سے ہٹ کر تیار ہوئی کافی حسین لگ رہی تھی۔۔۔

اُس نے کبھی ایسا لباس نہیں پہنا تھا۔۔۔ لپسٹک لگانا تو بہت دور کی بات تھی۔۔۔

آج بھی وہ اپنے سادہ حلیے میں ہی آنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر حسنٰی خانم کے مطابق عاریز پیرزادہ نے بھی اِس پارٹی میں شرکت کرنی تھی۔۔۔ اِس لیے اُن کے کہنے پر وہ یہ سب کرکے آئی تھی۔۔۔

"کافی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔"

عاریز کی بوجھل لہجے میں کی جانے والی تعریف پر ہیر نے جھٹکے سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔۔

اُسے عاریز کا انداز غیر معمولی سا لگا تھا۔۔ ابھی تو اُس نے کوئی داؤ کھیلا ہی نہیں تھا۔۔ اور یہ شخص اتنی آسانی سے اُس پر فلیٹ ہو چکا تھا۔۔۔

ہیر کے لیے یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔۔۔ وہ تو پہلے دن سے یہی مانتی آئی تھی کہ یہ حُسن کا دیوتا بھلا اُس جیسی عام سی شکل و صورت کی مالک لڑکی سے کیسے محبت کر سکتا ہے۔۔۔؟

"ہم صرف دوست ہیں رائٹ۔۔۔۔؟؟"

ہیر نے دانت چھباتے اُس سے سوال کیا تھا۔۔۔۔

"یس۔۔۔ ہم بہت اچھے دوست ثابت ہونے والے ہیں۔۔۔"

عاریز نے اُس کی غیر ہوتی حالت دیکھ بمشکل اپنا قہقہ روکا تھا۔۔۔

"کیا اِس دوست کی ایک بات مان سکتی ہو۔۔۔۔؟؟"

عاریز سے اُس کے جگمگاتے ہونٹوں سے نظریں ہٹانا مشکل ہورہا تھا۔۔۔

"کیا؟؟؟"

ہیر نے اُس کے سنجیدہ انداز پر سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔

"اپنی یہ لپسٹک صاف کردو۔۔۔ بہت بڑا احسان ہوگا۔۔۔ بہت کمزور دل کا مالک ہوں۔۔ کہیں کوئی حادثہ نہ ہوجائے اِس دل کے ساتھ۔۔۔ اِس ہیر کا رانجھا کسی قیمت پر نہیں بننا چاہتا۔۔۔"

عاریز کی بات کے اختتام پر ہیر کا چہرا لال اناڑی ہوا تھا۔۔۔ یہ شخص اُس کی سوچ سے زیادہ بے ہودہ انسان تھا۔۔۔ وہ سوچ بھی کیسے سکتی تھی کہ یہ انسان کبھی سنجیدہ ہوکر کوئی انسانوں والی بات کرسکتا ہے۔۔۔۔

عاریز نے نہایت ہی معصومیت کا مظاہرہ کرتے ٹشو پیپر اُس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔۔۔"

ہیر اُس کی بکواس میں دانت پیستے کچھ بہت سخت بولتے بولتے رُک گئی تھی۔۔۔

"جانتا ہوں بہت اچھا اور شریف انسان ہوں میں۔۔۔ اِسی لیے کہہ رہا ہوں یہ لپسٹک صاف کر دو۔۔۔"

عاریز نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ٹشو پیپرز کی جانب اشارہ کرتے اُسے دوبارہ احساس دلایا تھا۔۔۔

"مجھے جانا ہے۔۔۔۔"

ہیر اُس کے ٹشوز کو صاف نظر انداز کرتی اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔۔۔

مگر عاریز آگے ہوکر اُس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اُسے واپس کرسی پر بیٹھا گیا تھا۔۔۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔؟؟ ابھی تو ہم نے کوئی بات ہی نہیں کی۔۔۔ دوست ہیں اب ہم۔۔۔ ایک دوسرے کے بارے میں کچھ نہ کچھ تو علم ہونا چاہیے نا۔۔۔۔"

عاریز نے اُسے بیٹھانے کے بعد بھی اُس کی کلائی آزاد نہیں کی تھی۔۔۔۔ جسے چھڑانے کی وہ پوری کوشش کرتی رہی تھی۔۔۔

مگر وہ ڈھیٹ شخص کچھ زیادہ ہی فری ہونے کی کوشش کررہا تھا۔۔۔۔

"آر یو آوکے۔۔۔۔"

ہانی کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گرتے دیکھ عرشمان نے سر اُٹھا کر سوال کیا تھا۔۔۔ جس پر ہانی نے سعادت مندی سے سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔۔۔

"کتنی کیوٹ بھابھی ہیں نا۔۔۔ ہمارے ہٹلر بھائی کے ساتھ ایک دم پرفیکٹ جوڑی میچ ہوئی ہے اِن کی۔۔۔۔ اب بس اللہ اِن دونوں کو اُس حسنٰی خانم نامی چڑیل سے محفوظ رکھے۔۔۔۔ ویسے ابھی تک نازل نہیں ہوئی۔۔۔ آخر ہے کہاں پر۔۔۔۔؟"

شہلا بھابھی دونوں کی جانب محبت پاش نظروں سے دیکھتے بولیں۔۔۔

"بالکل۔۔۔ بس اللہ اِن دونوں کو نظرِ بد سے بچائے۔۔۔ "

ثمینہ بیگم نے بھی بے اختیار نظر اُتاری تھی۔۔۔۔۔

ہانی کو پیر کا درد ایک دم غائب ہوتے محسوس تھا۔

اُس نے تشکرانہ انداز میں عرشمان کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو واقعی پہلی ملاقات میں ہی اُس کے لیے فرشتہ ثابت ہوا تھا،،

وہ بے حد صوبر اور ڈیشنگ شخص ہانی جیسی بہت ہی مشکل سے لوگوں کو پسند کرنے والی لڑکی کو پہلی ملاقات میں ہی کافی امپریس کر گیا تھا۔۔

"لگتا ہے بھابھی کو بھیا کافی پسند آئے ہیں۔۔"

حرا نے ہانی کو عرشمان کی جانب دیکھتے پاکر اندازہ لگایا تھا۔۔

"ہمارے بھائی تو ہیں ہی ایسے۔۔ اُن کی ایک ہی جھلک لڑکیوں کو اُن کے آگے فلیٹ کر دیتی ہے۔۔ اور اِن دونوں کے بیچ تو رشتہ بھی سب سے الگ ہے۔۔ کشش تو ہو گی ہی۔"

سحر کی نگاہیں بھی اُن دونوں کے اُوپر سے ہٹنے کو تیار ہی نہیں تھیں۔۔

"لو آگئی ہیں حسنٰی بیگم اِس جوڑی کو گرہن لگانے۔۔۔"

اپنے ٹیبل کی جانب آتی حسنٰی خانم کو دیکھ وہ سب بدمزاح ہوئے تھے۔

"ہانی۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟"

حسنٰی خانم کا لال چہرا اور غصے سے کھولتا انداز بتا رہا تھا کہ یہ منظر دیکھ کر کتنی تیز چنگاری اُن کے تن بدن میں جل اُٹھی تھی۔۔۔

وہ ہانی کا ویٹ ہی کر رہی تھیں۔

جب آفس سے ایک بہت اہم میٹنگ کے حوالے سے اُنہیں کال آگئ تھی۔ وہی سننے وہ ٹیرس پر گئ تھیں۔۔۔ اُنہیں یہی لگا تھا کہ ہیر اور باقی لوگ ہانی کو دیکھ گے۔ مگر اُنہیں پیرزادہ خاندان والوں سے ایسی ہوشیاری کی اُمید نہیں تھی۔

"ماما وہ میرے پیر میں موچ آگئ تھی۔۔۔ ماما اِنہوں نے میری بہت ہیلپ کی ہے۔۔۔ اِن سے ملیں۔۔۔ یہ ہیں۔۔"

ہانی نے ابھی کچھ بولنا ہی چاہا تھا، جب حسنٰی خانم اُس کا ہاتھ تھامتیں اُسے عرشمان کے پاس سے ہٹاتیں اپنی جانب کر گئی تھیں۔

اُن کی یہ حرکت عرشمان پیرزادہ نے بہت غور سے دیکھی تھی۔

"یہ پہلے مدد کرکے ایسے ہی اپنا گرویدہ بناتے ہیں۔۔ اور پھر دوسروں کی پیٹھ میں ایسا خنجر کھونپتے ہیں کہ وہ ساری زندگی سیدھا ہونے کے قابل نہیں رہتا۔۔۔"

حسنٰی بیگم کے لہجے میں اُن لوگوں کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔

"موم۔۔۔۔"

ہانی نے حیرت بھری نگاہوں سے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔۔۔ اُن کا اتنا روڈ انداز اُس کی سمجھ سے باہر تھا۔

" ہانی یہ لوگ تمہیں جان بوجھ کر اپنے قریب لائے ہیں۔۔ تم نہیں جانتی نا کہ کون لوگ ہیں یہ۔۔۔ تو میں بتاتی ہوں تمہیں۔۔۔ یہ وہی لوگ ہیں جن سے تمہاری ماں کو سخت نفرت ہے۔ جو تمہاری ماں کی بربادی اور تمہارے باپ کی موت کا باعث ہیں۔۔۔ یہ پیرزادہ خاندان کے افراد ہیں۔۔۔"

حسنٰی بیگم ایک ہی سانس میں بولتیں ہانی کی سانسیں روک گئ تھیں۔۔۔

اُسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اتنی دیر سے اُن لوگوں کے بیچ تھی۔۔۔ جن سے وہ بچپن سے لے کر اب تک شدید نفرت کرتی آئی تھی۔ جس کی ماما نے اُسے صرف اِن لوگوں سے نفرت کرنے کا ہی عادی بنایا تھا۔ وہ جب بھی اُس سے بات کرتی تھیں،،، اُن کے ہر قصے میں پیرزادہ خاندان اور اُن کے لیے شدید نفرت کا ذکر ضرور ہوتا تھا۔

ایسا کرکے وہ ہانی کے کچے زہن میں ہی پیرزادہ خاندان کے حوالے سے اتنی نفرت بھرنا چاہتی تھیں۔۔۔ کہ ہانی یہاں واپس آکر اُن کی صورت تک دیکھنا بھی پسند نہ کرتی۔۔۔ ہانی بھی کچھ ایسا ہی کرتی۔۔۔ مگر انجانے میں ہی سہی اُسے اِس خاندان کے ہر فرد کی جانب سے جو پیار دیکھنے کو ملا تھا۔۔۔ وہ اُس کا دماغ پوری طرح سے اُلجھا گیا تھا۔۔۔۔

ہانی کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اپنی ماں کی بچپن سے کی گئی باتوں پر بھروسہ کرے کہ سامنے موجود پیرزادہ خاندان کے ہر فرد کی بولتی خاموشی پر۔۔۔

مگر نجانے کیوں اُس کا دل اِن لوگوں کا اتنا اچھا رویہ دیکھ وہ سب ماننے سے انکاری تھا جب بچپن سے لے کر اب تک حسنٰی بیگم اُسے بتاتی آئی تھیں۔۔۔

"اور یہ سامنے کھڑا شخص۔۔۔ جو بظاہر تو تمہارے سامنے بہت مہربان بن رہا ہے۔۔ درحقیقت یہ سب سے زیادہ سفاک انسان ہے۔۔۔ جس نے مجھ پر کئی بار قاتلانہ حملہ کروایا ہے۔۔۔ مگر بچارہ ہر بار ناکام ٹھہرا۔۔۔ بدقسمتی سے یہ شخص تمہارا شوہر بھی ہے۔۔۔ منکوحہ ہو تم اِس کی۔۔۔"

حسنٰی بیگم بول رہی تھیں اور ہانی شاکی نگاہوں سے یہ سب دیکھ سن رہی تھی۔

اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ابھی کچھ دیر پہلے جو شخص اُسے پورے استحقاق سے اُٹھا کر لایا تھا۔۔ وہ اُس کے لیے اجنبی نہیں بلکہ اُس کی منکوحہ تھی۔۔۔ اُس کا وہ حق جتانا۔۔۔ سب کے سامنے پیر تھامنا۔۔۔ ہانی کا دماغ جیسے چکرا گیا تھا۔۔۔

اُس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحتیں مفقود ہوگئی تھیں۔

جبکہ پیرزادہ خاندان کا ہر فرد اُس کی باتوں سے آگ میں جھلس چکا تھا۔ مگر سامنے کھڑے عرشمان کی جانب سے اُن میں سے کسی کو بھی کچھ بولنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

عرشمان آگے بڑھا تھا۔۔۔ اور حسنٰی بیگم کے مقابل آن کھڑا تھا۔۔۔ اُس کی آنکھوں سے نکلتے غصے کے شعلے دیکھ لمحہ بھر کو حسنٰی خانم بھی گھبرا گئی تھیں۔۔

جبکہ اُن کے ساتھ کھڑی ہانی ساکت نگاہوں سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔

"مجھے چیلنج مت کرو حسنٰی خانم۔۔۔ میں نے اب تک کوئی حملہ نہیں کروایا تم پر۔۔۔ جس دن کروایا نا تو اُس دن بچ نہیں پاؤ گی تم۔۔۔ اپنے یہ اوچھے ہتھکنڈے اپنے پاس رکھو۔۔۔ اُمِ ہانی پیرزادہ خاندان کی بیٹی ہے۔۔۔ اور اب سے اہم بات وہ عرشمان پیرزادہ کی منکوحہ ہے آنا تو

اُسے میرے پاس ہی ہو گا۔۔۔ تم چاہے ایسے کتنے ہی ڈرامے لگا لو۔۔۔ میرا کچھ نہیں اُکھاڑ پاؤ گی۔۔۔۔"

عرشمان آنکھوں میں آگ اور چہرے پر طنزیہ قاتلانہ مسکراہٹ لیے بولتا حسنٰی خانم کے بولے گئے جھوٹ کا جواب دے گیا تھا۔۔۔

جاتے جاتے وہ واپس ہانی کی جانب پلٹا تھا۔۔

"تم عرشمان پیرزادہ کی منکوحہ ہو اور جلد ہی اُس کی بیوی کے عہدے پر فائز ہوجاؤ گی۔۔۔ اِس بات کو اپنے زہن سے نکلنے مت دینا۔۔۔"

عرشمان اپنی بات مکمل کرتا جھکا تھا اور ہانی کے ماتھے پر اپنی مہر محبت ثبت کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ ہانی کو اتنے لوگوں کے سامنے کی جانے والی اُس کی حرکت پر پورے ہال میں آکسیجن ناپید ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

یہ شخص اتنے لوگوں کے سامنے اُس پر اپنی مہر لگا گیا تھا۔۔۔

جبکہ قریب کھڑی حسنٰی خانم غصے سے مُٹھیاں بھینچنے کے سوا کچھ نہیں کر پائی تھیں۔۔ یہ شخص ہر بار اُنہیں ایسے ہی مات دیتے آیا تھا۔ مگر اب اُنہوں نے سوچ لیا تھا کہ وہ بہت جلد اِس شخص کو منہ کے بل گرا کر اِس کا سارا غرور مٹی میں ملانے والی تھیں۔۔۔

وہ اُس کے بعد رکی نہیں تھیں۔۔۔ ہانی کا ہاتھ تھامتیں وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔

"جیتیں رہیں عرشمان بھائی اور جلد ہی آپ کو۔۔ آپ کی ہانی مل جائے۔۔۔ کیا مزے سے اِس پاگل عورت کی بولتی بند کرواتے ہیں۔۔ جو پیچھے ہی پڑ گئی ہے ہمارے خاندان کے۔۔۔ جبکہ اِسے ہونا چاہیے تھا مینٹل ہاسپٹل میں۔۔۔"

وہ سب لوگ نفرت آمیز نگاہوں سے دور جاتی حسنٰی بیگم کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

جس نے بیچ میں آکر اُن کی فیملی کا اتنا اچھا مومنٹ خراب کر دیا تھا۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے جانا ہے۔۔۔۔"

ہیر اُس کے ٹشوز کو صاف نظر انداز کرتی اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔۔۔

مگر عاریز آگے ہوکر اُس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اُسے واپس کرسی پر بیٹھا گیا تھا۔۔۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔؟؟ ابھی تو ہم نے کوئی بات ہی نہیں کی۔۔۔ دوست ہیں اب ہم۔۔۔ ایک دوسرے کے بارے میں کچھ نہ کچھ تو علم ہونا چاہیے نا۔۔۔۔"

عاریز نے اُسے بیٹھانے کے بعد بھی اُس کی کلائی آزاد نہیں کی تھی۔۔۔۔ جسے چھڑانے کی وہ پوری کوشش کرتی رہی تھی۔۔۔

مگر وہ ڈھیٹ شخص کچھ زیادہ ہی فری ہونے کی کوشش کررہا تھا۔۔۔۔

"مجھے نجانے کیوں لگ رہا ہے ہیر کہ جیسے تمہیں میرا دوستی کا ہاتھ بڑھانا پسند نہیں آیا۔۔۔ تم بہت کھینچی کھینچی سی لگ رہی ہو مجھے۔۔۔ اگر تمہیں میں اور میری دوستی نہیں پسند تو بتا دو میں ابھی چلا جاتا ہوں یہاں سے۔۔۔"

عاریز نے اپنی آنکھوں کی شرارت چھپاتے اُسے مزید زچ کیا تھا۔۔۔

ہیر کا ایک بار تو دل چاہا تھا کہ اُسے بول دے گے۔۔ کہ تم اِس وقت میرے قریب بیٹھے مجھ زہر سے بھی زیادہ بُرے لگ رہے ہو۔۔۔ اور فوراً سے پہلے میری نگاہوں کے آگے سے غائب ہوجاؤ۔۔۔

مگر وہ اپنی اِس شدید خواہش پر صرف حسنٰی خانم کی خاطر عمل پیرا نہیں ہو پائی تھی۔۔۔

یہی اُس کی زندگی کی سب سے بڑی مجبوری تھی کیونکہ آج تک وہ ہمیشہ ایسے ہی حسنٰی خانم کی وجہ سے اپنی کوئی خواہش بھی پوری نہیں کر پائی تھی۔۔ ہمیشہ اُنہیں کی سننا اور ماننا۔۔۔ اور اُنہیں خوش کرنا ہی اُس کی زندگی کا مقصد رہا تھا۔۔

"نن نہیں تو۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ تم بہت اچھے ہو۔۔۔ اور میں تمہارے ساتھ دوستی رکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ وہ میں اِس طرح پہلی بار کسی لڑکے سے دوستی کررہی ہوں نا۔۔ تو مجھے عجیب لگ رہا۔۔۔"

ہیر کے ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں برآمد ہوئی تھیں۔۔

کیونکہ عاریز نے اُس کا ہاتھ اب بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔ مجبوراً اُسے بھی اپنی مزاحمت ترک کرنی پڑی تھی۔۔۔

اوپر سے عاریز کی نگاہوں کی تپش اُسے الگ سے پزل کررہی تھی۔۔۔

جبکہ عاریز اِس لڑکی کی سادگی اور معصومیت دیکھ کتنی مشکل سے اپنا قہقہ روکے ہوئے تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔

اُسے پہلے یہی لگا تھا کہ ہیر اُس کے مزاج کے متضاد کافی بورنگ سی لڑکی ہوگی۔۔۔ مگر اِس وقت وہ جتنی اُس کی کمپنی انجوائے کررہا تھا۔۔۔ آج سے پہلے کبھی کسی کی نہیں کی تھی۔۔۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔ میں بہت جلدی تمہاری یہ نرویسنیں ختم کردوں گا۔۔۔ تم بس خود کو میرے حوالے کردو۔۔۔"

عاریز کو مزید شرارت سوجھی تھی۔۔۔ وہ اُس کا ہاتھ تھامے مخمور لہجے میں بولتا ہیر کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔۔"

اُس کی گرفت سے ہاتھ کھینچتی وہ اتنے زور سے چلائی تھی کہ عاریز کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

"مطلب ہم اپنی یہ دوستی اتنی گہری رکھیں گے۔۔ کہ تمہیں مجھ سے اجنبیت فیل نہیں ہوگی۔۔۔"

عاریز بڑے مزے سے فوراً سے بات گھما گیا تھا۔۔۔۔۔

جس پر ہیر اُسے ٹھیک سے گھور بھی نہیں سکی تھی۔۔۔

"مجھے دیر ہورہی ہے۔۔ اب مجھے چلنا چاہئے۔۔۔ کل یونی میں ملتے ہیں۔۔۔۔"

ہیر کو اب اُس کے ساتھ اکیلے بیٹھنے میں خوف محسوس ہورہا تھا۔۔

وہ جلدی سے اُٹھتی بنا پلٹ کر اُس کی جانب دیکھے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔ جبکہ عاریز اُس کی گھبراہٹ دیکھ اپنا چھت پھاڑ قہقہ نہیں روک پایا تھا۔۔

" پاگل لڑکی۔۔۔ حسنٰی خانم کے ہاتھوں کٹپتلی بن رہی ہے۔۔۔ یہ نہیں جانتی میں سید عاریز پیرزادہ ہوں۔۔۔ جسے اپنے کھیل کا مہرا بنانا آسان نہیں۔۔۔۔ حسنٰی خانم تم جو کررہی ہو حساب تو تمہیں اُس کا دینا پڑے گا۔۔۔"

کچھ لمحے پہلے ہیر کے قریب بیٹھے اُس کے چہرے پر جو پرمزا نرم تاثرات تھے وہ اب کرختگی میں تبدیل ہوچکے تھے۔۔۔

حسنٰی خانم یہی سمجھ رہی تھی جیسے اُس نے پیرزادہ خاندان کے ایک مرد کو پھنسا کر برباد کیا تھا وہی حربہ وہ سب پر آزما سکتی تھی۔۔۔ مگر اِس بار اُس کے سامنے عرشمان پیرزادہ اور عاریز پیرزادہ جیسی چٹانیں کھڑی تھیں۔۔ جنہیں توڑ پانا تو دور ہلا پانا بھی ممکن نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

ایک بار پھر سے محبت، رشتوں اور اعتماد کا خونی کھیل شروع ہوچکا تھا۔۔۔ جس میں کون ٹوٹ کر بکھرنے والا تھا۔۔۔۔ مات کس کے حصے میں آنے والی تھی۔۔۔ اور کون فتح کا جھنڈا بلند کرنے والا تھا یہ تو آنے والا وقت ہی بتا سکتا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہانی واپس آچکی تھی مگر اُس کے دل و دماغ میں پارٹی میں گزرا ایک ایک پل گھوم رہا تھا۔۔۔

عرشمان پیرزادہ سمیت حویلی کے تمام افراد کا اتنا محبت بھرا انداز۔۔۔ عرشمان کی اتنی کیئر دکھانا۔۔۔

مگر یہی تو وہ لوگ تھے جن سے اُس کا پورا بچپن نفرت کرتے گزرا تھا۔۔۔ اُس کے سامنے اُس کی ماما اِنہیں لوگوں کے ظلم کی داستان سنا کر ہی تو وہ اُس معصوم کے بچپن کی معصومیت چھین چکی تھیں اُس سے۔۔۔

وہ بہت حساس ہوگئی تھی۔۔۔ اپنی عمر کے باقی بچوں کی طرح اُس میں بچپنا اور شرارتیں نہیں تھیں۔۔۔ اپنے پیرنٹس سے دوری اور خون کے رشتوں کا اتنا بھیانک سچ جان کر وہ وقت سے پہلے ہی سمجھدار ہوچکی تھی۔۔۔

جو نفرت اُس کے دل میں بچپن سے بھری گئی تھی اُس کی وجہ سے اُسے پیرزادہ خاندان کا آج کا رواں رکھا گیا وہ محبت بھرا رویہ بھی جھوٹا لگنے لگا تھا۔۔۔

اُسے حسنٰی بیگم کی راستے میں کہیں گئی باتیں سچ لگنے لگی تھیں۔۔۔۔

"ہانی وہ یہ سب جان بوجھ کر رہے ہیں۔۔۔ صرف تمہیں مجھ سے چھیننے کے لیے ورنہ تم خود سوچو۔۔۔ جن لوگوں نے اتنے سال تمہاری کوئی خیر خبر نہیں لی۔۔ آج اچانک تمہیں سامنے دیکھ کیسے اُن کی محبت جاگ گئی۔۔۔ پہلے یہ محبت کہاں تھی۔۔۔ جب اُنہیں نے تمہارے بابا کے مرنے کے بعد ہم دونوں کو دھکے مار کر گھر سے نکال دیا تھا۔۔۔ وہ یہ سب صرف اِس لیے کررہے ہیں تاکہ تمہارے حصے کی جائیداد اُن کے ہاتھوں سے نہ نکلے۔۔۔ وہ تمہاری شادی اپنے اُس بد کردار پوتے عرشمان پیرزادہ کے ساتھ کرکے۔۔۔ تمہاری زندگی برباد کرنے کے ساتھ ساتھ،،، تمہاری ساری جائیداد بھی غصب کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ آج تمہیں سامنے دیکھ اُن سب کی لال ٹپک پڑی۔۔۔"

حسنٰی بیگم نے چہرے پر اذیت طاری کیے اُس سے کہا تھا۔ جس کے بعد ہانی مزید کچھ سوچ ہی نہیں پائی تھی۔۔ اُس کے لیے اُسی انسان کی باتیں ہی سچی تھیں۔۔ جس نے اُسے پال پوس کر اِس مقام تک پہنچایا تھا۔۔۔

ہانی اپنی ماں کی تکلیف نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ جبکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ بچپن سے اب تک اپنی ماں کے لمس کے لیے بھی ترستی ہی آئی تھی۔۔۔ اُس نے اپنی اب تک کی زندگی بنا کسی قریبی رشتے کے گزار دی تھی۔۔۔ اُس نے کئی بار اُنہیں پکارا تھا۔۔۔ سوتے ہوئے اکثر خواب سے ڈر کر چیخیں مارتے اُس نے اپنی ماں کی آغوش میں جانے کی خواہش کی تھی۔۔۔

مگر اُسے زندگی میں اب تک کچھ بھی ویسا نہیں مل پایا تھا۔۔۔ جس کی اُس نے خواہش کی تھی۔۔۔

مگر اُس نے اِس بات کا گلہ اپنی ماں سے کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ یہ سب تکلیفیں اپنے اندر ہی جمع کرتی آرہی تھی۔۔۔ کیونکہ اب بھی حسنٰی بیگم نے کبھی اُسے ماں بیٹی جیسے محبت بھرے دوستانہ رشتے سے روشناس نہیں کروایا تھا۔۔۔ کہ وہ اُن کے سامنے کھل کر اپنے دل کا حال بیان کر سکتی۔۔۔۔

ہانی بہت مضبوط لڑکی تھی۔۔۔ لیکن پھر بھی اُس کی دل میں مشرقی لڑکیوں کی طرح کسی مضبوط سہارے کی تلاش تھی۔۔۔ کسی ایسے انسان کی تلاش۔۔ جو بنا کہے ہی اُس کی تکلیف سمجھ جاتا۔۔۔ جو اُس کے بتائے بغیر اُس کی آنکھوں کے رنگوں سے اُس کی اذیت کا اندازہ لگا پاتا۔۔۔۔

جو اُس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کو سمجھ پاتا۔۔۔

مگر ہانی یہ سب سوچتی دھیرے سے مسکرا دی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ اُس کی باقی ساری خواہشوں کی طرح یہ بھی ادھوری ہی رہنے والی تھی۔۔

رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔ نو بجے کے قریب سو جانے والی اُمِ ہانی کی آنکھوں سے اِس وقت نیند کوسوں دور تھی۔۔۔

یہ آج نہیں ہوا تھا اُس کے ساتھ۔۔۔ ہر وہ رات وہ ایسے ہی جاگ کر گزار دیتی تھی۔۔۔ جس دن حسنٰی بیگم اُس کے سامنے ایسے ہی پیرزادہ خاندان کا ذکر کر دیتی تھیں۔۔۔

وہ پوری رات اُس کی ایسے ہی تڑپتے گزرتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہانی بھابھی کتنی کیوٹ ہیں نا۔۔۔ معصوم بھی بہت ہیں۔۔۔ اپنی ماں کا شاطر پن نہیں سمجھ پائیں گی۔۔۔ اور اُن کی باتوں میں آکر۔۔۔ ہم سب سے نفرت کرنے لگیں گی۔۔۔"

پیرزادہ خاندان کے تمام افراد اِس وقت ناشتے کے ٹیبل پر نہایت ہی خوشگوار موڈ میں ناشتہ کررہے تھے۔۔۔

جب حرا رات کا تذکرا کیے بنا نہیں رہ پائی تھی۔۔۔ اُس کی بات کے جواب میں اُسے ہر جانب سے گھوریاں دیکھنے کو ملی تھیں۔۔۔

کیونکہ وہ لوگ اب عرشمان کے سامنے ہانی کے حوالے سے ایسی کوئی بھی بات کرنے سے اجتناب برت رہے تھے۔۔۔

وہ بس یہ ہی نہیں چاہتے تھے کہ عرشمان حسنٰی خانم کی وجہ سے ہانی سے نفرت کرے۔۔۔

جو بچاری پہلے ہی محرومیوں بھری زندگی گزار رہی تھی۔۔۔ اور حسنٰی خانم جیسی ظالم اور بے حس عورت کے زیرِ سایہ رہی تھی۔۔۔

" نفرت کریں یا محبت۔۔۔ آنا تو اُسے یہاں ہی ہو گا۔۔۔"

عرشمان جوس کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے بولا تھا۔۔۔

جس پر شیریں بیگم نے سر اُٹھا کر اپنے پوتے کا سرد تاثرات سے سجا چہرا دیکھا تھا۔۔۔

"میرا دل کہتا ہے ہماری ہانی ہمارے پاس ہی آئے گی۔۔ وہ بہت پیاری بچی ہے۔۔۔ اپنی ماں کی طرح نہیں ہے۔۔۔ کل سے اُس سے مل کر

دل جیسے سکون میں آچکا ہے۔۔۔ ہمارے تیز مزاج عرشمان کے ساتھ وہ شیشے کی گڑیا جیسی نازک لڑکی بہت زیادہ جچے گی۔۔۔"

شیریں بیگم کے لہجے میں ہانی کے لیے محبت ہی محبت تھی۔۔۔

اُن کی بات پر سب کی نگاہیں عرشمان پر ٹک گئی تھیں۔ اور اگلے ہی لمحے مایوسی سے لوٹ آئی تھیں۔۔ کیونکہ عرشمان نے کوئی تاثر نہیں دیا تھا۔۔۔

"فکر مت کریں دادی جان۔۔۔ آپ کے پوتے کے دل میں بھی کل گھنٹیاں تو بجی ہی ہیں اپنی منکوحہ جی کو دیکھ کر۔۔۔۔۔ اِسی لیے تو کسی کی بھی پرواہ نہ کرتے ہماری بھابھی جان کو سیدھا بانہوں میں ہی اُٹھا لیا۔۔۔"

عاریز وہاں آتے خود کو بولنے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔

ایک وہی تھا جو عرشمان کو ایسی کوئی بات کہہ سکتا تھا۔۔۔

مگر آج تو عرشمان اُسے بھی بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

"تم میری فکر چھوڑو اور اپنے کیرئیر پر دھیان دو۔۔۔ آج کل ہر جگہ حسنٰی خانم کی پی اے کے ساتھ تمہارے جو سکینڈل مشہور ہورہے ہیں وہ کافی بھاری پڑ سکتے ہیں تم پر۔۔۔۔"

عرشمان سب کے سامنے اُس کو لتاڑتے اخبار رکھتے وہاں سے اُٹھ گیا تھا۔۔ جبکہ باقی سب کی نگاہیں تو جیسے مقناطیس کی طرح اخبار کی شہ سرخیوں میں سجی عاریز اور ہیر کی تصویر پر ٹک گئی تھی۔۔۔ جو کل رات کی ہی لی گئی تھی۔۔۔

دونوں سیاہ لباس میں ملبوس ایک ساتھ کافی خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

"نائس کپل۔۔۔۔۔"

حرا نے شرارتی مسکراہٹ سے بھائی کو دیکھا تھا۔۔۔

"تم میری فکر چھوڑو اور اپنے کیریئر پر دھیان دو۔۔۔ آج کل ہر جگہ حسنٰی خانم کی پی اے کے ساتھ تمہارے جو سکینڈل مشہور ہورہے ہیں وہ کافی بھاری پڑ سکتے ہیں تم پر۔۔۔۔"

عرشمان سب کے سامنے اُس کو لتاڑتے اخبار رکھتے وہاں سے اُٹھ گیا تھا۔۔ جبکہ باقی سب کی نگاہیں تو جیسے مقناطیس کی طرح اخبار کی شہ سرخیوں میں سجی عاریز اور ہیر کی تصویر پر ٹک گئی تھی۔۔۔ جو کل رات کی ہی لی گئی تھی۔۔۔

دونوں سیاہ لباس میں ملبوس ایک ساتھ کافی خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

"نائس کپل۔۔۔۔۔"

حرا نے شرارتی مسکراہٹ سے بھائی کو دیکھا تھا۔۔۔۔

"عاریز یہ کیا ہے؟"

شیریں بیگم نے خفگی بھری نگاہوں سے عاریز کی جانب دیکھا تھا۔

"صرف ایک تصویر ہے دادی جان اِس سے زیادہ کچھ نہیں۔"

عاریز اُنہیں تسلی دیتا اخبار اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا۔ اُس کی نگاہیں اخبار پر جگمگاتے ہیر کے معصوم چہرے پر تھیں۔ اُس نے خود پر جمی تمام نگاہوں کی پرواہ کیے بغیر اخبار کا وہ پیج پھاڑتے فولڈ کرکے نہایت ہی سکون سے اپنے والٹ میں رکھ لی تھی۔

اُس کے سب کزنز آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھ رہے تھے۔ جبکہ شیریں بیگم کے سوا بڑوں میں سے کسی نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔ عرشمان کے بعد عاریز ہی تھا جسے کافی حد تک چھوٹ تھی اپنی مرضی کرنے کی۔

"یہ صرف ایک تصویر نہیں ہے دادی جان، دھیان رکھیئے گا۔ آپ کا دوسرا پوتا بھی حسنٰی خانم کا داماد نہ بن جائے۔"

نائلہ جوس کا کپ ہونٹوں سے لگاتی سب کے دماغ میں چلتی بات کو الفاظ دے گئی تھی۔

"مجھے یقین ہے میرے پوتوں پر، وہ کبھی بھی کچھ ایسا نہیں کریں گے جس سے خانزادہ خاندان کا نام خراب ہو۔"

شیریں بیگم کے لیے اپنے یہ دونوں پوتے اُن کے ہیرو ہی تھے، جنہوں نے آج تک ہمیشہ ہر کام اُن کی مرضی اور خوشی کے لیے ہی کیا تھا۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میرے خدایا۔۔۔ کیا اب ہر صبح یہی دیکھنا پڑے گا۔"

ہیر کی نگاہ جیسے ہی نیوز پیپر پر پڑی اُس نے نہایت غصے میں اخبار کو توڑ مروڑ کر ڈسٹ بن کی نظر کر دیا تھا .

وہ ناشتہ کرنے ہی بیٹھی تھی مگر اخبار پر جگمگاتی تصویر نے اُس کے موڈ کا ستیاناس کر دیا تھا۔

"شہناز نیوز پیپر نہیں آیا کیا؟ میں صبح سے تلاش کر رہی ہوں مگر مجھے مل نہیں رہا۔۔۔"

ہیر بنا کچھ کھائے اُٹھنے ہی والی تھی جب ہانی کی آواز پر مجبوراً اُسے وہیں ٹکنا پڑا تھا۔

"بی بی جی ابھی تو ادھر ہی پڑا تھا۔"

شہناز کی پریشان سی آواز آئی تھی۔

"گڈ مارننگ ہیر۔۔۔ کیسی ہو تم؟ نیوز پیپر دیکھا تم نے کہیں؟"

ہانی ہیر کے پاس آتے خوشدلی سے بولی تھی۔

"نن نہیں۔۔ تو۔۔"

ہیر نے بریڈ کا بائٹ لیتے جھوٹ بولا تھا۔ جبکہ اُس کی گھبراہٹ پر ہانی نے حیران نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔ اُسے یہ معصوم سی لڑکی بہت پسند تھی۔ جو بچپن سے اُس کی ماما کے ساتھ تھی اور اپنا ہر کام نہایت ہی ایمانداری سے کرنے کی عادی تھی۔

جب اُسی لمحے ہانی کی نظر ہیر کے قریب پڑے ڈسٹ بن پڑی تھی۔

"ارے یہ نیوز پیپر یہاں کس نے پھینکا؟؟"

ہانی نے جلدی سے نیوز پیپر باہر نکالا تھا۔

"مجھے دیر ہورہی ہے، میں یونی کے لیے نکلتی ہوں اب۔"

ہیر نے پرس اُٹھاتے جلدی سے وہاں سے کھسکنا چاہا تھا۔

جبکہ نیوز پیپر پر نظر پڑتے ہی ہانی کے ہونٹوں پر نہایت ہی خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

"نائس کپل۔۔۔"

ہانی نے ہیر کو باہر نکلتا دیکھ پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔ جبکہ ہیر لال ہوتے گالوں کے ساتھ وہاں سے نکل گئی تھی۔

"عاریز پیرزادہ۔۔۔ مطلب میرا کزن اور عرشمان پیرزادہ کا چھوٹا بھائی۔۔۔ مگر یہ نیوز پیپر ڈسٹ بن میں کیا کررہا تھا۔ اِس تصویر میں دیکھ

کر تو یہی لگ رہا ہے کہ ہیر عاریز پیرزادہ کو پسند کرتی ہے۔ پھر اصل ماجراہ کیا ہے۔۔۔۔ نہیں مجھے اتنا زیادہ نہیں سوچنا چاہیے۔"

ہانی اپنی دماغ میں آتی فضول سوچوں کو جھٹکتی نیوز پیپر اُٹھاتی اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔

اُس کا موڈ آج اپنی ماما کے ساتھ اُن کے آفس جانے کا تھا۔ وہ اب پوری طرح یہاں ہر شے میں انوالو ہوکر اپنی ماما کو تھوڑا ریلیکس کرنا چاہتی تھی۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سر جیسے جیسے الیکشن کے دن نزدیک آتے جارہے ہیں، حسنٰی خانم اور اُن کی پارٹی کی بوکھلاہٹوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے، ہماری پارٹی کی دن

بدن بڑھتی پاپولیریٹی اُن سے برداشت نہیں ہو پارہی، جس کے لیے وہ اپنے اوچھے ہتھکنڈے ضرور اپنائیں گی۔ اُن کی سیکریٹری ہیر کا عاریز سر کے قریب جانا اور اُن کی بیٹی اُمِ ہانی کا واپس آنا اِسی کی ایک کڑی ہے، وہ جانتی ہیں ہماری پارٹی بہت سٹارنگ ہے وہ پولیٹکلی ہمیں نہیں ہرا پائیں گی، اِس لیے وہ اب کچھ الگ کریں گی۔"

عرشمان پیرزادہ اور خاندان کے باقی سب افراد میٹنگ روم میں بیٹھے تھے۔ جب اُن کے ایک پارٹی لیڈر نے ایک بہت اہم پوائنٹ اُٹھایا تھا۔

"وہ جتنی بھی کوشش کرلے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ پائے گی۔ اُس کی اوقات ہی نہیں ہے پیرزادہ خاندان کو ہلانے کی۔"

عرشمان کے لہجے میں حسنٰی خانم کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔

"وہ ہماری ہانی کو استعمال کرے گی، ہمیں کمزور بنانے کے لیے،،، وہ جانتی ہانی ہمارے لیے کس قدر اہم ہے،،، ہم اُس کی خاطر کچھ بھی کرسکتے ہیں۔"

افتخار پیرزادہ بے بسی سے بولے تھے۔ اُن کی بات کے ساتھ ہی سب کی نظریں عرشمان پر ٹک گئی تھیں۔

"دادا جان اُمِ ہانی پیرزادہ خاندان کی بیٹی بھی ہے اور بہو بھی، اُسے ہر حال میں ہمارے پاس ہی آنا ہوگا۔ چاہے وہ اپنی مرضی اور خواہش سے آئے یا زبردستی۔۔ اُمِ ہانی کے پاس دوسرا کوئی آپشن ہے ہی نہیں۔"

عرشمان کا لہجہ مضبوط اور بے لچک تھا۔ جس میں اُمِ ہانی کے لیے نرمی کی کوئی گنجائش ہی نہیں بچتی تھی۔

"عرشمان ہم اپنی بیٹی کو کوئی تکلیف پہنچتے نہیں دیکھ سکتے۔"

افتخار پیرزادہ نے اُس کے سخت تاثرات دیکھ تنبیہی نگاہوں سے دیکھا تھا۔ کیونکہ وہ سب ہی عرشمان کی سخت مزاجی اور غصہ سے واقف تھے۔ جسے سب پر اپنی مرضی چلانے اور حکمرانی کرنے کی عادت تھی۔

اب یہ دیکھنا بھی اُن سب کے لیے دلچسپ ہونے والا تھا کہ کیا عرشمان پیرزادہ اپنی جانی دشمن کی بیٹی کو صرف اپنی مرضی سے چلانے والا تھا یا اُس کے دل پر حکمرانی بھی کرنے والا تھا۔

"ڈونٹ وری ایسا کچھ نہیں ہو گا۔"

عرشمان موبائل پر آتے نوٹیفیکیشن کو دیکھ اپنی جگہ سے اُٹھا تھا۔

عرشمان کی بات پر سب کی نگاہیں اُس کی سحر انگیز پرسنیلٹی پر ٹک گئی تھیں۔ جو اِس وقت سیاہ قمیض شلوار کے اُوپر سیاہ کوٹ پہنے پوری محفل پر چھایا ہوا معلوم ہورہا تھا۔

اُس کی کشادہ روشن پیشانی اُس کے اٹل ارادوں کا پتا دیتی تھی۔ اُس کی گرے مقناطیسی آنکھیں اور ہونٹوں سے اُوپر سجی سیاہ مونچھیں اُس کی شخصیت کو مزید رعب دار بنا دیتی تھیں۔

وہ لوگوں کو اپنے آگے جھکانا بہت اچھے سے جانتا تھا۔

"مجھے میرے پوتے کی قابلیت پر پورا یقین ہے فیاض صاحب، اب کی مار ماضی نہیں دہرایا جائے گا، کیونکہ اِس بار مات اُس عورت کو ہی دیکھنی پڑے گی۔ جس نے سالوں پہلے میرے خاندان کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی تھیں۔"

وہاں سے دور جاتے عرشمان کی چوڑی پشت کو گھورتے افتخار پیرزادہ لے لہجے میں اُس کے لیے فخر نمایاں تھا۔

"اور عاریز پیرزادہ ؟؟؟ آپ اُسے دشمن کے ہاتھوں مہرا بننے دیں گے؟"

اب کی بار اُن کی پارٹی کے لیڈر اور اُن کے قریبی دوست شاکر حسن نے سوال کیا تھا۔ کیونکہ وہ سب ہی بہت زیادہ الرٹ تھے اور حسنٰی خانم کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے۔

"وہ تو میرا حکم کا اکا ہے، وہ جب اپنی پر آتا ہے تو مقابل کو اپنے پیروں کی دھول بنا کر رکھ دیتا ہے، وہ سب جانتا ہے، ابھی وہ صرف اِس اب کا جائزہ لے رہا ہے، بہت جلد وہ اپنا لائحہ عمل اپنائے گا۔ حسنٰی خانم نے اپنی طرف سے بپت سوچ سمجھ کر پیرزادہ خاندان کے دو نہایت ہی اہم سپوتوں کو چنا ہے، مگر وہ یہ بھول گئی کہ ہر کوئی حسنین پیزادہ کی طرح نہیں ہوتا۔ جو صرف دل کی سنتا اور مانتا ہو، میرے یہ دونوں پوتے دل کے ساتھ ساتھ دماغ کی بھی سنتے ہیں۔"

افتخار پیرزادہ کو اپنے دونوں پوتوں کی قابلیت پر پورا بھروسہ تھا۔

اُن کی بات سن کر وہاں موجود تمام افراد ریلیکس ہوچکے تھے۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ویلکم میم۔۔۔۔"

ہانی نے جیسے ہی آفس میں قدم رکھا۔ سب لوگ اُسے اپنے استقبال کے لیے کھڑے نظر آئے تھے۔

ہانی کے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

"شکریہ۔۔"

اُس نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ سامنے کھڑی لڑکی کے ہاتھ سے بکے تھام لیے تھے۔

"کونسی طرف جانا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

ہانی اتنے بڑی بلڈنگ دیکھ کنفیوز ہوچکی تھی۔ اُسے حسنٰی بیگم نے اپنے آفس ہی بلایا تھا۔ مگر ہیر سے ہی اُسے پتا چلا تھا کہ وہ اس وقت اپوزیشن پارٹیز کے ساتھ میٹنگ میں تھیں تو اِس لیے وہ سیدھی یہاں آگئی تھی۔ مگر یہاں بھی سب کو اپنے استقبال کے لیے کھڑے دیکھ اُسے بہت اچھا لگا تھا۔ اور ساتھ حیرانی بھی ہوئی تھی کہ یہ لوگ اُس کی آمد پر اتنے خوش کیوں ہورہے تھے۔

"میم اُس طرف،،، لفٹ سے آپ ففتھ فلور پر جائیں گی تو وہیں پر ہیں حسنٰی میم۔۔۔۔"

اُس لڑکی نے اُسی والہانہ مسکراہٹ کے ساتھ ہانی کو گائیڈ کیا تھا۔

جس پر ہانی شکریہ کے ساتھ ہی سر ہلاتی لفٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔ مگر ابھی وہ بٹن پریس کرنے کی والی تھی۔ جب وہاں اُسے عرشمان پیرزادہ آتا دکھائی دیا تھا۔

ہانی لفٹ کے بیچ کھڑی ہوتی اُسے یہ جتا گئی تھی کہ وہ پہلے سے لفٹ میں موجود ہے عرشمان پیرزادہ کو ویٹ کرنا ہو گا، مگر اُس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب عرشمان بنا اِس بات کی پرواہ اُس کے چھوڑے گئے تھوڑے سے راستے سے ہی اندر آچکا تھا۔

اور آتے ساتھ ہی اُسی عجلت میں بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

"مجھے ففتھ فلور پر جانا ہے۔۔۔"

اُسے سیونتھ فلور کا بٹن پریس کرتے دیکھ ہانی دانت پیستے بولی تھی۔

"مگر مجھے تو سیونتھ فلور پر جانا ہے۔۔۔"

عرشمان نہایت ہی ریلیکس موڈ میں سینے پر بازو باندھے اُس کی جانب پلٹا تھا۔

اُسے یوں ایک دم اپنے سامنے آتا دیکھ ہانی کو گھبراہٹ ہوئی تھی۔

وہ بالکل پیچھے ہوتی لفٹ کی دیوار سے جا لگی تھی۔

ہانی نے اُس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ وہ پہلے دن سے ہی اِس شخص کی شاندار پرسنیلٹی سے اچھی خاصی امپریس تھی۔ اور یہ بات سن کر کہ یہ شاندار شخص اُس کا شوہر ہے۔۔۔ ہانی کے دل کی کیفیت بہت عجیب سی ہوچکی تھی۔

اِس وقت عرشمان کا یوں سامنے آنا اُس کا دل بہت زور سے دھڑکا گیا تھا۔

عرشمان کی خود پر اُٹھتی پرشوق نگاہیں اُسے بُری طرح پزل کررہی تھیں۔

پنک لباس میں کریم کلر کی کیپ شال کیے وہ اپنے براؤن بالوں کو ڈھیلی سی پونی میں مقید کیے نہایت ہی حسین لگ رہی تھی۔ عرشمان کی شوخ نگاہوں کی وجہ سے اُس کے گال دہک اُٹھے تھے۔

"آپ پلیز اُدھر دیکھیں۔۔۔"

ہانی کو سمجھ نہیں آیا تھا وہ اِس مغرور شخص کو کیا کہے۔ جو کل اُسے ملا تھا۔۔ مگر کل سے آج تک وہ اُس پر ایسے اپنا حق ظاہر کر رہا تھا۔ جیسے وہ نجانے ایک دوسرے کے کتنے قریب ہوں۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔ یہ میری آنکھیں ہیں۔۔ جن سے میں اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں۔۔ مجھے نہیں لگتا آپ کو یا کسی کو بھی اِس بات پر اعتراض ہونا چاہیئے۔۔۔"

عرشمان کو اِس نازک سی پیاری لڑکی کی گھبراہٹ مزا دے رہی تھی۔

"میں آپ کی بیوی نہیں ہوں مسٹر پیرزادہ۔۔۔ وہ بچپن میں بڑوں کا بنایا ایک کاغذی رستہ تھا۔ جس کی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اُس کاغذ کے علاوہ ہمارے بیچ کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔"

ہانی حسنٰی خانم کی کہی ایک ایک بات اپنے دماغ میں لاتی غصے بھرے لہجے میں بولی تھی۔

"رشتہ نہیں ہے تو بنا لیتے ہیں۔۔۔ رشتے بنانے میں کونسی دیر لگتی ہے مائن بیوٹی فل لیڈی۔۔۔"

عرشمان نے اُس کے چہرے پر آئی لٹ کو ہٹاتے اُس کے کان کے پیچھے اڑستے اپنا حق جتایا تھا۔ جبکہ اپنے گالوں سے ٹچ ہوتی اُس کی انگلیوں کا لمس ہانی کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑا گیا تھا۔

وہ دیوار کے ساتھ بالکل چپک گئی تھی۔ جبکہ اُس کا گلابی چہرا اس قدر لال ہوچکا تھا جیسے ابھی خون ٹپکانے لگے گا۔

عرشمان اپنی چوڑی ہتھیلی اُس کے دائیں جانب دیوار پر ٹکاتے اُس کی جانب جھکا تھا۔ اور اپنے چہرے کو اُس کے چہرے کے نہایت قریب لے گیا تھا۔

"تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔ اور صرف میری ہو۔ بہت جلد تمہیں مجھ سے محبت بھی ہوجائے گی۔ اور مجھے صرف اُسی دن کا انتظار ہے۔ جس پل تمہیں مجھ سے محبت ہوگی اُس سے اگلے پل تم میری دسترس میں ہوگی۔ حسنٰی خانم اِس خوش فہمی میں ہے کہ وہ تمہیں میرے پاس نہیں آنے دے گی۔۔ جیسے اتنے سالوں سے دور رکھا۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی اُمِ ہانی نہ پہلے عرشمان پیرزادہ کی پہنچ سے دور تھی اور نہ ہی اب ہے۔ بس میں تم پر زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔ میں چاہتا ہوں تم اپنی دلی رضامندی سے میرے پاس آؤ۔ سید عرشمان پیرزادہ یہ مہلت ہر کسی کو نہیں دیتا۔ تم سب سے خاص ہو اِس لیے تمہیں مل رہی ہے۔"

عرشمان اپنی بات مکمل کرتا اُس کے چہرے کی جانب جھکا تھا اور اُن کی لالی کو اپنے شدت بھرے لمس میں چنتے ہانی کی سانسیں روک گیا تھا۔

ہانی نے اُس کی اِس بے باک حرکت پر حیرت و بے یقینی سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔

اُس کا دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔ عرشمان اپنی سحر انگیز پرسنیلٹی کے ساتھ پوری طرح اُس پر چھایا ہوا تھا۔

"اِن دلفریب آنکھوں کی دلکشی نے عرشمان پیرزادہ کو بہت ڈسٹرب کر رکھا ہے۔۔۔"

عرشمان جھکا تھا اور اُسے زرا سا بھی اعتراض کا موقع دیئے بغیر اُس کی گھنیری پلکوں پر اپنے اعنابی لب رکھ دیئے تھے۔ وہ یہ سب کرکے ہانی کو صرف یہی باور کروانا چاہتا تھا کہ وہ حسنٰی خانم کی دھمکیوں میں آنے والا

بالکل بھی نہیں ہے۔ وہ اپنا حق جتانا اور اُسے حاصل کرنا بہت اچھے سے جانتا ہے۔

ہانی کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں جیسے مفقود ہوچکی تھیں۔

"بہت جلد دوبارہ ملاقات ہوگی۔ میرے لمس کو بھولنا مت۔ کیونکہ اب زندگی بھر کے لیے تمہیں اِسی کا عادی ہونا ہوگا۔"

عرشمان اُس کو سر سے پیر تک اپنی پرشوق نگاہوں سے دیکھتا مزید لال کرتا لفٹ کے کھلتے ہی وہاں سے نکل گیا تھا۔ جبکہ ہانی کو لگا تھا اُس کی دھڑکنیں اب کبھی واپس معمول پر نہیں آ پائیں گی۔

سید عرشمان پیرزادہ سے یہ اُسکی دوسری ملاقات تھی اور دونوں میں ہی اُس کی شخصیت نے بہت گہرا تاثر چھوڑا تھا ہانی کے دل و دماغ پر۔۔۔

اُس کے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر حسنٰی بیگم کی کال آنے لگی تھی مگر اُسے ہوش ہی کہاں تھا۔

وہ گم صم سی وہیں کھڑی تھی۔

"یہ مجھے کیا ہوگیا تھا۔۔۔ میں اُس شخص کو خود سے دور کیوں نہیں جھٹک پائی۔۔ وہ میری اجازت کے بغیر میرے اتنے قریب کیے آگیا۔ وہ تو میری ماما کا دشمن، ایک بدکردار اور مطلبی انسان ہے۔ میں اُس کے سامنے اتنی کمزور کیسے پڑ گئی۔"

ہانی کے حواس جیسے جیسے بحال ہورہے تھے۔ اُسے اپنی کوتاہی کا شدت سے احساس ہوا تھا۔

پاکستان میں قدم رکھتے ہی اُسے پیرزادہ خاندان کی شہرت کا اندازہ تو ہو ہی چکا تھا۔ ہر کوئی اُنہیں‌کا شیدائی تھا۔ مگر اُس نے خود سمجھا لیا تھا کہ وہ

اپنی ماما کو اکیلا نہیں چھوڑے گی۔ جن لوگوں نے اُسے کسی بیکار شے کی طرح گھر سے نکال دیا تھا۔

خون کا رشتہ ہونے کے باوجود ایک بار پلٹ کر اُس کی خبر تک نہیں لی تھی۔ وہ اب اُن کے پاس کیوں کر جاتی۔

وہ پیرزادہ خاندان اور عرشمان پیرزادہ کو ایک بار پھر اپنی کمزوری اور بے کسی کا فائدہ نہیں اُٹھانے دینا چاہتی تھی۔

"عرشمان پیرزادہ تم نے یہ ٹھیک نہیں کیا۔ نیکسٹ ٹائم میرے سامنے آکر اپنی یہ دھونس جمانے کی کوشش مت کرنا۔ ورنہ میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔۔۔۔"

ہانی دل ہی دل میں اُسے مخاطب کرتے غصے سے بولی تھی۔

"ہانی تم کہاں ہو؟؟ کون ہے تمہارے ساتھ۔۔۔؟؟"

ہانی نے جیسے ہی حسنٰی بیگم کی کال اٹینڈ کی۔۔ اُن کی گھبرائی سی پریشان آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

"ماما میں آپ کے پاس ہی آرہی ہوں؟ لفٹ میں ہوں اور اکیلی ہوں۔۔۔"

ہانی اُنہیں یہ سب بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اور اپنی عادت کے مطابق اُس نے ابھی سچ ہی بولا تھا۔ کیونکہ اِس وقت وہ اکیلی ہی تھی۔

"اوکے میں انتظار کررہی ہوں۔۔ جلدی سے آؤ یہاں۔۔۔"

حسنٰی بیگم جانتی تھیں اُن کی بیٹی جھوٹ نہیں بولتی۔ اِس لیے وہ فوراً اُس کی بات پر یقین کرتیں کال کاٹ گئی تھیں۔

"عرشمان پیرزادہ تم جو کرنے کی کوشش کررہے ہو۔ میں وہ تمہیں کبھی نہیں کرنے دوں گی۔ میری بیٹی کو تم اپنے سحر میں نہیں پھنسا سکتے۔۔"

وہ پھنکارتے لہجے میں بولتی کسی کا نمبر ڈائل کر گئی تھی۔

حسنٰی بیگم کو خبر ہوچکی تھی کہ آک خلافِ معمول عرشمان پیرزادہ اِس دفتر میں آیا تھا۔ وہ جانتی تھی وہ صرف ہانی سے ہی ملنے آیا تھا۔

"ایک کام کرنا ہو گا تم نے۔۔۔ مگر نہایت ہی صفائی کے ساتھ۔۔ اگر پکڑے گئے تو بچ نہیں پاؤ گے۔ عرشمان پیرزادہ پر قاتلانہ حملہ کروانا ہو گا۔"

حسنٰی خانم کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی۔

"کام بڑا ہے۔۔۔ اِسی لیے رقم بھی اُسی حساب سے ملے گی۔ بس کام ٹھیک ہوجانا چاہیے۔ پیرزادہ خاندان کی بیٹی اور بہو پاکستان لوٹی ہے اِسی

خوشی میں جشن تو بنتا ہے نا اُن کے لیے۔۔۔ عرشمان پیرزادہ کی موت کا جشن۔۔۔ میری بیٹی کو مجھ سے چھینیں گے یہ لوگ۔۔۔ میں عرشمان پیرزادہ سے اُس کی زندگی اور پیرزادہ خاندان سے اُن کا لاڈلا لختِ جگر چھین لوں گی۔۔۔۔ اور عاریز پیرزادہ کو تو ایسے بربادی کے دہانے پر لاؤں گی کہ اپنے بیٹوں کی بربادی پر سر پیٹنے کے سوا کچھ نہیں کر پائیں گے یہ لوگ۔۔۔۔"

فون بند کرتے حسنٰی خانم نے اندر داخل ہوتی ہیر کو دیکھتے دل میں کہا تھا۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سر میں نے لاسٹ ڈیٹ سے ایک دن پہلے آپ کو اسائنمنٹ سبمٹ کروا دی تھی۔۔ پھر آپ مجھے فیل کیے کرسکتے ہیں۔۔؟"

ہیر پروفیسر حمید کے سامنے کھڑے حیرت اور بے یقینی سے بولتی تھی۔ جنہوں نے اُسے اتنی محنت سے بنائی گئی اسائنمنٹ سبمنٹ کروانے کے باوجود فیل کر دیا تھا۔

پروفیسر حمید کو پیرزادہ خاندان کی پارٹی کا پکا سپورٹر مانا جاتا تھا۔

لیکن ہیر کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ اُس دشمنی کا بدلہ یہاں نکالیں گے اُس سے۔

"آپ کی اسائنمنٹ مجھے پاس کرنے لائک ہی نہیں لگی۔ تو کیسے پاس کرتا آپ ہو۔ اب پلیز یوں میرے پیچھے آکر اور مجھ سے بحث کرکے میرا ٹائم ویسٹ کرنے کی کوشش مت کریں۔۔ ورنہ میں ایگزیم میں بھی فیل کردوں گا آپ کو۔۔۔۔"

پروفیسر بنا کسی بات کا لحاظ رکھے روکھے پھیکے لہجے میں بولتے وہاں سے نکل گئے تھے۔

ہیر کا چہرا انسلٹ اور ٹینشن کے مارے بالکل زرد پڑ چکا تھا۔ اُسے ابھی تک سمجھ نہیں آیا تھا کہ اُس کا قصور کیا ہے۔ اُس نے دو راتیں جاگ کر اتنی محنت سے اسائنمنٹ بنائی تھی۔ اور پروفیسر نے اُسے آرام سے فیل کر دیا تھا۔

ہیر کی آنکھیں نمی سے بھر گئی تھیں۔

"چچ چچ۔۔ بے چاری ہیر۔۔۔ اتنی محنت کے باوجود بھی فیل ہوگئی۔۔۔ "

اپنے پیچھے سنائی دیتی فلک کی آواز پر ہیر نے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔ جو نفرت آمیز نگاہوں سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔

وہ عاریز کی بیسٹ فرینڈ تھی۔۔ اور شاید اُسے بہت زیادہ پسند بھی کرتی تھی۔ ہیر کو عاریز کی طرح فلک بھی ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔۔ جسے اپنے باپ کے پیسے اور اپنے حُسن پر بہت زیادہ ناز تھا۔

"کیا مطلب ہے اِس بات کا۔۔۔۔؟؟"

ہیر اِس وقت کسی قسم کی فضولیات کے موڈ میں نہیں تھی۔

"مطلب یہ کہ عاریز پیرزادہ سے دور رہو۔۔۔ وہ صرف میرا ہے۔۔۔ اُسے بچپن سے پسند کرتی آرہی ہوں میں۔۔ اور تم جیسی لڑکیوں کو اُس سے دور رکھنا بہت اچھے سے جانتی بھی ہوں۔۔۔"

فلک اپنے سلکی بالوں کو جھٹکتی اُس کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔

"اِس ساری بکواس کا مطلب۔۔۔"

ہیر اُس کی باتیں سن کر اچھی خاصی اُکتاہٹ کا شکار ہوئی تھی۔ وہ سامنے کھڑی اِس بے وقوف لڑکی کو بتانا چاہتی تھی کہ اُسے نہ تو عاریز پیرزادہ میں کوئی انٹرسٹ تھا اور نہ ہی اُس کی باتوں میں۔۔۔

"مطلب تم اچھے سے سمجھ چکی ہو۔۔۔ آج صرف ایک اسائنمنٹ میں فیل ہوئی ہو۔۔۔ کل یونی سے بھی نکلوا سکتی ہوں میں تمہیں۔۔۔ اپنی لمٹس میں رہو۔۔۔ ویسے بھی تم جیسی بدصورت لڑکیوں میں عاریز پیرزادہ کو کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔ وہ بھی تمہارے ساتھ ٹائم پاس ہی کررہا ہے۔ کسی لڑکے کو ٹشو پیپر مت بنو۔۔۔۔"

فلک اُس کی سانولی رنگت پر چوٹ کرتے بولی تھی۔ اُس کی دھمکی ہیر کو مزید آگ لگا گئی تھی۔۔۔

"اگر وہ میرے ساتھ ٹائم ہی پاس کررہا ہے تو تمہیں اتنا مسئلہ کیوں ہے۔؟ کرنے دو ٹائم پاس۔۔۔ اگر وہ تمہارا ہے تو واپس لوٹ کر

تمہارے پاس ہی جائے گا۔۔۔ اور یہ جو باتیں مجھے کہہ رہی ہو یہ اپنے عاریز کو جاکر سمجھاؤ۔۔۔ کیونکہ میرا ماننا یہی ہے کہ جو میرا مرد ہے وہ کسی دوسری عورت کے پاس کبھی نہیں جائے گا۔۔۔ اور اگر گیا تو میں اُسے واپس اپنے پاس نہیں آنے دوں گی۔۔۔"

ہیر اُس کی باتوں کا منہ توڑ جواب دیتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔

اُس کا دل آج کے دن ویسے ہی بہت اُداس تھا۔ آج اُس کے ماما بابا کی برسی تھی۔ وہ آج کے دن خود کو بہت اکیلا اور کمزور محسوس کرتی تھی۔۔۔ آج کے دن اُسے ہمیشہ سے کسی مضبوط سہارے کی ضرورت رہی تھی۔۔

مگر اُسے وہ سہارا کبھی نہیں مل پایا تھا۔۔ یہ دن ہمیشہ اُس کا روتے ہوئے ہی گزرا تھا۔۔ آج جو کچھ پروفیسر حمید نے اُس کے ساتھ کیا تھا۔۔ اُس کا مزید رونے کو دل چاہ رہا تھا۔۔۔

وہ بیسمنٹ میں بنی کلاسز میں سے ایک خالی کلاس میں آگئی تھی۔۔۔ اِس حصے میں بہت کم کلاسز ہوتی تھیں۔ سٹوڈنٹس بھی بہت کم ہی پائے جاتے تھے۔۔ ہیر کو تنہائی کے لیے یہ جگہ سب سے بیسٹ لگتی تھی۔۔۔

وہ ڈیسک پر آن بیٹھتی سر نیچے ٹکاتے ہی رو دی تھی۔

وہ بھری دنیا میں بالکل اکیلی تھی۔۔ حسنٰی بیگم کے ساتھ اُس نے آج تک ہمیشہ وفاداری ہی دکھائی تھی۔

مگر کبھی اُن کی جانب سے ممتا بھری محبت نہیں پا سکی تھی۔۔

اُس کے پاس کہنے کو کوئی رشتہ تھا ہی نہیں۔۔۔ نہ ماں باپ نہ ہی بہن بھائی اور نہ حسنٰی خانم کی وجہ سے کبھی اُس کا کوئی دوست بن پایا تھا۔۔ اُنہوں نے ہمیشہ ہیر کو دوستی کرنے سے سختی سے منع کیا تھا۔

وہ بظاہر سب کو مضبوط دکھائی دیتی تھی۔ مگر اندر سے ایک ٹوٹی پھوٹی کمزور لڑکی تھی۔ جسے ایک ایسے ساتھی کی ضرورت تھی جو اُس کے بنا کہے اُس کا درد۔۔۔ اُس کی تکلیف سمجھ پاتا۔۔۔

ہیر آنکھیں موندے ہوئے تھی۔۔۔ اُسے روم میں کسی اور کے آنے کی خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔ جو تحمل سے دروازے کو اندر سے لاک کرتا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

رونے کے ساتھ ساتھ ہیر کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔ اُس کا دوپٹہ سر سے پھسل کر کندھوں پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

" کس خوشی میں یہ قیمتی آنسو ضائع کیے جارہے ہیں۔۔ عاریز پیرزادہ کے مرنے کی خبر تو ملی نہیں ابھی۔۔۔ پھر یہ اتنی خوشی کس بات کی ہے۔۔۔۔"

اُس کے ساتھ آن بیٹھتا عاریز اُس کی جانب جھکتا اُس کے کان میں سرگوشی کرتے بولا تھا۔۔۔

ہیر جو اپنی ہی غموں کی دنیا میں بھٹک رہی تھی۔ اُس کی آواز پر ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

عاریز کو اپنے اتنے قریب بیٹھے دیکھ ہیر کو گہرا شاک لگا تھا۔

"تت تم یہاں۔۔۔۔؟؟"

ہیر کو اِس وقت عاریز کا یہاں آنا نہایت ہی ناگوار گزرا تھا۔

"تم نے دوست بولا ہے مجھے۔۔۔ میں اپنے دوستوں کو تنہا نہیں چھوڑتا۔۔۔"

عاریز نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے گال پر پھسلتا آنسو صاف کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر ہیر نے چہرا پیچھے کرتے اُس کی کوشش کو ناکام بنا دیا تھا۔

"تو جاؤ اپنی بیسٹ فرینڈ کے پاس۔۔۔ تمہیں بہت زیادہ یاد کر رہی تھی۔۔۔ پلیز میں اِس وقت کسی سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔"

ہیر کا موڈ عاریز کا چہرا دیکھ مزید خراب ہوچکا تھا۔۔

وہ جانتی تھی یہ شخص اُس کے ساتھ ٹائم پاس ہی کر رہا تھا جیسے حسنٰی خانم کے کہنے پر وہ کر رہی تھی۔۔

"وہی تو نہیں کر سکتا۔۔۔"

عاریز کی نگاہیں اُس کے بھیگے چہرے سے ہٹنے کا نام ہی نہیں کے رہی تھیں۔۔۔

اُس کے چہرے میں ایک عجیب سی کشش تھی جو عاریز کو اپنی جانب کھینچتی تھی۔

دنیا والوں کے لیے وہ سانولی سی عام سی لڑکی تھی۔ جو عاریز پیرزادہ جیسے حُسن کے دیوتا کو سوٹ بالکل بھی نہیں کرتی تھی۔۔۔ مگر وہ عاریز پیرزادہ کے لیے دنیا کی سب سے حسین لڑکی تھی۔ جس کی سانولی پرکشش رنگت اور دلکش نقوش اُسے کے دل کو بہت بھا گئے تھے۔۔

ہیر کے اپنے قریب آنے کا ریزن وہ جانتا تھا۔۔ حسنٰی بیگم کے کہنے پر وہ یہ سب کررہی تھی۔۔۔ شروع میں وہ بھی یہی سوچ کر ہی ہیر کے قریب آیا تھا۔۔

مگر کل رات کے بعد سے نجانے کیوں اُسے ہیر کے ساتھ رہنا اچھا لگنے لگا تھا۔۔ اُسے ہر طرح کی بناوٹ سے پاک یہ معصوم اور بے ریاں لڑکی بہت زیادہ اچھی لگنے لگی تھی۔۔۔ جس کا دھوکے دینے کا انداز بھی اتنا ایمانداری بھرا تھا کہ عاریز اِس لڑکی کے مخلص پن کا شیدائی ہوچکا تھا۔۔۔۔

جو لڑکی اپنی باس کی اتنی وفادار تھی۔۔۔ محبت میں وہ کس قدر مخلص ہوگی۔۔۔ عاریز کے دل میں خواہش پیدا ہوئی تھی کہ وہ اِس عام سی لڑکی کے لیے سب سے خاص بن جائے۔۔۔۔ ہیر کے ہونٹوں پر ہر شے سے پہلے اُس کا نام ہونا چاہیے۔۔۔۔

مگر حسنٰی خانم اتنی آسانی سے یہ نہیں ہونے دینے والی تھی۔۔۔ عاریز اپنی ہی خواہش پر مسکرا دیا تھا۔۔۔

"پلیز میں اِس وقت زہنی ٹینشن کا شکار ہوں۔۔۔ پلیز تم اِس وقت مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔"

ہیر اب کی بار قدرے نرمی سے بولی تھی۔

اُس نے اُٹھنا چاہا تھا جب عاریز اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے واپس اپنے قریب بیٹھا گیا تھا۔۔

"تم اپنی پرابلم مجھ سے شیئر کر سکتی ہو۔۔ آئی پرامس تمہاری لائف کا ہر وہ غم دور کر دوں گا جو تمہاری اِن آنکھوں میں آنسو لانے کا باعث بنتا ہے۔۔۔"

عاریز اُس کی آنکھوں میں جھانکتے بولا تھا۔

"تمہیں میرے رونے سے مسئلہ کیوں ہو رہا ہے؟"

ہیر اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے فکر دیکھ سادگی بھرے لہجے میں بولی تھی۔

وہ کسی لڑکے کے لیے ٹائم پاس کا سامان بن رہی تھی۔ ہیر کے لیے یہ سوچ ہی بہت اذیت ناک تھی۔۔۔

"کیونکہ میں اِس ہیر کا رانجھا بننا چاہتا ہوں۔۔۔"

عاریز اُس کی آنکھوں میں دیکھتے سچے دل سے اظہار کرتا ہیر کو منجمند سا کر گیا تھا۔۔۔

وہ اُس کی کہی بات نہیں جھٹلا پائی تھی۔۔۔ تو کیا یہ شخص واقعی اُس سے محبت کرنے لگا تھا۔۔۔ وہ اُس کے ذریعے حسنٰی خانم کے بچھائے جال میں پھنس چکا تھا؟

ہیر کا دل جیسے بند سا ہوا تھا۔۔۔

وہ کسی انسان کو دھوکا دینے اُس کے جذبات کو ہرٹ کرنے کا باعث بن رہی تھی۔۔۔

ہیر اِس وقت خود کا دنیا کی سب سے بڑی بدقسمت اور غموں میں گھری لڑکی تصور کرنے لگی تھی۔۔ جس کی زندگی میں شاید کبھی خوشیاں نہیں آسکتی تھیں۔۔۔

عاریز کی بات سن کر اُس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے۔ اور اگلے لی لمحے وہ اُس کے کندھے پر سر ٹکاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

اب کے ساکت ہونے کی باری عاریز پیرزادہ کی تھی۔۔۔ اُسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ یہ معصوم سی لڑکی سہارے کی تلاش میں تھی۔۔

وہ اُس کے ساتھ لگی ہوئی رو رہی تھی۔۔۔ اور عاریز کو لگ رہا تھا جیسے اُس کے یہ بہتے آنسو اور دھیرے دھیرے ہلتا وجود اُس کی دھڑکنوں کو روک دے گا۔۔۔

عاریز نے اُس کے گرد اپنا حصار قائم نہیں کیا تھا۔۔ کیونکہ ابھی وہ ایسا کوئی حق رکھتا ہی نہیں تھا۔۔۔

مگر وہ اِس لڑکی کو اب کسی قیمت پر ایسے کمزور اور بے آسرا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔ عاریز نے دھیرے سے اُس کے سر کو سہلایا تھا۔۔۔

"آئی پرامس تمہاری آنکھوں میں آنسو لانے والوں کو کسی قیمت پر چھوڑوں گا نہیں میں۔۔۔"

عاریز کی سرگوشی اور بالوں پر محسوس ہوتے لمس پر ہیر ایک دم ہوش میں آئی تھی۔ اُسے شدت سے اپنی بے اختیاری میں کی گئی حرکت کا احساس ہوا تھا۔۔

وہ ایک جھٹکے سے دور ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ اُس کا خفت اور شرمندگی سے لال پڑتا چہرا دیکھ عاریز کے ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔

"مجھے کوئی ہیلپ نہیں چاہیے۔۔ ہیر اپنی پریشانیاں خود حل کرنا جانتی ہے۔۔۔"

ہیر نے واپس اپنے گرد اپنا خول چڑھانا چاہا تھا۔۔۔

اُس نے اپنی چیزیں اُٹھاتے وہاں سے نکلنا چاہا تھا۔

"تم بہت کیوٹ ہو یار۔۔۔۔"

عاریز اُس کی کلائی تھامتا اُسے واپس سے روک گیا تھا۔۔۔

"تم مجھے یوں چھو نہیں سکتے۔۔۔"

ہیر اُس کا یوں فری ہونا دیکھ خود کو کوسے گئی تھی۔۔۔ آخر ضرورت ہی کیا تھی اِس شخص کے کندھے سے لگ کر رونے کی۔۔۔۔

اُس نے اپنے آنسو آج تک حسنٰی بیگم کے سامنے تک بھی نہیں بہائے تھے۔۔۔ نجانے کیوں اِس شخص کے سامنے وہ کمزور پڑی تھی۔۔۔

"میرا ہاتھ چھوڑو عاریز پیرزادہ۔۔۔ مجھے تمہاری باقی دوستوں کی طرح یہ حرکتیں اٹریکٹ نہیں کرتیں۔۔۔ یہ سب تم اُنہیں کے ساتھ ہی کیا کرو۔۔۔"

ہیر عاریز سے نگاہیں چراتے ہوئے بولی تھی۔

"وہ صرف میری دوست ہیں۔۔۔ میں نے آج تک اُن میں سے کسی کا بھی ہاتھ نہیں تھاما۔۔۔ اور نہ ہی کسی کو اپنا کندھا پیش کیا ہے۔۔۔ کیونکہ اُن میں سے کوئی بھی ہیر نہیں ہے۔۔۔ اور ایسا کرنے کا حق یہ دل صرف ہیر کو دے چکا ہے۔۔۔۔"

عاریز اُس کی جانب نرم مسکراہٹ سے دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ ہیر ساکت سی کھڑی اُسے جاتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ہیر کے ساتھ کلاس میں آج کیا ہوا۔۔۔ کیوں رو رہی تھی وہ۔۔۔ فوراً پتا کر کے ساری تفصیل بتاؤ مجھے۔۔۔۔"

عاریز باہر نکلتے اپنے ایک کلاس فیلو کو ہدایت دے گیا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ماما کیا وہاں میرا آنا ضروری ہے۔۔۔؟؟؟ آپ کی میٹنگز بہت بورنگ ہوتی ہیں۔۔۔۔"

ہانی حسنٰی بیگم کے ساتھ میٹنگ پر جانے کو بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔ مگر وہ جانتی اُس کی اُنہوں نے ایک بھی نہیں چلنے دینی تھی۔۔۔

"آج کی میٹنگ بالکل بھی بورنگ نہیں ہو گی مائی ڈول۔۔۔"

حسنٰی بیگم نے اُس کی بات پر مسکرا کر کہتے اپنی ساڑھی کا پلو ٹھیک کیا تھا۔۔۔

آج افتخار پیرزادہ اور شیریں پیرزادہ کی شادی کی سالگرہ تھی۔۔۔جو پیرزادہ خاندان والے ہر سال بڑے پیمانے پر سیلیبریٹ کرتے تھے۔

جس میں فیملی فرینڈز اور باقی رشتہ دار بڑے پیمانے پر شرکت کرتے تھے۔۔۔

عرشمان نے حسنٰی خانم کے سامنے دعوا کیا تھا کہ جب ہانی پاکستان میں آئے گی تو وہ بھی ہر حال میں اِس سیلیبریشن کا حصہ بنے گی۔۔۔

حسنٰی خانم آج ہانی کو اپنے ساتھ لے جا کر اُسے اِس بات میں بھی ہرانا چاہتی تھیں۔۔۔۔

ہانی اپنی ماں کے اِن کھیلوں سے انجان اُن کی خوشی کی خاطر اُن کے ساتھ چل دی تھی۔۔۔۔

وہ خاموشی کے ساتھ پورا سفر کاٹتی حسنٰی خانم کے ساتھ ہوٹل کی بلند و بالا عمارت میں داخل ہوئی تھی۔۔۔جو ڈھلتی شام میں ہلکی ہلکی روشنیوں میں جگمگاتی بہت اچھا منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔

"ہاؤ آر یو حسنٰی۔۔۔ارے یہ تو ہماری لٹل پرنسز ہانی ہے۔۔۔۔"

کشور بیگم نے محبت پاش نگاہوں سے حسنٰی خانم کے ساتھ کھڑی ہانی کو دیکھا تھا۔۔۔

جو ہونٹوں پر مروتاً مسکراہٹ سجائے بے دلی سے وہاں آتے جاتے سوٹڈ بوٹڈ لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اُسے اپنی ماما کی پارٹی کے لوگ بہت عجیب لگتے تھے۔۔۔جن کی وجود میں دھنستی نگاہیں ہانی کو سخت کوفت میں مبتلا کر دیتی تھیں۔۔۔

وہ اِسی وجہ سے یہاں نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اُس کی ماما نے کبھی اُس کی مرضی کسی بات میں پوچھی تھی جو اب پوچھتیں۔۔۔

"ہاں یہ میری ہانی ہے۔۔۔ تم گئی نہیں آج پیرزادہ مینشن۔۔۔۔"

حسنٰی بیگم نے کشور بیگم پر طنز کیا تھا۔۔۔ جو پیرزادہ خاندان کی فیور میں تھیں کافی۔۔۔ اور اپنی پارٹی کو بھی اُنہیں کے حق میں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔

"میں جاؤں گی ناضرور۔۔۔ بس ایک بہت ضروری کام تھا جس کی وجہ سے یہاں آنا پڑا۔۔۔ مگر یہاں سے سیدھا وہیں جانے کا ارادہ ہے۔۔۔۔"

کشور بیگم نے حسنٰی بیگم کے طنز کا مسکرا کر جواب دیا تھا۔۔۔

ہانی کو اُن دونوں کی باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔ اُسے اِس وقت پانی کی شدید طلب ہوئی تھی۔۔۔

حسنٰی بیگم اپنے کسی پارٹی ممبر کے بلانے پر زرا سا پلٹی تھیں۔۔

جب اُسی لمحے کشور بیگم نے پانی کی تلاش میں ویٹر کو ڈھونڈتی ہانی کو اپنے ہاتھ میں پکڑی بوتل تھمادی تھی۔۔۔

ہانی نے اُن کا شکریہ ادا کرتے بوتل کو ہونٹوں سے لگالیا تھا۔۔۔

کشور بیگم کسی کو میسج ٹائپ کرتیں ایک مسکراتی نظر ہانی پر ڈالتیں وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔

"ہانی آؤ اندر چلتے ہیں۔۔۔ میٹنگ شروع ہونے والی ہے۔۔۔"

حسنٰی بیگم نے پلٹ کر ہانی کو پکارا تھا۔۔۔

"ماما میں یہیں بیٹھ جاؤں۔۔۔ مجھے اپنی طبیعت ٹھیک فیل نہیں ہو رہی۔۔۔۔"

ہانی اپنا سر تھامتی وہیں ایک طرف رکھے صوفے پر ٹک گئی تھی۔

"کیا ہوا ہانی ابھی تو تم ٹھیک تھی۔۔۔۔؟؟"

حسنٰی بیگم اُسے یہاں چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھیں۔۔۔ کیونکہ میٹنگ سے اُٹھ کر اُسے دیکھنے آنا آسان نہیں تھا اُن کے لیے۔۔۔۔

"ماما مجھے چکر آرہے ہیں۔۔۔ آپ کی میٹنگ سٹارٹ ہو گئی ہے آپ جائیں۔۔۔"

ہانی اُنہیں پریشان ہوتا دیکھ بولی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں جا رہی ہوں۔۔۔ یہ جگہ سیف مگر یہاں سے اُٹھ کر کہیں مت جانا۔۔۔"

حسنٰی بیگم اُسے تلقین کرتیں اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔ اُنہیں اتنی تو تسلی تھی کہ عرشمان پیرزادہ کی رسائی یہاں تک نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

اِس لیے وہ کچھ حد تک بے فکر ہوتی میٹنگ میں جا بیٹھی تھیں۔۔۔۔

"کیا اُس پانی میں کچھ تھا۔۔۔ مجھے اچانک سے اتنے چکر کیوں آنے لگ گئے ہیں۔۔۔؟؟؟ مگر وہ تو ماما کی فرینڈ نے دیا تھا۔۔۔ اُس میں بھلا کیا ہو سکتا ہے۔۔۔"

ہانی اِسی کشمکش میں تھی جب اُس کا سر بہت بُری طرح چکرایا تھا۔۔۔اور اگلے لی لمحے وہ حواس کھوتی ایک جانب لڑھک گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہیر اپنے نوٹس بنا کر فارغ ہوتی بیڈ پر آن لیٹی تھی۔۔۔اُس پر عجیب سی سستی سوار تھی۔۔۔اُس دن کے بعد سے اُس کا عاریز سے سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔اُس دن جو کچھ ہوا تھا۔۔۔وہ ہانی کے دماغ سے ہی نہیں نکل پا رہا تھا۔۔۔

عاریز پیرزادہ کی عنایتیں اُسے عجیب سے خوف میں مبتلا کر رہی تھیں۔

وہ حُسن پرست مغرور سا بندہ اُس میں بھلا کیسے انٹرسٹ لے سکتا تھا۔۔۔

ہیر کو یہی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔۔۔اُسے یہی محسوس ہو رہا تھا کہ عاریز اُس کی گیم واپس اُسی پر کھیل رہا تھا۔۔۔

"عاریز پیرزادہ کو تو مجھ سے کہیں زیادہ حسین لڑکیاں مل سکتی ہیں۔۔۔وہ فلک جیسی لڑکیوں کو چھوڑ کر میرے پاس کیوں آئے گا۔۔۔ہاں وہ مجھ سے صرف فلرٹ کر رہا ہے۔۔۔تاکہ وہ میرے ذریعے حسنٰی میم تک رسائی حاصل کر سکے۔۔۔مجھے اُس کے کھیل کا حصہ نہیں بننا۔۔۔۔"

ہیر اپنے دل کو مختلف تاویلیں دے رہی تھی۔۔۔جب بیڈ پر پاس ہی رکھے موبائل پر میسج ٹون بجی تھی۔۔۔

نوٹیفیکیشن اوپن کرتے ہی اُس کی آنکھیں ناقابلِ یقین حد تک کھل گئی تھیں۔۔۔ اُس کے سی آر کا میسج تھا۔۔۔جس میں پوری کلاس کا رزلٹ سینڈ کیا گیا تھا۔۔۔

وہ پروفیسر حمید کی اسائمنٹ کے مارکس میں ٹاپ پر تھی۔۔۔سب سے زیادہ مارکس اُسی کے تھے۔۔۔

ساری لسٹ اپڈیٹ کر کے سینڈ کی گئی تھی۔۔۔

پیر بے پناہ خوش ہوئی تھی۔۔۔اُس کا دل جھومنے کو چاہا تھا۔۔۔

"مگر اچانک سے پروفیسر حمید نے میرے مارکس کیسے لگا دیئے۔۔۔وہ اتنے اچھے تو کبھی نہیں تھے۔۔۔"

ہیر ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی جب اُس کی کلاس فیلو کی کال آگئی تھی۔۔۔

"ہیر مبارک ہو یار تمہیں رمہاعی محنت کے مارکس مل گئے۔۔۔مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔۔پروفیسر حمید جاتے جاتے تمہارے ساتھ کی ناانصافی کو سدھار گئے۔۔۔"

انعم کی بات پر ہیر حیران ہوئی تھی۔۔۔

"کہاں جا رہے ہیں پروفیسر حمید۔۔۔؟؟"

ہیر کے دماغ کی بتی جل اُٹھی تھی۔۔۔

"ان کی جاب کسی اور یونی میں ہو گئی ہے۔۔۔وہ یہ یونی چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔۔یا یونی والے خود نکال رہے کوئی آئیڈیا نہیں۔۔۔"

انعم لاعلمی کا اظہار کرتے کال کاٹ گئی تھی۔۔۔

"تو میری نظروں میں اچھا بننے کے لیے یہ حرکت تم نے کی ہے۔۔۔"

ہیر دانت پیستے عاریز کا نمبر ڈائل کر گئی تھی۔۔۔کئی بار ٹرائے کرنے کے بعد بھی وہ اُس کی کال اٹینڈ نہیں کر رہا تھا۔۔۔

ہیر اب اچھی خاصی بھڑک اُٹھی تھی۔۔۔

"میں بزی ہوں اِس وقت تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔"

عاریز نے اُس کو بار بار کال کرتے دیکھ کال اٹینڈ کرتے بنا اُس کی سنے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

جبکہ اُس کے پیچھے آتی لڑکیوں کے قہقہوں اور میوزک کی آوازیں ہیر کو مزید غصہ دلا گئی تھیں۔۔۔

"اُس دن کیا ڈائیلاگ مار رہے تھے۔۔۔۔ جبکہ حقیقت تمہاری یہ ہے۔۔۔"

آج سب کے سامنے تمہارا پردہ فاش کر کے آؤں گی۔۔۔۔ تا کہ آئندہ تم میرے سامنے ایسا کچھ بھی جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرو۔۔۔"

ہیر ہاتھ مار کر اپنے لباس کی سلوٹیں ٹھیک کرتی، بالوں کو سمیٹ کر جوڑے میں مقید کرتے باہر روم سے نکل آئی تھی۔۔۔

پہلے اُس نے کال کر کے اپنی ایک کلاس فیلو جس کی بڑی بہن عاریز کی فرینڈ تھی اُسے کال کر کے عاریز کی لوکیشن پتا کروائی تھی۔۔۔

اُس نے بنا سوچے سمجھے ڈرائیور کو پیرزادہ مینشن جانے کا کہہ دیا تھا۔۔۔

وہاں پہنچتے ہی ہیر کو ایک پل کے لیے اپنے وہاں آنے کا فیصلہ غلط لگا تھا۔۔۔

پیرزادہ مینشن کی وسیع و عریض پارکنگ گاڑیوں سے بھر چکی تھی۔۔۔

شہر کی معزز شخصیات قطار در قطار وہاں پہنچ رہی تھیں۔۔۔

اندر پارٹی کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔

"نہیں یہ وقت مناسب نہیں ہے۔۔۔اندر جانے کے لیے۔۔۔۔"

ہیر نے نفی میں سر ہلاتے وہاں سے پلٹنا چاہا تھا۔۔۔

جب اُسی لمحے اُس کا موبائل بج اُٹھا تھا۔۔۔

"ہیر تم کہاں ہو اِس وقت۔۔۔مجھے ابھی اپنے ایک آدمی کا میسج ملا ہے کہ تم پیرزادہ مینشن کے باہر موجود ہو؟؟تم وہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔کیا بتانا پسند کرو گی۔۔۔"

حسنٰی بیگم کی غصیلی آواز ہیر کے کانوں سے ٹکراتی اُسے اچھا خاصہ پریشان کر گئی تھی۔

"میم وہ میں۔۔۔۔"

ہیر نے ایک پل کے لیے آنکھیں میچ کر کوئی جھوٹ بولنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ حسنٰی خانم سے آج تک کوئی جھوٹ نہیں بول پائی تھی۔۔۔ تو اب کیسے بولتی۔۔۔

اُس نے اُن کے غصے سے خوف کھاتے سب سچ بتا دیا تھا۔ جو سنتے ہی حسنٰی خانم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

"اتنی بڑی بات بتائی کیوں نہیں ہیر تم نے۔۔۔ عاریز پیرزادہ تم پر لٹو ہو چکا ہے۔۔۔ یہ کوئی عام بات بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔ اور تم وہاں جس کام کے لیے گئی ہو اُسے اب پورا کر کے ہی لوٹنا۔۔۔ آخر کو ہمارے ہوتے ہوئے پیرزادہ خاندان والوں کو کوئی خوشی کیسے نصیب ہو سکتی ہے۔۔۔"

حسنٰی خانم کے حکم پر ہیر کا دل چاہا تھا اپنا ماتھا پیٹ لے۔۔۔۔ اتنے لوگوں کے سامنے بھلا وہ کیسے پیر زادہ خاندان کے سپوت کو بے عزت کر سکتی تھی۔۔۔۔

مگر اب اُس کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔۔ اُسے ہر حال میں اپنی باس کا آرڈر فالو کرنا ہو گا۔۔۔

ہیر خاموشی سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ بنا انویٹیشن کارڈ دکھائے اندر انٹری پاسبل نہیں تھی۔۔۔ اُس نے حسنٰی خانم کے سامنے یہ بہانا بنایا تھا۔

مگر اُنہوں نے اُس کا یہ بہانہ بھی مسترد کرتے اُسے اپنے آدمی کے ہاتھوں انویٹیشن گارڈ دلوا دیا تھا۔۔۔

ہیر اِس وقت بہت ہی عام حلیے میں تھی۔۔۔

اُس سے بہتر لباس وہاں کے ویٹرز اور باقی سٹاف نے پہن رکھا تھا۔۔۔

ہیر نے براؤن کلر کی سادہ سی شرٹ اور کھلے پائنچوں والا ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔۔۔ بلیک سٹالر اُس سے اُس نے اپنے سر اور کندھوں کو حجاب کی صورت میں لپیٹ رکھا تھا۔

وہ جیسے ہی وہاں داخل ہوئی سب لوگوں کی عجیب و غریب نگاہیں اُس کے ساتھ چپک گئی تھیں۔۔

وہاں موجود چند ایک خواتین کے پاس برائے نام دوپٹے تھے۔۔۔باقی سب بیش قیمت میکسی اور اِسی طرح کے جسم کو نمایاں کرتے لباس پہنے کھڑی نظر آئی تھیں۔۔

ہیر کو اِن سب چیزوں کی عادت تھی۔۔۔اکثر اُس نے حسنٰی بیگم کے ساتھ اِن اپر کلاس لوگوں کی پارٹیز اٹینڈ کی تھیں۔۔۔۔

اُس کی متلاشی نگاہیں عاریز کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔جو نہ تو خود نظر آ رہا تھا اور نہ ہی اُس کا کوئی فیملی ممبر۔۔۔

وینیو بہت بڑا تھا۔۔۔ہیر کو اتنے لوگوں کے بیچ عاریز کو ڈھونڈنے میں دشواری محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اِدھر اُدھر دیکھتے آگے بڑھ رہی تھی۔جب بے دھیانی میں وہ سامنے سے آتے شخص سے بُری طرح ٹکرا گئی تھی۔۔۔۔

"ارے گولڈن بیوٹی تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟"

وہ عاریز کی پارٹی کے لیڈر صادق بٹ کا بیٹا جعفر بٹ تھا۔۔۔جس کی بُری نگاہیں ہیر نے اکثر ملاقات کے دوران خود پر محسوس کی تھیں۔۔۔

یہ شخص اُسے بہت زیادہ بُرا لگتا تھا۔۔۔پہلے ہر بار حسنٰی بیگم کے ساتھ ہونے کی وجہ سے وہ اُس سے بچ جاتی تھی۔۔۔۔ مگر آج وہ انجان لوگوں کی بھیڑ میں تن تنہا اِس بھیڑیے کے سامنے کھڑی تھی۔

ہیر نے بنا کوئی جواب دیئے اُس کے سامنے سے ہٹنا چاہا تھا۔۔۔جب وہ آنکھوں میں خباثت لیے ہیر کا راستہ واپس سے کاٹ گیا تھا۔۔۔

"میرے راستے سے ہٹو۔۔۔ورنہ میں شور مچا کر لوگوں کو اٹھا کر لوں گی۔۔۔۔"

ہیر نے خود کو بہادر ظاہر کرنا چاہا تھا۔۔

"تم مجھے ڈرا رہی ہو۔۔۔؟"

جعفر نے اُس کا مذاق اُڑایا تھا۔۔

"اتنے ٹائم سے تم پر نظر ہے۔۔۔ آج اکیلی ملی ہو۔۔۔اتنی آسانی سے کیسے نکلنے دے سکتا ہوں تمہیں۔۔۔۔ویسے بھی جب عاریز پیر زادہ کا چھونا تمہیں بُرا نہیں

لگتا تو میرا کیو نکر لگے گا۔۔۔ تم جیسیوں کے یہ بناوٹی نخرے بہت دیکھے ہیں میں نے۔۔۔ آجاؤ میرے ساتھ۔۔۔۔ منہ مانگی قیمت دوں گا۔۔۔"

جعفر بٹ اُس کی کلائی تھام کر اُسے قدرت تاریک حصے کی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ اُس کی رہائش آج کی رات کے لیے پیرزادہ مینشن کی انیکسی میں تھی۔۔۔ اِس وقت اُس کا ارادہ ہیر کو بے ہوش کر کے اپنے ساتھ لے کر کسی بہانے سے آج ہی نکل جانے کا تھا۔

"چھوڑو مجھے گھٹیا انسان۔۔۔۔"

ہیر اُس سے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرتی چلائی تھی۔۔۔۔ مگر اونچی آواز میں لگے میوزک کی وجہ سے وہاں سٹیج کی جانب متوجہ افراد اُس کی چیخ و پکار نہیں سن پائے تھے۔۔۔

مگر سٹیج پر موجود ایک شخص ایسا بھی تھا جو دور سے ہی ہیر کو پہچان چکا تھا۔۔۔

وہ ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے تیر کی تیزی سے اُس جانب بڑھا تھا۔۔۔

"عاریز بھائی کہاں جا رہے ہیں آپ۔۔۔"

سب کی پکار اَن سنی کرتا عاریز اس جانب دوڑ گیا تھا۔۔۔

"مجھے گالی دے گی تو۔۔۔۔ آج تجھے تیری اوقات اچھے سے بتاؤں گا۔۔۔ تیری اُس میڈم کی وجہ سے میرے باپ کو دل کا دورہ پڑا تھا۔۔۔ اب تمہیں اُن سب باتوں کا حساب دینا ہو گا۔۔۔"

جعفر بٹ کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہو پائی تھی جب عاریز کی جانب سے پڑنے والا زوردار پنچ اُس کا جبڑا ہلا گیا تھا۔۔۔

سٹیج اور نیچے موجود تمام افراد جو عاریز کو یوں عجلت میں جاتا دیکھ چکے تھے۔۔۔ وہ سب بھی جعفر بٹ کی یہ حرکت دیکھ سکتے میں آ گئے تھے۔۔۔

ایک معزز باپ کا بیٹا ایسی نیچ حرکت کرنے کی کوشش کرے گا اُن میں سے کسی کو اُمید نہیں تھی۔۔۔

"گھٹیا نیچ آدمی تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اُسے چھونے کی۔۔۔۔"

عاریز اُسے بُری طرح پیٹتا ارد گرد موجود افراد کو ہوش بھول چکا تھا۔۔۔اُسے یاد تھا تو بس اتنا کہ اُس نے اِس لڑکی کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہ آنے دینے کا زمہ لیا تھا۔۔۔۔

وہ اُس کے بنا کہے اُس کا خیال رکھنا چاہتا تھا۔۔۔اُس کے سائے کی طرح ساتھی بن کر ساتھ دینا چاہتا تھا۔۔۔

ہیر ایک جانب کھڑی ہونٹوں پر ہاتھ رکھے یہ سب تماشا دیکھ رہی تھی۔

اُس کی عزت بچ گئی تھی۔۔۔اور بچائی کس نے تھی۔۔جسے بے عزت کرنے وہ یہاں آئی تھی۔۔۔

ہیر نے اِس وقت خود کو اپنی ہی نگاہوں میں گرتا محسوس کیا تھا۔۔۔

جعفر نے اپنے بچاؤ اور عاریز کو کچھ سمجھانے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔ مگر عاریز اِس وقت زخمی شیر بنا بس اُسے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کو تیار تھا۔۔۔

عاریز کے غصے کو دیکھ کسی نے آگے آکر اُسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

جب اُسی لمحے وہاں لگی بھیڑ دیکھ عرشمان اور افتخار صاحب۔۔۔ باقی بڑوں کے ساتھ وہاں پہنچے تھے۔

"عاریز کام ڈاؤن۔۔۔"

عرشمان نے آگے آتے عاریز کو پکڑ کر جعفر کو اُس کے قہر سے بچایا تھا۔۔۔

"اِس نے ہمارے گھر میں کھڑے ہو کر یہ گھٹیا حرکت کرنے کے بارے میں سوچا بھی کیسے۔۔۔۔ اِس کو نہیں چھوڑوں گا میں۔۔۔۔"

عاریز تو جیسے کسی کی سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔۔

ہیر ساکت سی وہاں کھڑی تھی۔۔۔

وہ اِس شخص کو بدکردار سمجھ رہی تھی۔۔۔جو اپنے گھر میں کسی لڑکی پر غلط نظر ڈالنا بھی برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

ہیر کو اُس کے غصے سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔وہاں میڈیا والے بھی پہنچ چکے تھے۔۔۔۔اِس سے پہلے کہ وہ ایک طرف سہمی کھڑی ہیر کی تصویر لیتے عاریز اور عرشمان دونوں ایک ساتھ ہیر کے سامنے آن کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

اُن کی اِس حرکت پر افتخار پیرزادہ نے فخریہ نگاہوں سے اپنے پوتوں کو دیکھا تھا۔۔۔

افتخار صاحب کے اشارے پر گارڈز نے آکر میڈیا کو وہاں سے ہٹوا دیا تھا۔۔

آہستہ آہستہ سب لوگ وہاں سے ہٹنے لگے تھے۔

عاریز ہیر کی جانب پلٹا تھا۔۔۔۔

جو سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

عاریز نے اُس کا ہاتھ تھاما تھا اور اُسے لیے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"ابھی اِن کا کہنا ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔"

حرا عاریز کے ہاتھ میں موجود ہیر کا ہاتھ دیکھ خود کو کچھ بولنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

مگر نرگس بیگم کی گھوری پر وہ سب بمشکل اپنی زبانوں پر کنٹرول رکھتے خاموشی سے وہاں سے ہٹ گئے تھے۔۔۔ آج پھر پیرزادہ مینشن میں ینگ پارٹی کی ایک محفل سجنے والی تھی۔۔۔ جس میں موضوع گفتگو بننے والے تھے عاریز اور ہیر۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہانی کی آنکھ کھلی تو اُس نے خود کو ایک عالیشان کمرے میں پایا تھا۔۔۔ہانی نے بیڈ پر لیٹے لیٹے نگاہیں اُٹھا کر جیسے ہی سامنے کی جانب دیکھا اُسے گہرا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔

کریم کلر لے تھری پیس سوٹ میں ملبوس عرشمان پیرزادہ کھڑا اُسی کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

"میں یہاں کیسے آئی۔۔۔۔؟؟"

ہانی کمبل ہٹاتے اُٹھی تھی۔۔۔اُس کا سکارف اُس کی گردن میں ہی جھول رہا تھا۔۔۔

"میری اِن بانہوں میں سوار ہو کر۔۔۔۔"

عرشمان نے سینے پر بازو باندھتے اُسے جواب دیا تھا۔۔۔

جس کے ساتھ ہی ہانی کو بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر یاد آئے تھے۔۔۔وہ وہاں باہر بیٹھی تھی۔۔۔

اور پانی پینے کے بعد سے اُسے چکر آنے شروع ہوئے تھے۔۔۔شاید پانی میں بے ہوشی کی کوئی شے ملائی گئی تھی۔

"آپ ایسی غیر اخلاقی حرکت کریں گے مسٹر خانزادہ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔ آپ نے مجھے کڈنیپ کیا ہے۔۔جانتے بھی ہیں یہ کتنا بڑا جرم ہے۔۔۔۔"

ہانی اُس کے مقابل آتے بولی تھی۔۔۔

"اپنے خاندان والوں کی خوشی کی خاطر مجھے قتل بھی کرنا پڑے میں تب بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔اغوا کرنا تو بہت چھوٹا جرم ہے۔۔۔۔"

عرشمان نے رسانیت سے جواب دیتے ہانی کو لاجواب کیا تھا۔۔۔

"کیوں لائے ہیں آپ مجھے یہاں۔۔۔۔؟؟؟"

ہانی اُس کے بے خوف انداز کو دیکھ اُسی کے انداز میں بولی تھی۔۔۔

"آج دادا جان اور دادی کی ویڈنگ اینورسری ہے۔۔۔ جس میں وہ اپنے سب بچوں کے ساتھ تمہیں بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔ میں آج اُنہیں یہ خوشی دینا چاہتا ہوں۔۔۔ اِس لیے تمہیں خوشگوار موڈ کے ساتھ اِس پارٹی میں شرکت کرنی ہو گی۔۔۔۔"

عرشمان نے اپنے مزاج کے خلاف نہایت ہی نرمی سے اُسے ساری تفصیل بتائی تھی۔۔۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔۔ مجھے نہ تو پیرزادہ خاندان میں کوئی انٹرسٹ ہے اور نہ اُن کی خوشیوں میں۔۔۔۔ میں ہمیشہ اکیلے اپنی ذات کی خوشیاں مناتی آئی

ہوں۔۔۔نہ مجھے کسی خوشی میں شامل ہونے کی عادت ہے۔۔۔۔اور نہ ہی اپنی خوشی میں کسی کو شامل کرنے کی۔۔۔۔"

عرشمان کی بات سن کر ہانی کے چہرے پر سایہ سا لہرا گیا

تھا۔۔۔اُسے اپنے وہ تمام برتھ ڈے یاد آئے تھے۔۔۔جو اُس نے اپنے قریبی رشتوں سے دور تن تنہا گزارے تھے۔۔۔

اُس کے پاس اُس کے اپنوں میں سے کوئی موجود نہیں تھا۔۔۔پھر وہ بھلا کیوں کسی کی خوشی کا خیال رکھتی۔۔۔

ہانی اُسے دوٹوک جواب دیتے پلٹی تھی۔۔۔

جب عرشمان نے اُسے کا بازو تھامتے اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔

وہ سیدھی اُس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

"تمہیں میری بات ماننی ہو گی۔۔۔ورنہ۔۔۔۔"

عرشمان نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

"ورنہ کیا۔۔۔؟؟"

اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہانی نے بھی بناڈرے سوال کیا تھا۔۔۔

"ورنہ مجھے اپنا حق استعمال کرنے سے کوئی نہیں روک پائے گا۔۔۔تم بھی نہیں۔۔۔۔"

عرشمان نے اُس کا کندھے سے پھسلتا سکارف اُٹھا کر درست کرتے اپنے لفظوں سے ہانی کو سر سے پیر تک لال کر دیا تھا۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔۔؟"

ہانی نے اُس سے کلائی آزاد کرواتے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔۔

"وہ مطلب بالکل بھی نہیں ہے جو آپ سمجھ رہی ہیں مسز۔۔۔۔مجھے زبردستی کا کھانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔"

عرشمان اُس کی گلابی پڑتی رنگت پر چوٹ کرتے بولا تھا۔۔۔ جس پر ہانی مزید شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس منجھے ہوئے سیاستدان سے مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔

"تمہیں میری بات ماننی ہو گی۔۔ ورنہ تم یہاں سے کبھی نہیں جا پاؤ گی۔۔۔۔"

عرشمان اُسے دونوں کندھوں سے تھام کر اپنے قریب تر کرتا سنجیدگی بھرے لہجے میں بولتا ہانی کی مزاحمت ختم کر گیا تھا۔۔۔

اُس کی گرم سانسیں ہانی کی سانسوں میں الجھنے لگی تھیں۔۔۔

"آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔۔"

ہانی کا کمزور سا احتجاج اُبھرا تھا۔۔۔۔ ورنہ عرشمان کے رعب کے آگے تو اُس کی بولتی ویسے ہی بند ہو چکی تھی۔۔۔۔

"میں زبردستی کر بھی نہیں رہا۔۔۔۔"

عرشمان نے اُس کے غصے سے لال پڑتے چہرے کو پسندیدگی بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"یہ تمہارا ڈریس اور باقی سب کچھ ہے۔۔۔ تم تیار ہو جاؤ میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔"

عرشمان صوفے پر براجمان ہوتے بولا تھا۔۔۔

"آپ یہ ٹھیک نہیں کر رہے۔۔۔۔"

ہانی نے اُسے آخری بار احساس دلانا چاہا تھا۔۔۔

"جب بات میرے خاندان کی ہو تو میرے لیے ہر اچھا کام بُرا اور بُرا کام اچھا ہوتا ہے۔۔"

عرشمان کے لہجے میں اپنے خاندان والوں کے لیے بے پناہ محبت تھی۔۔۔ جس کا ہانی مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

اِس لیے ہانی پیر پٹختی ڈریس لیتی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

وہ مہرون رنگ کا پیروں کو چھوتا نہایت ہی خوبصورت فراک تھا۔۔۔جو فل ایمبرائیڈری سے مزین بھاری لباس تھا۔۔۔جو شیریں بیگم نے اپنی پسند سے ہی خریدا تھا۔۔۔

اُن کی خواہش کا احترام کرتے عرشمان نے ہانی کو وہی فراک دیا تھا۔۔۔۔

جو اُس نازک جان کے لیے بہت ہی ہیوی تھا۔۔۔وہ جیسے ہی واش روم سے باہر نکلی اُسے بمشکل چلتے دیکھ عرشمان فوراً اُٹھ کر اُس کے قریب گیا تھا۔۔۔

ہانی کو یہ زرا سی تکلیف دینے پر بھی اُسے بہت بُرا فیل ہوا تھا۔۔۔

"میں خود چل سکتی ہوں۔۔۔"

عرشمان نے جیسے ہی اُس کا ہاتھ تھامنا چاہا۔۔۔ہانی نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا تھا۔۔۔

وہیں عرشمان کو اُس کی یہ حرکت بہت بُری لگی تھی۔۔۔وہ دونوں اِس وقت شیشے کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔ جس میں اپنے پیچھے اُبھرتا عرشمان کا عکس ہانی کا دل دھڑکا گیا تھا۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عاریز ہیر کا ہاتھ مضبوطی تھامے انیکسی میں داخل ہوا تھا۔۔۔

"تم میرے گھر میں آئی اور مجھے بتایا ہی نہیں۔۔۔ تم اِس پارٹی میں انوائیٹڈ نہیں تھی وجہ جان سکتا ہوں یہاں آنے کی۔۔۔۔"

عاریز بہت مشکل سے اپنے غصے کو ٹھنڈا کرتے بولا تھا۔۔۔

اُس کی سفید رنگت بالکل لال ہو چکی تھی۔۔۔

ہیر بنا اُسے اُس کی کسی بھی بات کا جواب دیئے۔۔۔ مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔ اُس کا چہرا اِس قدر نیچے جھکا ہوا تھا کہ عاریز اُسے دیکھ بھی نہیں پا رہا تھا۔۔۔

وہ اِس وقت بہت عجیب سے احساسات کا شکار تھی۔۔۔ اُس کا دل عاریز کے اِس عمل کے بعد پوری طرح اُس کی جانب ہمکنے لگا تھا۔۔۔ آج تک بھلا کہاں کبھی کوئی یوں اُس کے لیے لڑا تھا۔۔۔ کسی سے ٹکرایا تھا۔۔ اکثر غلطی نہ ہونے پر بھی حسنٰی بیگم کے کہنے پر اُسے ہی دوسروں کے آگے جھکنا پڑتا تھا۔۔۔

وہ ایسے ہی ہمیشہ اُس کی عزت نفس مجروح کرتی آئی تھیں۔۔۔ مگر آج جو عاریز نے اُس کے لیے کیا تھا وہ شاید اب کبھی بھی اُس کے دل سے نہیں نکل پانا تھا۔۔۔۔

مگر پیر زادہ خاندان اور عاریز کے خلاف جو زہر حسنٰی خانم نے اُس کے دل میں بھر دیا تھا۔۔۔اُس کے بعد اُس کا دماغ عاریز کی یہ اچھائی قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔۔

"ہیر میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے۔۔۔۔؟؟"

عاریز نے اب کی بار زرا تیز لہجے میں پوچھا تھا۔

"میں تمہیں کوئی جواب دینا پسند نہیں کرتی۔۔۔تم نے باہر جو میر اڈرامہ بنانا تھا وہ بنا چکے۔۔۔اب مزید کیا چاہتے ہو مجھ سے۔۔۔"

ہیر اُسے اپنے آگے سے دھکیلتے دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔جبکہ اُس کی کہی بات عاریز کا میٹر پوری طرح سے گھما گئی تھی۔۔۔

وہ ایک ہی جست میں درمیانی فاصلہ ختم کرتا ہیر تک پہنچا تھا۔۔۔ہیر کی کلائی دبوچتے اُس نے ہیر کو دروازے سے لگاتے دروازے کو لاک کر دیا تھا۔۔۔

"اب بولو۔۔۔اور میری آنکھوں میں دیکھ کر بتاؤ۔۔۔میں نے تمہارا تماشا بنایا ہے۔۔۔تم بنا سوچے سمجھے مجھے یوں ہی کچھ نہیں بول سکتی۔۔۔اور وہ باتیں تو بالکل بھی نہیں جو میں تمہارے حوالے سے برداشت نہ کر سکوں۔۔۔"

عاریز نے ہانی کی ٹھوڑی اپنی گرفت میں لیتے اُس کا چہرا اونچا کیا تھا۔۔۔

جو ہونٹ سختی سے بھینچے اپنے آنسوؤں کو روکے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

"تم نے میری مدد کر کے مجھ پر احسان کیا ہے جس کا قرض میں بہت جلد اُتار دوں گی۔۔۔اُس کے علاوہ میں تمہاری صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔"

ہیر بس کچھ بھی اُلٹا سیدھا بول کر عاریز کو خود سے نفرت کروانا چاہتی تھی۔۔۔

تاکہ وہ بس کسی بھی طرح اُس سے دور ہو جائے۔۔۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے جس کی وجہ سے تم کچھ بولے جا رہی ہو۔۔۔۔مجھے بس اتنا جاننا ہے کہ تم یہاں کس لیے آئی تھی۔۔۔۔؟؟"

عاریز ابھی بھی اپنے سوال کر قائم تھا۔۔۔

"تم نے پروفیسر حمید کو کہہ کر میرے مارکس لگوائے ہیں۔۔۔۔اور اُنہیں اِس بات پر یونی سے نکلوایا ہے۔۔۔کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔۔؟؟؟"

ہیر اُس کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے اُس پر چڑھ دوڑی تھی۔

"میں نے تمہیں کہا تھا تمہاری آنکھوں میں آنسو لانے کے زمہ داری کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔میں نے صرف اپنے کیے وعدے پر عمل کیا ہے۔۔۔۔"

عاریز نے ایسے جواب دیا تھا جیسے یہ اُس کے لیے کوئی بڑی بات نہ ہو۔۔۔

"تم نے اب بھی نہیں بتایا کہ تم یہاں کیوں آئی تھی۔۔۔"

عاریز نے ہاتھ بڑھا کر اُس کی کلائی کو چھوا تھا جو جعفر بٹ کی سُخت گرفت کی وجہ سے سوج چکی تھی۔۔۔

ہیر کی سکن ایسے ہی نازک سی تھی۔۔۔انسانوں کے چھونے پر بھی الرجی ہو جاتی تھی۔۔۔

اُس کے گداز لمس پر ہیر کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔وہ جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی اِس لیے اُسے سچ بتا کر خود سے بد ظن کرنے کا سوچا تھا۔

"میں تمہیں یہاں سب کے سامنے بے عزت کرنے آئی تھی۔۔۔تمہارے اُس جھوٹ سے پردہ ہٹانے آئی تھی جو تم نے میرے سامنے بولا تھا۔۔۔"

ہیر کا دماغ اِس وقت بالکل ماؤف ہو رہا تھا اِس لیے وہ بنا سوچے سمجھے کچھ بھی بولے جا رہی تھی۔۔۔

"کیسا جھوٹ۔۔۔۔؟؟"

عاریز ابھی بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"یہی کہ تم لڑکیوں سے فلرٹ نہیں کرتے۔۔۔ مگر میں نے جب تمہیں کال کی تو تمہارے آس پاس صرف لڑکیوں کی آوازیں ہی تھیں۔۔۔"

ہیر نہایت ہی سادگی سے بولتی سیدھی عاریز کے دل میں اُترتی چلی گئی تھی۔۔۔

"تمہارا یہ شکوہ بالکل بیویوں جیسا ہے جس کا جواب میں تمہیں اپنی بیوی بنا کر ہی دوں گا۔۔۔ مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔"

عاریز نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کوئی لڑکی اتنی جلدی اُس کے دل و دماغ پر اثر کر کے اُسے اتنی عزیز ہو جائے گی۔۔۔ کہ وہ اسے یوں ہی اپنے دل اور گھر کی مالکن بنا بیٹھے گا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب ہیر تو جیسے اُس کے الفاظ پر بُری طرح چکرا گئی تھی۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟" اُسے محسوس ہوا تھا جیسے اُسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔۔

"اِس رانجھے کی اصلی والی ہیر بنو گی۔۔۔"

عاریز نے اپنے الفاظ دوہرائے تھے۔۔۔اگر عاریز نے اُس کے گرد ابھی گرفت قائم نہ کر رکھی ہوتی تو وہ کب کی زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔

"میں خود چل سکتی ہوں۔۔۔"

عرشمان نے جیسے ہی اُس کا ہاتھ تھامنا چاہا۔۔۔ہانی نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا تھا۔۔۔

وہیں عرشمان کو اُس کی یہ حرکت بہت بُری لگی تھی۔۔۔وہ دونوں اِس وقت شیشے کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔جس میں اپنے پیچھے اُبھرتا عرشمان کا عکس ہانی کا دل دھڑکا گیا تھا۔۔۔۔۔

ہانی دوپٹہ درست کرتی واپس پلٹی تھی۔۔۔

اُس کا چہرا اِس وقت ہر کس کے میک اپ اور بناؤ سنگھار سے پاک تھا۔۔۔

اُس نے بس عرشمان کے کہنے پر ڈریس چینج کیا تھا۔۔۔بال اُس نے کیچر میں مقید کر رکھے تھے۔۔۔اُس نے صرف پنوں کی مدد سے وہ بھاری بھر کم دوپٹہ سیٹ کیا تھا۔

عرشمان نے ایک نظر اُس کی تیاری کی جانب دیکھا تھا اور بنا کچھ بولے ڈریسنگ ٹیبل سے خوبصورت سا نیکلیس اُٹھایا تھا۔۔۔۔

"مجھے یہ نہیں پہننا۔۔۔"

ہانی اُس کا ارادہ جان دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔

جب اُسی لمحے عرشمان نے اُس کی نازک کمر میں بازو ڈالتے اُسے اپنے نہایت قریب کیا تھا۔۔

"تمہیں جتنا لگ رہا ہے میں اُتنا اچھا بالکل بھی نہیں ہوں۔۔۔"

عرشمان اُس کی جانب جھکتا اُس کی دودھیا گردن میں نیکلیس پہنا گیا تھا۔۔۔اُس کی مہکتی قربت اور گردن پر محسوس ہوتی اُس کی اُنگلیوں کا لمس۔۔۔

ہانی کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

عرشمان اِسی پر رُکا نہیں تھا۔۔۔اُس نے ایک ایک کرتے اُسے ساری جیولری پہنا دی تھی۔۔۔

ہانی اُس کی گرفت سے نکلنے کے لیے مزاحمت کرتی بالکل لال ہو چکی تھی۔۔۔

"اب لگ رہی ہو تم سید عرشمان پیرزادہ کی بیوی۔۔۔۔"

عرشمان اُس کے کان کے قریب جھکتے اُس کی کان کی لوح کو اپنے ہونٹوں سے چھو گیا تھا۔۔۔

ہانی کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔۔"

ہانی نے اُس کی حرکت پر اُنگلی اُٹھا کر اُسے وارن کرنا چاہا تھا۔۔۔جب اُسی لمحے عرشمان اُس کی اُنگلی اپنی مُٹھی میں دبوچتے ہانی کے چہرے کی جانب جھکا تھا۔۔۔

"بہت سال انتظار کیا ہے تمہارا۔۔۔ آج تم میری دسترس میں ہو۔۔۔ تمہیں چھونے کا حق رکھنے کے باوجود میں اگر تمہیں وقت دے رہا ہوں تو اُسے عرشمان پیرزادہ کی کمزوری مت سمجھنا۔۔۔میں اپنی فیملی کے علاوہ اتنی مہلت کسی کو نہیں دیتا۔۔۔میرا دل تمہیں اپنی فیملی کا حصہ مانتا ہے۔۔۔اِس لیے کوئی ایسی حرکت مت کرنا کہ تم میرے اِس سرکل سے نکل جاؤ۔۔۔حسنٰی خانم کی باتوں پر اندھا دھند یقین کرنے کے بجائے ایک بار سچ دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش ضرور کرنا۔۔۔"

عرشمان اپنی بات مکمل کر کے اُس کے لال ہوتے ناک پر اپنے ہونٹ رکھتا اُس کا ملائم ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں تھامتا وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔

ہانی اُس کی کہی باتوں لگ حصار میں قید خاموشی سے اُس کے ساتھ چلتی چلی گئی تھی۔۔۔

اُسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔ کہ باہر اتنے بڑے پیمانے پر فنکشن کا اہتمام کیا گیا ہے۔۔۔

وہ آج پہلی بار پیرزادہ مینشن آئی تھی۔۔ جس کا محلوں جیسا نقشہ دیکھ اُس کی آنکھوں میں ستائش اُبھری تھی۔۔۔

وہاں دیکھ ایسے لگ رہا تھا جیسے پورا شہر اُمڈ آیا ہو۔۔۔ بڑی تعداد میں موجود لوگوں کو اپنی جانب دیکھتا پا کر ہانی پزل ہوئی تھی۔۔۔

مگر ساتھ چلتے عرشمان کی مضبوط گرفت سے جیسے اُسے حوصلہ ملا تھا۔۔۔

"واؤواٹ آ پلیزنٹ سرپرائز۔۔۔۔ عرشمان بھائی ہانی بھابھی کو پارٹی میں لے کر آئے ہیں۔۔۔۔"

وہ سب ہانی کو وہاں دیکھ چہک اُٹھے تھے۔۔۔۔شیریں بیگم آگے بڑھتیں ہانی کو اپنی ممتا بھری آغوش میں قید کر گئی تھیں۔۔۔۔

باری باری سب ہانی سے ملے تھے۔۔۔

سب سے آخر میں افتخار صاحب ہانی کے قریب آئے تھے۔۔۔اور اُسے اپنے سینے سے لگاتے اپنے آنسو کو نہیں روک پائے تھے۔۔۔اُنہیں ایسے لگ رہا تھا جیسے اُنہوں نے اپنے حسنین کو سینے سے لگا رکھا ہو۔۔۔

حسنٰی خانم نے اُن کے خاندان کے ساتھ اب تک بہت بُرا کیا تھا۔۔۔نہ صرف اُن کے بیٹے کی جان لی تھی۔۔۔بلکہ اُن کی پوتی کو اتنے سال اُن سے جدا رکھا تھا۔۔۔

مگر اُنہیں اپنے پوتے عرشمان پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔جو بہت جلد حسنٰی خانم کو اُس کے ناپاک ارادوں میں مات دے کر اُن کے خاندان کو ایک بار پھر سے خوشحال بنانے کا وعدہ کر چکا تھا۔۔۔

ہانی کو وہاں دیکھ کر اور اُس سے مل کر اُس کے خاندان کے ہر فرد کے چہرے پر خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔

وہ سب بے پناہ خوش تھے۔۔۔

"مجھے اب جانا ہے۔۔۔۔میں نے تمہاری بات مانی ہے۔۔۔اب تم میری بات مانو۔۔۔۔"

ہانی سب سے مل کر عرشمان کے پاس آتی نہایت ہی معصومیت سے بولی تھی۔۔۔

وہاں موجود تمام لوگوں کی نگاہیں سحر انگیز اور شاندار پرسنیلٹی کے مالک عرشمان پیرزادہ اور اُس کے سامنے کھڑی بے حد حسین ہانی پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔

"کیا تم ہمیشہ کے لیے نہیں رک سکتی یہاں۔۔۔۔"

عرشمان پیرزادہ پہلی بار کسی سے درخواست کر رہا تھا۔۔۔

ہانی نے اُس کے انداز پر خاموش نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یہ شاندار شخص جو یہاں موجود تقریباً ہر لڑکی کی خواہش تھا۔۔۔وہ اُس کو اپنے ساتھ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر یہ اُس کے دل کی خواہش نہیں تھی۔۔۔اُس کے گھر والوں کی خواہش تھی۔۔۔

ہانی کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

اچانک سے اُس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی تھی کہ کاش عرشمان اُسے اپنی دلی رضامندی سے روکتا۔۔۔تو شاید وہ رک بھی جاتی۔۔۔

مگر اس شخص کو تو صرف اپنے گھر والوں کی خوشی کی پرواہ تھی۔۔۔اُسے اُس میں تو کوئی انٹرسٹ تھا ہی نہیں۔۔۔۔

ہانی کی پیرزادہ مینشن میں آنے کی خبر ہر طرف پھیل چکی تھی۔۔۔اور حسنٰی خانم تک بھی پہنچ چکی تھی جو سن کر اُن کے اندر ایک بار پھر سے آگ بھڑک اُٹھی تھی۔۔۔

وہ شخص ہر بار اُن سے جیت جاتا تھا۔۔۔

"بہت غلط کر رہے ہو عرشمان پیرزادہ تم۔۔۔ جیسے تم مجھ سے میری بیٹی کو چھیننا چاہتے ہو۔۔۔ سالوں پہلے تمہارے دادا نے بھی ایسے ہی میرے شوہر کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر دونوں کے حصے میں بربادی کے سوا کچھ نہیں لکھا گیا تھا۔۔۔میں تو اُس وقت بھی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔ تم اور تمہارا خاندان آج بھی اُسی مقام پر کھڑے ہو۔۔۔اور میرا اب کی بار کا کھیلا جانے والا کھیل تم سب کو جس اذیت سے دوچار کرے گا تم وہ زندگی بھر یاد رکھو گے۔۔۔"

حسنٰی خانم زہریلی ناگن کی طرح پھنکارتی اپنا نیا پلان سوچ چکی تھیں۔۔۔

وہ اب عرشمان پیرزادہ کو جیتنے کا مزید موقع نہیں دینا چاہتی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تمہارا یہ شکوہ بالکل بیویوں جیسا ہے جس کا جواب میں تمہیں اپنی بیوی بنا کر ہی دوں گا۔۔۔۔ مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔"

عاریز نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کوئی لڑکی اتنی جلدی اُس کے دل و دماغ پر اثر کر کے اُسے اتنی عزیز ہو جائے گی۔۔۔۔ کہ وہ اسے یوں ہی اپنے دل اور گھر کی مالکن بنا بیٹھے گا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب ہیر تو جیسے اُس کے الفاظ پر بُری طرح چکرا گئی تھی۔۔۔۔

"کک کیا۔۔۔؟؟" اُسے محسوس ہوا تھا جیسے اُسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔۔

"اِس رانجھے کی اصلی والی ہیر بنو گی۔۔۔"

عاریز نے اپنے الفاظ دوہرائے تھے۔۔۔اگر عاریز نے اُس کے گرد ابھی گرفت قائم نہ رکھی ہوتی تو وہ کب کی زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔

ہیر کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔۔۔

"آئی پرامس۔۔۔ہیر رانجھا کی لو سٹوری سے بھی زیادہ پاور فل ہو گی ہماری لو سٹوری۔۔۔۔"

عاریز نے اُس کے سکارف سے نکلی بالوں کو لٹوں کو اُنگلی سے اندر اڑسا تھا۔۔۔

جب ہیر ہوش میں آتی اُس کا ہاتھ جھٹک گئی تھی۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے عاریز پیر زادہ اور کچھ نہیں۔۔۔غصے نے تمہیں پاگل کر دیا ہے۔۔۔بنا سوچے سمجھے تم کچھ بھی بول رہے ہو۔۔۔۔"

ہیر اُسے خود سے دور دھکیلتی اپنے دھک دھک کرتے دل پر ہاتھ رکھتی اپنی دھڑکنوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔

جو فل سپیڈ سے دوڑ رہا تھا۔۔۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ میرے پروپوزل پر غور ضرور کرنا۔۔۔ مجھے انتظار رہے گا۔۔۔۔"

عاریز نے اُسے پلٹ کر دروازے کھولتے دیکھ ایک بار پھر اپنی بات دوہرائی تھی۔۔۔

دروازے کے لاک سے نبرد آزما ہوتی ہیر کے ہاتھ اُس کی بات پر کانپ کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

"یہ دروازہ کیوں نہیں کھل رہا۔۔۔۔؟؟"

ہیر نے پلٹ کر مشکوک نگاہوں سے عاریز کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جب بنا کچھ بولے عاریز بھی حیران ہوتا آگے بڑھا تھا۔۔۔اور دروازے کو باہر سے لاکڈ دیکھ اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔وہ سمجھ گیا تھا یہ اُس کے کزنز کی حرکت تھی۔۔۔

اُسے پرائیویسی دینے کے لیے۔۔۔۔

اُس کی مسکراہٹ ہیر کو مزید مشکوک کر گئی تھی۔۔۔

"ڈونٹ وری کسی نے شرارتاً ڈور باہر سے لاک کر دیا ہے۔۔۔میں اوپن کرواتا ہوں۔۔۔۔"

عاریز اُسے غصے سے لال ہوتا دیکھ حرا کو کال ملا گیا تھا۔۔۔۔

"یہ کیسی شرارت ہے۔۔۔تمہارے سب کزنز بھی تمہاری طرح پاگل ہی ہیں۔۔۔۔"

ہیر تپ کر بولی تھی۔۔اِس سارے ڈرامے کی خبر اب تک حسنٰی خانم تک پہنچ چکی ہو گی۔۔۔ہیر کو اُن کے غصے سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

نجانے وہ کتنی ناراض ہو نگی اُس سے۔۔۔۔

"ہم سب پاگل ہی ہیں۔۔۔۔کیونکہ جو کام کرتے ہیں۔۔۔پورے دل سے کرتے ہیں۔۔۔ہم میں بناوٹی کچھ نہیں ہے۔۔اور نہ ہی ہم کسی کو دھوکا دیتے ہیں۔۔۔نہ کسی کا دیا دھوکا معاف کرتے ہیں۔۔۔"

عاریز اُس پر چوٹ کرتا کھڑکی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"حراشرافت سے آکر اگلے پانچ منٹ کے اندر انیکسی کا دروازہ کھلواؤ۔۔۔۔ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"عاریز قدرے سخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔

ہیر نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے اپنی مُٹھیاں سختی سے بھینچ لی تھیں۔۔۔۔

عاریز واپس پلٹا تھا۔۔۔

"تم اتنی گھبرا کیوں رہی ہو پیاری لڑکی۔۔۔۔ تم کونسا مجھے کوئی دھوکا دے رہی ہو۔۔۔۔"

عاریز نے اُس کی جانب جھکتے اُس کی آنکھوں میں ٹھہرے آنسوؤں کو دیکھا تھا۔۔۔ اُسے بے اختیار ٹوٹ کر اِس معصوم سی لڑکی پر پیار آیا تھا۔۔۔۔

جو حسنٰی خانم کے ہاتھوں کٹپتلی بن کر اپنی زندگی کو داؤ پر لگا رہی تھی۔۔۔ وہ یہ بھی جانتا تھا ہیر ایسا کیوں کر رہی تھی۔۔۔ ہیر پر حسنٰی خانم کے بہت سارے احسانات تھے۔۔۔ جو وہ اِس طرح اُن کی ہر بات مان کر اُتار رہی تھی۔۔۔۔۔

دروازہ کھول دیا گیا تھا۔۔۔

"تم بہت اچھے ہو عاریز پیر زادہ۔۔۔ اور تمہیں مجھ جیسی لڑکی بالکل بھی ڈیزرو نہیں کرتی۔۔۔ تمہیں تمہارے جیسی اچھی لڑکی ملنی چاہیے۔۔۔ جو میری طرح منافق نہ ہو۔۔۔۔"

ہیر نے عاریز کی جانب دیکھتے یہ بات دل میں سوچی تھی۔۔۔اور بنا زبان سے کچھ کہے خاموشی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

"عاریز پیر زادہ کو اگر کوئی لڑکی ڈیزرو کرتی ہے تو وہ صرف تم ہو ہیر۔۔۔۔مجھے اتنی آسانی سے کوئی پسند نہیں آتا۔۔۔اور جو پسند آجائے اُسے میں جانے نہیں دیتا۔۔۔اور تم صرف پسند نہیں آئی۔۔۔تم پر یہ دل آیا ہے۔۔۔۔ تمہیں اب عاریز پیر زادہ سے دور کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔تمہاری وہ حسنٰی خانم بھی نہیں۔۔۔۔۔"

عاریز خالی چوکھٹ کو دیکھتے بولا تھا۔۔۔اُس کے ہونٹوں پر بہت ہی دلکش مسکراہٹ تھی۔۔۔

ہیر کے نکلنے کے کچھ ٹائم بعد وہ باہر نکلا تھا۔۔۔

جب وہاں کھڑے کچھ کیمرا مین نے اِس منظر کو اپنے کیمروں میں قید کیا تھا۔۔۔۔

حسنٰی خانم اپنی ہار کو جیت میں تبدیل کرنے کے لیے کوئی نئی چال چلنے والی تھی۔۔۔

جس میں اُس کا مقصد صرف اور صرف پیرزادہ خاندان کو برباد کرنا۔۔۔اور عرشمان پیرزادہ کو منہ کے بل گرانا تھا۔۔۔۔

اور اِس بار اُس کے مہرے بن چکے تھے عرشمان پیرزادہ، عاریز پیرزادہ، ہانی اور ہیر۔۔۔۔

جس میں سے سب سے زیادہ تکلیف اور اذیت کس کی قسمت میں لکھی تھی۔۔۔ وقت سے پہلے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ عرشمان پیرزادہ یا عاریز پیرزادہ میں سے کس کے ساتھ اِس بار بھی ماضی دوہرایا جانا تھا یا اب کی بار ہار صرف حسنٰی خانم کا مقدر ٹھہرنے والی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عاریز پیرزادہ نے حسنٰی خانم کی سیکرٹری کی عزت بچانے کے خاطر اپنی ہی پارٹی کے لیڈر کو بھری پارٹی میں بُری طرح پیٹ ڈالا تھا۔۔۔

یہ خبر ہیڈ لائن بن کر ہر طرف نشر ہو چکی تھی۔۔

اور ساتھ ہی حسنٰی خانم کا سیروں خون جلا گئی تھی۔۔۔ اُنہوں نے ہیر کو عاریز کا نام خراب کرنے کے لیے بھیجا تھا۔۔۔ مگر اُن کا کھیل اُنہیں پر ہی اُلٹ گیا تھا۔۔۔

اب سب لوگ عاریز پیرزادہ کی تعریفوں کے پل باندھتے نہیں تھک رہے تھے۔۔۔

جس نے واقعی انصاف سے کام لے کر باقی لیڈرز کی طرح اپنے ساتھی کو نہیں بچایا تھا۔۔۔ بلکہ اُسے اُس کی غلطی کی سزا دی تھی۔۔۔

"آئم سوری میم۔۔۔۔ جعفر بٹ نجانے کہاں سے میرے سامنے آگیا اور اُس نے یہ سب کر دیا۔۔۔۔ میں اُس وقت اتنی گھبرا گئی تھی۔۔۔ اور عاریز پیرزادہ نے جس طرح میری مدد کی میں اُس سچویشن میں اُسے کچھ نہیں بول پائی۔۔۔۔"

ہیر مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

جیسے اُس سے بہت بڑا جرم سرزد ہو گیا ہو۔۔۔

"ماما اِس سب میں ہیر کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔ آپ اُسے ایسے ٹریٹ کیوں کر رہی ہیں۔۔۔ عاریز پیرزادہ چاہے بُرا انسان ہی سہی مگر اُس نے ہیر کی عزت

بچائی ہے۔۔۔اُسے پروٹیکٹ کیا ہے۔۔۔ہیر بھلا اُس وقت عاریز پیرزادہ کو کچھ کسے کہہ سکتی تھی۔۔۔"

ہانی جو باہر کھڑی ساری باتیں سن چکی تھی۔۔۔اندر آتے ہیر کی سائیڈ لیتے بولی تھی۔۔۔

"ہانی تم پوری بات نہیں جانتی اِس لیے تم جاؤ یہاں سے۔۔۔تم دونوں ہی نہیں جانتی پیرزادہ خاندان کے افراد کس قدر شاطر ہیں۔۔۔وہ یہ کب۔۔کس لمحے پیٹھ پیچھے وار کر جائیں۔۔۔یہ اُن کی فطرت سے انجان انسان نہیں سمجھ سکتا۔۔۔تم دونوں یہ بات تب سمجھو گی جب اپنی آنکھوں سے اُن کی اصلیت دیکھو گی۔۔۔ ابھی تم لوگوں کو وہ دنیا کے سب سے اچھے مرد ہی لگ رہے ہونگے۔۔۔۔مگر پیرزادہ مینشن کا ہر مرد انتہائی بدکردار اور سفاک ہے۔۔۔

جس کے نزدیک عورت کی عزت پیر کی جوتی کہ برابر ہے۔۔۔۔یہ جو کچھ عاریز پیرزادہ نے کیا ہے۔۔۔یہ اُن سب کی سوچی سمجھی سازش تھی۔۔۔

جعفر بٹ اُن کا بہت قریبی آدمی ہے۔۔۔ اُنہوں نے پہلے جعفر کے ذریعے خود ہی یہ سب کروایا اور پھر خود ہی ہیرو بننے پہنچ گے۔۔۔ اور اب دیکھو کیسے ہر جگہ اُن کی واہ واہ ہو رہی ہے۔۔۔۔ تم لوگوں کو اِس وقت میری باتیں شاید یقین کرنے کے قابل نہ لگیں۔۔۔ مگر جب تم دونوں اُن کے ہاتھوں چوٹ کھاؤ گی۔۔۔ پھر تمہیں اندازہ ہو گا کہ میں سچ کہتی تھی۔۔۔"

حسنٰی خانم اپنی بات کہتی وہاں رکی نہیں تھیں۔۔۔

ہیر اور ہانی دونوں کی نظروں سے اُن کی آنکھوں کی نمی پوشیدہ نہیں رہ پائی تھی۔۔۔۔

"ہیر۔۔۔۔"

ہانی ہیر کی آنکھوں میں آنسو دیکھ اُس کے قریب آتی اُس کا ہاتھ تھام گئی تھی۔۔۔

"میں نے میم کو بہت ہرٹ کیا ہے آج۔۔۔ میں خود کو کبھی معاف نہیں کروں گی اِس سب کے لیے۔۔۔۔"

ہیر کی آنکھوں سے آنسو قطار در قطار بہہ رہے تھے۔۔۔

"ہیر تم پاگل ہو۔۔۔ اِس سب میں تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔۔ ماما بس غصے میں ہیں اِس وقت۔۔۔۔ تم اُن باتوں کو اتنا فیل مت کرو۔۔۔۔"

ہانی نے اُسے کول ڈاؤن کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر ہیر اُس سے اپنا ہاتھ چھڑواتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ہانی اپنا سر پکڑتی وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

اُس کا دل بوجھل سا ہو رہا تھا۔۔۔

ایک طرف پیرزادہ مینشن والوں کی بے پناہ محبت تھی اُس کے لیے اور دوسری جانب اُس کی سگی ماں۔۔۔ جس نے اُسے پال پوس کر بڑا کیا تھا۔۔۔

مگر اُس کی دلی وابستگی دونوں کے ساتھ ہی نہیں تھی۔۔۔وہ بھلا کس کو چنتی۔۔۔ بچپن سے لے کر اب تک وہ تنہا ہی رہی تھی۔۔۔

اور اب اچانک اُس کے اتنے سارے دعوے دار نکل آئے تھے۔۔۔

ہانی کا دل چاہا تھا۔۔۔ یہاں سے دور چلی جائے واپس اپنی اُسی دنیا میں۔۔۔ جہاں وہ تھی اور اُس کی خاموش تنہائی۔۔۔ جہاں نہ تو حسنٰی خانم کی ضد تھی اور نہ ہی عرشمان پیرزادہ کا دھونس بھرا رویہ۔۔۔۔

ہانی نے اپنی سوچوں سے چھٹکارا پانے کے لیے بے دلی سے موبائل اُٹھایا تھا۔۔۔ جب سامنے ہی اُسے عرشمان اور اپنی تصویر نظر آئی تھی۔۔۔

پرفیکٹ کپل کے کیپشن کے ساتھ۔۔۔

اُن دونوں کی ایک نہیں متعدد تصویریں تھیں۔۔۔ جن میں ایک پر تو ہانی کی نظر ٹھہر سی گئی تھی۔۔۔

وہ عرشمان کے مقابل کھڑی تھی۔۔۔اور دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے تھے۔۔۔۔

عرشمان کے چہرے پر دلکشی بھری مسکراہٹ تھی۔۔۔جبکہ ہانی کے چہرے پر التجا۔۔۔۔یہ تصویر نہایت ہی مہارت سے لی گئی تھی۔۔۔

ہانی کتنے ہی لمحے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔اور پھر نجانے کس احساس کے تحت اُسے اپنے پاس سیو کر لیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہیر تم مجھے خوش دیکھنا چاہتی ہو تو تمہیں میری ایک بات ماننی ہو گی۔۔۔۔"

حسنٰی خانم نے دو دن سے ہیر سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

ہیر نجانے کتنی بار اُن سے معافی مانگ چکی تھی۔۔۔اور ابھی تک اپنا قصور سمجھ بھی نہیں پائی تھی۔۔ حسنٰی خانم اُس کی لائف میں سب سے پہلے آتی تھیں۔۔۔ وہ اُس کی محسن تھیں۔۔۔اُنہوں نے اُسے اِس مقام تک پہنچایا تھا۔۔۔وہ زندگی بھر کے لیے اُن کی مقروض تھی۔۔۔وہ اُن کی ہر اچھی بُری بات ماننا اپنا فرض سمجھتی تھی۔۔۔۔

"آپ حکم کریں میم۔۔۔آپ کی کہی ہر بات میرے سر آنکھوں پر۔۔۔۔"

ہیر اُن کو بات کرتے دیکھ خوش ہوتے جلدی سے بولی تھی۔۔

"عاریز پیرزادہ نے تمہیں پروپوز کیا ہے۔۔۔ تمہیں اُس کا پروپوزل قبول کر کے اُس سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔"

حسنٰی خانم نے نہایت ہی سکون کے ساتھ اُس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

"میم یہ آپ۔۔۔۔"

ہیر کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ سچ کہہ رہی ہیں یا مذاق کر رہی ہیں۔۔۔اُنہوں نے تو اُسے صرف عاریز پیر زادہ کے قریب جا کر اُسے اپنی محبت کے جال میں پھنسانے کا کہا تھا۔۔

اب یہ نئی کونسی سزا تھی۔۔۔

"تم نے بالکل ٹھیک سنا ہیر۔۔۔ تمہیں عاریز پیر زادہ کے ساتھ خفیہ نکاح کرنا ہو گا۔۔۔اگر تم میری یہ بات مانتی ہو تو اُسی صورت میں تمہیں معاف کروں گی۔۔ورنہ میں یہ سمجھ لوں گی کہ میں نے اپنی دوست کی بیٹی کو نہیں اپنی ہی دشمن کو پال پوس کر بڑا کیا تھا۔۔۔جو اپنا مقصد پورا ہوتے ہی میرے پیٹھ پیچھے چُھرا کھونپ گئی۔۔۔۔"

حسنٰی خانم نے سفاکیت کی انتہا کرتے ہیر جیسی سادہ سی لڑکی کو اپنی تلخ باتوں میں بُری طرح اُلجھا دیا تھا۔۔۔

"عاریز پیر زادہ بھی تمہارے ساتھ کھیل ہی کھیل رہا ہے۔۔۔ تمہیں اِس کھیل کو ایک قدم آگے بڑھا کر اُس شاطر انسان کو ہرانا ہو گا۔۔۔۔"

حسنٰی خانم شاید دنیا کی وہ واحد عورت تھی جو سینے میں دل کہ جگہ پتھر لیے گھومتی تھی۔۔۔ جو نہ تو اپنی سگی اولاد کو بخش رہی تھی۔۔۔ اور نہ ہی اپنی اولاد جیسی ہیر کو۔۔۔۔

"میں آپ کی بات ماننے کو تیار ہوں۔۔۔۔ ہیر نے بچپن سے اب تک اپنے قریب صرف آپ کو دیکھا ہے۔۔۔ جب میرے پاس کوئی نہیں تھا۔۔۔ تو صرف آپ نے مجھے سہارا دیا۔۔۔ تب نہ تو عاریز پیر زادہ تھا میرے پاس اور نہ ہی کوئی اور۔۔ ہیر مرتے دم تک آپ ہی کی وفادار رہے گی۔۔ کیونکہ مجھے یہ دوسری زندگی آپ ہی کی مرہونِ منت ملی ہے۔۔۔۔"

ہیر کو ایک لمحہ لگا تھا فیصلہ کرنے میں۔۔۔اُس نے اپنے دل کی فریاد کو سختی سے رد کرتے حسنٰی خانم کو چنا تھا۔۔۔

وہ اب عاریز پیرزادہ کے ساتھ وہی کرنے والی تھی جو حسنٰی خانم چاہتی تھیں۔۔۔ اپنے دل میں جنم لیتی محبت کی کونپل کو وہ اپنے ہاتھوں ہی مسل چکی تھی۔۔۔۔

"ویری گڈ ہیر۔۔۔۔مجھے تم سے یہی اُمید تھی۔۔۔میں جانتی تھی تم مجھے کبھی مایوس نہیں کرو گی۔۔۔۔"

حسنٰی خانم ہیر کا جواب سنتی اپنی بے پناہ خوشی کا اظہار کیے بنا نہیں رہ پائی تھیں۔۔۔

ہیر اُنہیں خوش دیکھ۔۔۔خود بھی مسکرا اُٹھی تھی۔۔۔

وہ دل ہی دل میں شکر ادا کر رہی تھی کہ اُس نے اپنے دل کو عاریز کے لیے پگھلنے سے بچا لیا تھا۔۔

اور واپس سے اپنی زندگی کا مقصد اپنے لیے واضح کر دیا تھا۔۔۔جو تھا صرف اور صرف حسنٰی خانم کی وفادار بن کر رہنا۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہانی اِس ماحول سے فیڈ اپ ہو چکی تھی۔۔اِس لیے اُس نے حسنٰی بیگم سے اجازت لے کر کچھ دنوں کے لیے مری جانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

تا کہ اپنے موڈ کو فریش کر سکے۔۔۔۔

حسنٰی بیگم فلحال اُسے ہیر والے معاملے سے بھی دور ہی رکھنا چاہتی تھیں۔۔۔اِس لیے وہ آسانی سے مان گئی تھیں۔۔۔اور اپنی پوری سیکورٹی کے ساتھ ہانی کو وہاں بھیج دیا تھا۔۔۔

اُن کا پہلا شکاری عاریز تھا۔۔۔وہ عرشمان کو ہر طرح سے کمزور کر کے پھر اُسے اپنی سازش کی نظر کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔۔

"ہانی بس ایک بات کا دھیان رکھنا پیرزادہ خاندان کا کوئی فرد تمہارا سگا نہیں ہے۔۔۔وہ سب صرف اور صرف تمہیں اپنے مقصد کے لیے اپنے قریب کرنا چاہتے ہیں۔۔۔اپنا مقصد پورا ہوتے ہی وہ تمہیں بھی اپنی زندگیوں سے ایسے ہی نکال پھینکے گے جیسے مجھے نکالا تھا۔۔۔کیونکہ اُنہیں تم سے نہیں اپنی دولت اور جائیداد سے پیار ہے۔۔۔"

حسنٰی خانم نے جاتے جاتے بھی ہانی کے دل میں اپنی زہر اُنڈیلنے سے باز نہیں آئی تھیں۔۔۔

اُن کے پاس پیرزادہ خاندان کو برباد کرنے کے دو مہرے تھے اُن کی سگی بیٹی ہانی اور سگی بیٹی سے بھی بڑھ کر عزت اور محبت کرنے والی ہیر۔۔۔۔

جو دونوں ہی پوری عقل اور شعور رکھتی تھیں۔۔۔اُن دونوں میں سے بے وقوف کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔کہ اندھا دھند حسنٰی خانم کی باتوں کو مانتی۔۔۔۔مگر حسنٰی خانم ایک بہت ہی شاطر عورت تھی۔۔۔

جس نے ہیر کو ایموشنل بلیک میل کر کے اور ہانی کے دل و دماغ میں نفرت بھر کر اُنہیں پوری طرح سے اپنے بس میں کر رکھا تھا۔۔۔۔

کہ اچھے بُرے کی سمجھ ہونے کے باوجود وہ کچھ سوچ اور سمجھ نہیں پا رہی تھیں۔۔۔

ہانی بہت خوشگوار موڈ کے ساتھ سفر کو نکلی تھی۔۔۔اُس کا ایک ویک تک واپس آنے کا کوئی موڈ نہیں تھا۔۔۔

برف سے ڈھکی پہاڑیوں کے درمیان سے گزرتے ہیر کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔

۔۔وہ جیسے ہی مری میں داخل ہوئے ہلکی ہلکی سنو فالنگ شروع ہو چکی تھی۔۔جو دیکھتے ہی دیکھتے اچانک سے خطرناک برفباری میں تبدیل ہو گئی تھی۔۔۔۔

ہانی ایکدم گھبرا گئی تھی۔۔۔وہ اُس وقت جہاں تھے وہاں ایک طرف اونچی اونچی برف سے ڈھکی پہاڑیاں اور دوسری جانب گہری کھائی تھی۔۔۔

خوبصورت مناظر اچانک سے خوفناک بن گئے تھے۔۔۔

ہانی موسم چیک کیے بغیر نکلی تھی۔۔۔اِس وقت اُسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

اردگرد موجود گاڑیاں وہیں رک چکی تھیں۔۔۔۔کیونکہ برف باری کی وجہ سے روڈ بالکل بلاک ہو چکے تھے۔۔۔نہ ہی آگے جانے کا راستہ بچا تھا اور نہ ہی واپس لوٹنے کا۔۔۔

ہانی نے موبائل نکال کر اپنی ماما کو انفارم کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہاں نیٹ ورک سرے سے نہیں تھا۔۔۔

"میرے خدایا یہ میں کہاں پھنس گئی ہوں۔۔۔ اب میں کیا کروں۔۔۔۔؟؟"

ہانی کو بارش پسند تھی۔۔۔ مگر ایسے خوفناک موسم سے اُس کی جان جاتی تھی۔۔۔

"میم لوگوں کا یہی کہنا ہے کہ آگے بہت زیادہ برف باری ہوئی ہے۔۔۔ جس کی وجہ سے راستے بالکل بند ہو چکے ہیں۔۔۔ کم از کم چوبیس گھنٹے لگیں گے۔۔۔۔"

ڈرائیور کی بات سن کر ہانی کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔

باہر بہت زیادہ موسم خراب ہو چکا تھا۔۔

ہانی کا چہرا خوف کے مارے زرد ہو چکا تھا۔۔۔

گاڑی پر پڑتی برف اور باہر چھایا اندھیرا دیکھ ہانی کو لگا تھا وہ اب یہاں سے کبھی نہیں نکل پائے گی۔۔۔

حسنٰی بیگم کی بھیجی گئی گارڈز کی گاڑی اُس کی گاڑی کے پیچھے ہی تھی۔۔۔ مگر اِس وقت گارڈز بھی کچھ نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔۔

گاڑی کا ہیٹر بھی بند ہو چکا تھا۔۔۔ ہانی کو شدید ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔۔ اُسے اپنا وجود بالکل برف ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔ اگر وہ زیادہ دیر اِس ٹھنڈ میں بیٹھی رہتی تو ضرور برف کا پتلا ہی بن جاتی۔۔۔۔

ہانی پوری طرح لرز رہی تھی۔۔۔ جب کسی نے اُس کی گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔ کوئی جلدی سے آ کر اُس کے برابر بیٹھا تھا۔۔۔

ہانی نے حیرت و بے یقینی سے عرشمان پیرزادہ کو دیکھا تھا۔۔۔ اِس صورتحال میں اُس کی مدد کرنے کو کوئی آیا بھی تھا تو کون۔۔۔۔ وہی شخص جس کے لیے ڈھیروں نفرت لیے وہ اِس سفر پر نکلی تھی۔۔۔

"ہانی۔۔۔۔"

عرشمان نے ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے اُس کا لرزتا کانپتا نازک وجود اپنے قریب کرتے اپنی شال سے کور کیا تھا۔۔۔وہ دونوں اِس وقت ایک ہی شال کے اندر ایک دوسرے کے نہایت قریب تھے۔۔۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

ہانی اُس کے سینے سے لگی لرزتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔"

عرشمان اُس کی ٹھنڈی پڑتی پیشانی پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

"نہیں پلیز۔۔۔۔باہر مت جاؤ۔۔۔"

عرشمان اُسے یوں ہی اپنے ساتھ لگائے باہر نکلنے ہی لگا تھا۔۔۔جب ہانی کی خوف کے مارے دبی دبی سی آواز نکلی تھی۔۔۔۔

"یہاں رکنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔۔بس تم مجھ پر اتنا بھروسہ رکھو کہ میرے ساتھ ہوتے تم بالکل محفوظ ہو۔۔۔میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔"

عرشمان اُسے اپنے ہونے کا یقین دلاتا اُسے اپنی مضبوط بانہوں میں بھرے گاڑی سے نکل آیا تھا۔۔۔

جہاں باہر اِس موسم میں بھی عرشمان پیرزادہ کے پیچھے آئے کچھ رپورٹرز اُن دونوں کی تصویریں لینے سے باز نہیں آئے تھے۔۔۔

مگر عرشمان کو اِس سب کی رتی بھر بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

باہر بہت زور و شور سے برف باری ہو رہی تھی۔۔۔۔اور ساتھ ہلکی ہلکی بوندا باندی بھی شروع ہو چکی تھی۔۔۔

گارڈز نے عرشمان کو نکلتے دیکھ جلدی سے قریب آتے اُس کے اُوپر امبریلا کیا تھا۔۔۔

مگر عرشمان ہانی کو اُٹھائے اتنی تیزی سے چل رہا تھا کہ گارڈز اُس تک پہنچنے میں ناکام ہوئے جا رہے تھے۔۔۔

برف بہت زور سے عرشمان کے سر اور کمر پر لگ رہی تھی۔۔۔ جس کی پرواہ کیے بغیر عرشمان ہانی کو پوری طرح سے پروٹیکٹ کیے اِس طوفانی خطرناک موسم میں بیس منٹ کا فاصلہ پیدل طے کرتا اُسے اُٹھائے وہاں موجود ریسٹورنٹ میں آن پہنچا تھا۔۔۔

جہاں کا عملہ پہلے سے ہی اُس کی آمد کی خبر پر پوری طرح سے تیار کھڑا تھا۔۔۔

اُسے فوراً سے روم تک پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں اِس وقت پوری طرح بھیگ چکے تھے۔۔۔

ہانی صرف بھیگی تھی جبکہ عرشمان نے اُس کی خاطر برف کے تھپڑے برداشت کیے تھے۔۔۔اُس کی گردن اور کمر پر زخم پڑ چکے تھے۔۔۔

لیکن چہرے پر اطمینان تھا۔۔۔اپنی بیوی کو محفوظ مقام پر لے آنے کا اطمینان۔۔۔۔

رشتوں کو کیسے نبھایا جاتا تھا اور اُن کی حفاظت کیسے کی جاتی تھی یہ چیز کو عرشمان پیرزادہ سے سیکھتا۔۔۔

جو اپنوں کی حفاظت کی خاطر اپنی جان تک مشکل میں ڈالنے سے گریز نہیں کرتا تھا۔۔۔

اور ہانی ابھی تک نہیں سمجھ پائی تھی کہ وہ عرشمان کے اپنوں میں شامل ہونے والے خوش نصیبوں میں سے ایک تھی۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"

عرشمان نے ہانی کو صوفے پر بیٹھاتے اُس کے گرد سے گیلی ہوئی شال ہٹائی تھی۔۔۔

ہانی کا نازک وجود ہولے ہولے کانپتا اِس وقت عرشمان کی نظروں کے سامنے تھا۔۔۔

"مجھے بہت ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔۔"

ہانی اُس کی ہر بات پر بہت نارملی رسپانڈ کر رہی تھی۔۔۔ حسنٰی خانم کی ڈالی نفرت پھر سے کہیں دور جا سوئی تھی۔۔۔

"روم میں ہیٹر آن ہیں۔۔۔ تم کپڑے چینج کر لوں تمہاری ٹھنڈ دور ہو جائے گی۔۔۔۔"

عرشمان اپنا کوٹ اُتارنے کے بعد اب شرٹ کے بٹن کھولتا ہانی کے بھیگے دلنشین وجود سے نظریں چراتے اپنا رُخ موڑ گیا تھا۔۔۔۔

باہر کے حالات یہی بتا رہے تھے کہ آج رات تو کیا اگلے دو دن تک اُن کا یہاں سے نکل پانا ناممکن تھا۔۔۔ اور عرشمان کے لیے اِس لڑکی کے ساتھ ایک ہی روم میں رہ پانا بہت مشکل ہونے والا تھا۔۔۔

"میرے پاس ڈریس نہیں ہے۔۔۔ وہ گاڑی میں ہی رہ گئے ہیں۔۔۔"

ہانی کی پریشان سی آواز اُس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

اُس کی بات پر عرشمان بھی چونکا تھا۔۔۔ اُس کے اپنے دھیان میں یہ بات نہیں رہی تھی۔۔۔

اُس نے ریسیپشن پر کال کر کے لیڈیز ڈریسز کا پتا کیا تھا۔۔۔ مگر وہاں بھی اِس وقت ایسی کوئی سہولت میسر نہیں تھی۔۔۔

عرشمان نے ایک نظر ہانی پر ڈالی تھی۔۔۔اور خاموشی سے جا کر اپنے بیگ سے ایک اپنی سب سے زیادہ فٹنگ والی بلیک کلر کی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر نکال کر ہانی کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

"اِس وقت کوئی اور لباس موجود نہیں ہے۔۔۔ تمہیں یہی پہننا ہو گا۔۔۔۔"

عرشمان اُس کے قریب دونوں چیزیں رکھتا واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

ہانی کو اِس وقت بہت زیادہ ٹھنڈ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ جس پر بنا کوئی نخرے دکھائے وہ لباس اُٹھائے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

مگر عرشمان کی فٹنگ والی ٹی شرٹ بھی اُس کی شرٹ کے چار گنا تھی۔۔۔اُس کے چوڑے کسرتی وجود کے آگے ہانی تھی ہی دھان پان سی۔۔۔

ہاف سلیوز میں سے ہانی کے دودھیا بازو جھانک رہے تھے۔۔۔ عرشمان کا ٹراؤزر بھی اُسے لمبا تھا۔۔ جس کے پانچے فولڈ کر کے ہی وہ اُس میں چل پانے کے قابل ہوئی تھی۔۔۔

ہانی کا خوف اور ٹھنڈ اب کافی حد تک کم ہو چکے تھے۔۔۔

وہ جیسے ہی باہر نکلنے لگی سامنے نظر آتے شیشے میں اپنا عکس دیکھ اُس کے قدم تھم سے گئے تھے۔۔۔

اپنا حلیہ دیکھ اُس کے گال شرم سے لال ہوئے تھے۔۔۔

ڈھیلے ڈھالے لباس میں بنا دوپٹے کے اور کھلے بالوں کے ساتھ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اپنے عیاں ہوتے دلفریب حلیے کے ساتھ وہ اِس حالت میں عرشمان کے سامنے نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اِس وقت خود کو ڈھانپنے کے لیے اُس کے پاس کوئی شے موجود نہیں تھی۔۔۔

ڈریسنگ روم میں ہیٹر آن نہیں تھا۔۔ وہ زیادہ دیر وہاں نہیں رک سکتی تھی۔۔۔

اُسے پھر سے شدید ٹھنڈ لگنے لگی تھی۔۔۔

عرشمان کے روم میں نہ ہونے کی دعا کرتے وہ جیسے ہی باہر نکلی اندر داخل ہوتے عرشمان سے اُس کا بہت بُری طرح تصادم ہوا تھا۔۔۔

وہ ٹکرا کر زمین بوس ہونے ہی والی تھی۔۔۔ جب عرشمان نے اُسے اپنی مضبوط بانہوں میں تھامتے گرنے سے محفوظ رکھا تھا۔۔۔

وہ اِس وقت شرٹ لیس تھا۔۔۔ شاید اُس نے اپنے زخموں پر دوا لگائی تھی۔۔۔

مگر ہانی کا دل تو اُس کی اِس قربت پر بُری طرح سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔ اُس نے فوراً نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔

عرشمان کی پر شوق نگاہوں نے اُس کا رہا سہا کانفیڈنس بھی ختم کر دیا تھا۔۔۔

"مم مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔۔"

ہانی نے اُس کے حصار سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔

جب عرشمان نے اُسے آزاد کرنے کے بجائے اپنے مزید قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہیر کو جب سے حسنٰی خانم کی جانب سے وہ حکم ملا تھا وہ یونی تک نہیں جا پائی تھی۔۔

وہ بُری طرح زہنی ٹینشن کا شکار تھی۔۔۔

وُہ حسنٰی خانم کی طرح پتھر دل اور سفاک بن کر یہ سب کر دینا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اُس سے ایسا کچھ نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔

ہیر نے بہت تحمل سے سوچتے عاریز کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔جو دو دن سے اُسے نجانے کتنی بار کالز کر چکا تھا۔۔۔

مگر ہانی نے اُس کی کال ایک بار بھی پک نہیں کی تھی۔۔۔

"مس ہیر آپ تو میری سوچ سے زیادہ ظالم نکلیں۔۔۔مجھے آپ سے اِس قدر سنگدلی کی اُمید نہیں تھی۔۔"

عاریز نے اُس کی کال پہلی بیل پر ہی پک کرتے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔

جو سن کر ہیر اپنی جگہ خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔تو کہیں عاریز اُس کے دھوکے سے آگاہ تو نہیں ہو چکا تھا۔۔۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔۔"

ہیر نے اپنی خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیرتے بمشکل کہا تھا۔۔۔وہ ایک بار پھر سے حسنٰی خانم کے دیئے کام میں ناکام ہونے والی تھی۔۔۔

ہیر اب کی بار اُن کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اُس نے سوچ لیا تھا۔۔اگر عاریز نے اُس کی بات نہ مانی اور نکاح کے لیے نہ مانا تو وہ خود کو ختم کر کے۔۔۔اس اذیت سے خود ہی چھٹکارا پا جائے گی۔۔۔

"کیا تو آپ نے بہت کچھ ہے ہیر۔۔مگر اِس وقت مجھے کال کر کے اُس سب کا ازالہ بھی کر لیا ہے۔۔۔۔"

عاریز کا لہجہ اُس کی سہمی سی آواز سن کر نرم ہوا تھا۔۔۔وہ سمجھ چکا تھا اُس کی معصوم ہیر پھر کسی ٹینشن کا شکار تھی۔۔۔جو یقیناً حسنٰی خانم کی ہی دی گئی تھی۔۔

"مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔۔"

ہیر کی کمزور سی آواز سپیکر پر اُبھری تھی۔۔۔۔

جب اُسی لمحے افتخار صاحب عاریز کے پاس آ کر بیٹھے تھے۔۔۔

"ہاں بولو۔۔۔"

عاریز نے افتخار صاحب کے پوچھنے پر اُنہیں اشارے سے بتایا تھا کہ وہ کس سے بات کر رہا ہے۔۔۔

"میں تم سے نکاح کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ کیا تم آج ہی مجھ سے نکاح کرو گے۔۔۔ تم انکار کرو یا اقرار مگر پلیز اِس بات کو خفیہ ہی رکھنا۔۔۔ ابھی ہر طرف میرے بارے میں جو باتیں چل رہی ہیں۔۔۔ میں یہ نیا ڈرامہ برداشت نہیں کر پاؤں گی۔۔۔ تم اِس نکاح کے بارے میں اپنے کسی بھی فیملی ممبر کو نہیں بتاؤں گے۔۔۔۔"

ہیر آنکھیں سختی سے میچے۔۔ ایک ہی سانس میں ساری بات کہہ گئی تھی۔۔۔

"مجھے منظور ہے۔۔۔۔"

عاریز نے ایک پل کا بھی انتظار کیے بغیر اقرار میں جواب دے دیا تھا۔۔۔

سپیکر آن ہونے کی وجہ سے اُس کے ساتھ بیٹھے افتخار صاحب خاموشی سے سب کچھ سن رہے تھے۔۔۔عاریز کے اقرار پر اُنہوں نے نگاہیں اُٹھا کر اپنے پوتے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

دوسری جانب ہیر کو بھی یقین نہیں آیا تھا۔۔۔اُسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ عاریز بنا سوچے سمجھے اِس طرح جواب دے دے گا۔۔۔

ہیر عجیب سے احساسات کا شکار ہوئی تھی۔۔۔اُس نے بنا کچھ بولے کال کاٹ دی تھی۔۔۔اُس کا دل تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

اُسے یہی لگ رہا تھا کہ عاریز اُس کی بات ماننے سے انکار کر دے گا۔۔۔اور وہ اپنی اِس تکلیف دہ زندگی سے چھٹکارا پا جائے گی۔۔۔مگر عاریز کی دی جانے والی اس رضامندی نے اُس کے دل کا بوجھ مزید بڑھا دیا تھا۔۔۔

"عاریز۔۔۔۔"

عاریز بنا کچھ بولے وہاں سے اُٹھنے لگا تھا جب افتخار صاحب نے اُسے پکارا تھا۔۔۔

"میں جانتا ہوں میں نے تم سے بہت بڑی شے مانگی ہے۔۔۔ مجھے معاف کر دینا اِس کے لیے۔۔۔ مگر میں مجبور تھا۔۔۔ میں نے کسی سے وعدہ کیا تھا۔۔۔ جو اتنے سالوں سے مجھے بے چین کیے ہوئے تھا۔۔۔ مگر تم نے آج میری بات مان کر میری وہ بے چینی کافی حد تک کم کر دی ہے۔۔۔ خوش رہو جیتے رہو۔۔۔۔"

افتخار صاحب کی بوڑھی آنکھوں میں آنسو اُتر آئے تھے۔۔۔

"دادا جان پلیز۔۔۔ آپ ایسا بول کر مجھے شرمندہ مت کریں۔۔۔ میں یہ سب آپ کی خوشی کی خاطر ہی کر رہا ہوں۔۔۔۔ آپ کو یوں تکلیف میں دیکھنے کے لیے نہیں۔۔۔۔"

عاریز کا لہجہ سنجیدگی لیے ہوئے تھا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔میں سمجھی نہیں۔۔۔ہیر تو عاریز کو پسند تھی نا۔۔۔وہ اپنی مرضی سے اُس سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا ہے نا۔۔۔۔"

دروازے کے قریب کھڑیں شیریں بیگم اُن دونوں کی گفتگو سنتی اُلجھ چکی تھیں۔۔۔

"جی دادی جان ایسا ہی ہے۔۔۔۔"

عاریز نے فوراً سنبھلتے چہرے پر مسکراہٹ لاتے اُن کی کہیں بات پر اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"تم اتنے بڑے نہیں ہوئے عاریز کہ اپنی دادی سے اپنے دل کی بات چھپاؤ۔۔۔۔ جب وہ لڑکی تمہیں پسند ہی نہیں تو تم کیوں نکاح کرو گے اُس سے۔۔۔اور وہ بھی خفیہ طریقے سے۔۔۔۔"

شیریں بیگم نے اُلجھی نگاہوں سے شوہر اور پوتے کو دیکھا تھا۔۔۔

جس کا عاریز کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

"وہ بہت پسند ہے مجھے دادی۔۔۔"

عاریز پھیکی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے جواب دیتا اُن کی پیشانی چومتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"افتخار صاحب یہ سب کیا ہے۔۔۔۔میرے عاریز کی یہ مصنوعی مسکراہٹ کیوں واپس لوٹی ہے۔۔۔"

شیریں بیگم نے شکوہ کناں نگاہوں سے افتخار پیرزادہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بہت جلد حقیقت سامنے آجائے گی۔۔۔اِس وقت میں کچھ نہیں بتا سکتا۔۔۔۔"

افتخار صاحب سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اِس وقت شرٹ لیس تھا۔۔۔شاید اُس نے اپنے زخموں پر دوا لگائی تھی۔۔۔
مگر ہانی کا دل تو اُس کی اِس قربت پر بُری طرح سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔اُس نے
فوراً نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔

عرشمان کی پر شوق نگاہوں نے اُس کا رہا سہا کانفیڈنس بھی ختم کر دیا تھا۔۔۔

"مم مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔۔"

ہانی نے اُس کے حصار سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔

جب عرشمان نے اُسے آزاد کرنے کے بجائے اپنے مزید قریب کھینچ لیا
تھا۔۔۔۔۔

جب ہانی کی نظر برف لگنے کی وجہ سے اُس کی گردن پر بنے نیل پر گئی تھی۔۔۔

"پلیز یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟"

ہانی اُس کے بے پناہ قریب آجانے پر کمزور سی آواز میں بولی تھی۔۔۔اُس کی دھڑکنیں ایک بار پھر سے رفتار پکڑ چکی تھیں۔۔۔

عرشمان کی نظریں اُس کی گردن میں لٹکتے اُسی لاکٹ پر تھیں۔۔۔جو مانچسٹر میں اُس رات عرشمان نے اپنے ہاتھوں سے اُسے پہنایا تھا۔۔۔۔

اُس کی حسین گردن میں جگمگاتا اپنا تحفہ دیکھے عرشمان خود پر ضبط نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔

"تمہیں ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔۔وہی کم کر رہا ہوں۔۔۔"

عرشمان اُس کے بالوں میں اُنگلیاں پھنساتا اُسے اپنے قریب کرتے اُس کی گردن پر جھکتا ہانی کے نیکلیس پر اپنے ہونٹ رکھ گیا تھا۔۔

نیکلیس بہت چھوٹا سا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے عرشمان کے دھکتے ہونٹ ہانی کی گردن سے ٹچ ہوتے اُس کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑا گئے تھے۔۔۔

ہانی کے دہکتے گال دیکھ عرشمان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

وہ اُس سہمی ہرنی کو اپنی گرفت سے آزاد کرتا واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔اور اپنے بیگ سے گرم شال نکال کر ہانی کی جانب بڑھادی تھی۔۔۔

"اگر ٹھنڈ کے ساتھ ساتھ مجھ سے بھی بچنا چاہتی ہیں تو اِسے اچھی طرح لپیٹ لو۔۔۔"

عرشمان اُس کو اپنے الفاظ کے ساتھ ساتھ نگاہوں سے بھی پزل کرتا ہیٹر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

اُسی لمحے عرشمان کا موبائل بج اُٹھا تھا۔۔۔ہوٹل میں نیٹ ورک موجود تھا۔۔۔

ہانی نے نے اختیار اپنا موبائل ڈھونڈا تھا۔۔۔جب اُسے خیال آیا تھا کہ وہ تو موبائل وہیں گاڑی میں گرا آئی تھی۔۔۔۔

عرشمان شرٹ پہنتا کال اٹینڈ کر گیا تھا۔۔۔

"داداجان ہم دونوں بالکل سیف ہیں۔۔۔ آپ فکر مند نہ ہوں۔۔۔۔"

عرشمان اپنے گھر والوں کو تسلیاں دیتا فون بند کرتے صوفے پر جا کر بیٹھتی ہانی کی جانب پلٹا ہی تھا۔۔۔ جب اُس کا موبائل ایک بار پھر سے بج اُٹھا تھا۔۔۔

اب کی بار سکرین پر جگمگاتا نمبر دیکھ عرشمان کے چہرے پر نفرت بھرے پتھریلے تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔

عرشمان نے بنا کچھ بولے کال اٹینڈ کرتے موبائل ہانی کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔

ہانی فون کان سے لگاتے یک ٹک سی عرشمان کے سخت تاثرات دیکھے گئی تھی۔۔۔

جو اُس کے ساتھ صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

"ہانی میں پوری کوشش کر رہی ہوں تم تک کسی کو بھجوانے کی۔۔۔۔ جیسے ہی میری ٹیم تم تک پہنچتی ہے۔۔۔ تم نے فوراً عرشمان پیرزادہ کے پاس سے نکل آنا ہے۔۔۔"

حسنٰی خانم بنا اُس کی خیرت دریافت کیے اُس کی آواز سنتے ہی حکم صادر کر گئی تھیں۔۔۔

کہ وہ اِس انجان جگہ پر اپنے شوہر کو چھوڑ کر اُن کے بھیجے اجنبی لوگوں کے ساتھ چل پڑتی۔۔۔

"ماما میں۔۔۔۔"

ہانی نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔

"ہانی میری بات غور سے سنو۔۔۔۔وہ شخص تمہارے لیے اچھے نیت بالکل بھی نہیں رکھتا۔۔۔اُسے اپنے قریب مت آنے دینا۔۔۔۔ سمجھ رہی ہو نا میری بات۔۔۔۔وہ تمہیں استعمال کر کے۔۔۔مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش ضرور۔۔۔۔۔"

حسنٰی بیگم کی واضح لفظوں میں کہی بات سن کر ہانی شرم و خفت سے لال ہو چکی تھی۔۔۔ کیونکہ سپیکر کی آواز اتنی تو تھی ہی کہ اُس کے ساتھ بیٹھے عرشمان کے کانوں تک با آسانی پہنچ پاتی۔۔۔

اِسی وجہ سے اُن کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی عرشمان ہانی کے ہاتھ سے موبائل لے چکا تھا۔۔۔

"کیا تمہاری زندگی کا کوئی ایک لمحہ بھی ایسا گزرتا ہے جس میں تم میرے خلاف زہر نہ اُگلتی ہو۔۔۔"

عرشمان کا چہرا غصے سے لال ہو چکا تھا۔۔۔

اُسے ہانی کو استعمال کرنے والی بات انتہائی بُری لگی تھی۔۔۔

"اگر مجھ پر ہوتا نا عرشمان پیرزادہ تو تم اگلی سانس نہ لے پاتے۔۔۔ اتنی نفرت کرتی ہوں میں تم سے اور تمہارے خاندان سے۔۔۔ میری بیٹی سے دور

رہنا۔۔۔ویسے بھی میں جتنی نفرت تمہارے لیے اُس کے دل میں بھر چکی ہوں وہ خود بھی تمہیں اپنے قریب نہیں آنے دے گی۔۔۔"

حسنٰی خانم نفرت سے پھنکاری تھی۔۔۔

"تم مجھے چیلنج کر رہی ہو۔۔۔۔"

عرشمان نے اپنے پاس سے اُٹھتی ہانی کا ہاتھ تھام کر اُسے واپس روک لیا تھا۔۔۔

"تم جو مرضی سمجھو اِسے عرشمان پیرزادہ۔۔۔اگر تم بنا اجازت اُس کے قریب گئے تو وہ تم سے مزید نفرت کرے گی۔۔۔ہر طرف سے نقصان تمہارا ہی ہو گا۔۔۔"

حسنٰی خانم اپنی نفرت کی آگ میں اپنی شرم اور حیا تک بھول چکی تھی۔۔۔جو اپنی بیٹی کے حوالے سے اپنے ہی داماد کو چیلنج کر گئی تھی۔۔۔

اگر ہانی اپنے کانوں سے اپنی ماں کے یہ الفاظ سن لیتی تو واپس کبھی بھی اُن کے پاس لوٹنے کی خواہش نہ کرتی۔۔۔۔۔

"میرا ہاتھ چھوڑیں پلیز۔۔۔"

ہانی اُس کے بے حد قریب بیٹھنے کی وجہ سے بُری طرح گھبرا گئی تھی۔۔۔ہیٹر لگا ہونے کی وجہ سے اُسے شدید ٹھنڈ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

ہانی کا ہاتھ تھامتے عرشمان کو حرارت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"ہانی تمہیں بخار ہے۔۔۔؟؟"

عرشمان کو فکر ہوئی تھی۔۔۔

ہانی اُس کی بات کے جوِاب میں کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔بس اُس کے حصار میں بیٹھی اُس کے کندھے سے سر ٹکائے ہوئے تھی۔۔۔

عرشمان نے اُس کا چہرا اپنی جانب موڑنا چاہا تھا۔۔۔جب ہانی کا سر ایک جانب لڑھک گیا تھا۔۔۔

وہ شدید ٹھنڈ سے کانپتی ہوش و حواس سے نابلد ہو چکی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہیر نے لرزتے ہاتھوں کے ساتھ نکاح نامے پر سائن کرتے عاریز پیرزادہ کے نام اپنی زندگی لکھ دی تھی۔۔۔۔

وہ اس وقت بالکل اکیلی تھی۔۔۔اُسے بیٹی کہنے والی حسنٰی خانم اُس کے پاس نہیں تھیں۔۔۔

ہیر نے بچپن سے لے کر آج تک اپنی ذات سے اُن کے احسانات ہی اُتارے تھے۔۔۔

اور آج جو کیا تھا اُس نے یہ تو شاید سگی اولاد بھی اپنی ماں کے لیے نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

مولوی صاحب اُس سے نکاح نامے سائن کروا کر جا چکے تھے۔۔ عاریز کے کسی دوست کی بیوی اُس کے ساتھ تھی۔۔۔ ہیر کی شرط کے مطابق نکاح میں عاریز کا کوئی بھی قریبی رشتہ دار موجود نہیں تھا۔۔۔

ہیر کو اِس وقت خود سے بھی زیادہ عاریز کے لیے بُرا لگ رہا تھا۔۔۔

سید عاریز پیر زادہ جو اُسے سخت ناپسند تھا۔۔۔ حسنٰی خانم کے کہنے پر اُس سے محبت کا ناٹک کرنے کے دوران نجانے کب اور کیسے اُس کے دل میں عاریز کے لیے فیلنگز جاگ اُٹھی تھیں کہ وہ خود بھی سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔۔

اُسی شخص کو دھوکا دینے کے خیال سے ہیر کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔

وہ چہرا جھکائے خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔۔اُسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔کب عاریز کے دوست کی بیوی روم سے باہر نکلی تھی اور کب عاریز اندر آیا تھا۔۔۔۔

اپنی نہایت قریب عاریز کے آکر کھڑے ہونے پر ہیر نے اُس کے پیروں سے نگاہیں ہٹاتے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو سرد و سپاٹ نگاہوں سے ہیر کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اُس کے انداز پر ہیر کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

عاریز جھکا تھا اور ہیر کی کلائی تھام کر جھٹکے سے اُسے اپنے مقابل کھڑا کر گیا تھا۔۔ جس کی وجہ سے ہیر کا دوپٹہ پھسل کر نیچے جا گرا تھا۔۔۔

وہ سیدھی اُس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔۔

عاریز کے تاثرات اُسے خوف میں میں مبتلا کر رہے تھے۔۔

عاریز کی لال آنکھیں اور بھینچے ہونٹ ہیر کو کسی انہونی کا احساس دلا گئے تھے۔۔۔

"نکاح مبارک ہو ہیر۔۔۔۔"

عاریز اُسی سنجیدگی کے ساتھ اُسکا چہرا اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے بولا تھا۔۔۔۔

اُسی لمحے ہیر کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا تھا۔۔ مگر اُس دن کی طرح عاریز نے آج اِن آنسوؤں کو بے مول نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

کیونکہ اب وہ اِن آنسوؤں پر حق رکھتا تھا۔۔۔ وہ جھکا تھا اور ہیر کے آنسو اپنے ہونٹوں سے چن گیا تھا۔۔۔

ہیر اُس کے دہکتے لمس پر جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔ بنا کوئی مزاحمت کیے وہ اُس کا بازو مُٹھی میں دبوچے اُس کی شدتیں برداشت کر گئی تھی۔۔۔۔

"تم نے مجھ پر اتنا بھروسہ کیسے کر لیا۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں حسنٰی خانم کی سیکرٹری ہوں۔۔۔ اُن کی خاطر کچھ بھی کر سکتی ہوں۔۔۔۔"

ہیر نے سوال نہیں کیا تھا۔۔۔اُس نے سامنے کھڑے شخص سے خود پر اندھا اعتبار کیے جانے پر شکوہ کیا تھا۔۔۔

"کیونکہ مجھے دھوکا کھانے سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔"

عاریز کا معنی خیز جواب ہیر کو اُلجھا گیا تھا۔۔

وہ ہر بار کوئی نہ کوئی ایسی بات کر جاتا تھا۔۔۔جس پر ہیر کو لگتا تھا وہ اُس کے دھوکے سے آگاہ ہے۔۔۔

"میں محبت کرتی ہوں تم سے۔۔۔۔"

ہیر نے اُس کی آنکھوں کی بڑھتی سرخی سے خوف محسوس کرتے نجانے کس احساس کے زیرِ اثر اُس محبت کا اظہار کیا تھا۔۔۔۔

جو وہ واقعی اُس کے لیے اپنے دل میں رکھتی تھی۔۔۔۔

مگر اُس کا کمزور سا لڑکھڑاتا لہجہ عاریز پیرزادہ کو یقین دلا پانے میں ناکام ثابت ہوا تھا۔۔۔

"میں جانتا ہوں۔۔"

عاریز اُس کا ہاتھ مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیتا روم سے نکل آیا تھا۔۔۔ وہ اِس وقت جس کیفیت میں تھا۔۔۔ چاہنے کے باوجود وہ خود کو زیادہ دیر تک کول ڈاون نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔۔

ہیر کو آج پہلی بار عاریز پیرزادہ سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔ جس کے چہرے پر اُسے حاصل کر لینے کے بعد بھی خوشی کی رمک تک نہیں تھی۔۔۔

ہیر جس کے دل کا کوئی ایک کونا خوشی سے جھوم رہا تھا۔۔۔ عاریز کا یہ روکھا، پھیکا رویہ دیکھ وہ بھی مرجھا چکا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عرشمان ہانی کو ایک دم شدید بخار کی لپیٹ میں آتے دیکھ پریشان ہو اُٹھا تھا۔۔۔

اِس وقت باہر کے جو حالات تھے ایسے موسم میں ڈاکٹر کو ارینج کرنا نہایت ہی مشکل کام تھا۔۔۔

عرشمان ہانی کو بلینکٹ میں اچھی طرح لپیٹے ہوٹل منیجر کو ڈاکٹر کو بلانے کا کہہ چکا تھا۔۔۔

جب اُسی لمحے اُسے شیریں بیگم کی بتائی بات یاد آئی تھی۔۔۔وہ ہانی کے حوالے سے اکثر کسی نے کسی کو اُن دنوں کی باتیں بتاتی رہتی تھیں۔۔۔جب ہانی اُن کے پاس ہوتی تھی۔۔۔

شیریں بیگم اب تک اُن چند سالوں کی یاد میں ہی جیتی آرہی تھیں۔۔۔

"میری ہانی بہت نازک سی تھی۔۔۔اکثر زرا سی ٹھنڈ لگنے سے بخار ہو جایا کرتا تھا اُسے۔۔۔اور لوگوں کا بخار دوائی سے ٹھیک ہوتا تھا۔۔مگر میری ہانی کا بخار تب ختم ہوتا تھا جب میں یا حسنین اُسے ساری رات اپنے سینے سے لگا کر رکھتے صرف اُس کے لیے جاگتے تھے۔۔۔ڈاکٹرز کا یہی کہنا تھا کہ اِس بچی کو ٹھنڈ سے نہیں اکیلے پن سے ڈر لگتا تھا۔۔۔ہم بعد میں یہ بات محسوس ہوئی تھی کہ ہانی جس رات اکیلی سوتی یا پھر سکول سے ڈرائیور کے ساتھ اکیلی لوٹتی تھی۔۔۔تب اُسے بخار ہوتا تھا۔۔۔اور اب دیکھو میری بچی وہاں اتنے دور اکیلی نجانے کیسے رہ رہی ہو گی۔۔۔۔اُس ظالم عورت کو اپنی معصوم اولاد تک پر رحم نہیں آتا۔۔۔۔"

شیریں بیگم اکثر روتے ہوئے یہ بات دوہرایا کرتی تھیں۔۔۔

عرشمان نے ہانی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جب اُسے خیال آیا تھا آج بھی تو ہانی کار میں اکیلی ہی تو تھی۔۔۔

عرشمان کا دل بے اختیار ہانی کے لیے پریشان ہوا تھا۔۔۔

وہ آگے بڑھا تھا اور ہانی کے قریب نیم دراز ہوتا اُسے اپنے حصار میں میں لے گیا تھا۔۔۔

ہانی جو غنودگی میں تھی۔۔۔ عرشمان کا مضبوط حصار پاتے ہی اُس کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔ ہانی کے گداز ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

عرشمان جھکا تھا اور ہانی کی یہ خوبصورت مسکان اپنے ہونٹوں میں چن گیا تھا۔۔۔۔

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب ہانی کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ روم کی لائٹ آن تھی۔۔۔ ہانی کو لائٹ آن کر کے سونے کی عادت تھی۔۔۔ یہ بات عرشمان کو پتا تھا۔۔۔۔

ہانی کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ بکھری تھی۔۔ مگر اپنی گردن پر گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتے ہانی کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔

جس کے ساتھ ہی اُسے احساس ہوا تھا کہ اِس وقت وہ عرشمان کے کس قدر قریب تھی۔۔۔

ہانی نے چہرا اُٹھا کر عرشمان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ تیکھے نقوش، گھنی مونچھیں اور نیند میں بھی سختی سے بھینچے گئے اعنابی ہونٹ۔۔۔۔

ہانی یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔ اُس کی قسمت میں واقعی بہت ہی شاندار مرد لکھا گیا تھا۔۔۔ جو آگے بھی اُس کے نصیب میں تھا یا نہیں۔۔۔ ہانی نہیں جانتی تھی۔۔۔

مگر اب تک جس طرح وہ ہر مشکل میں اُسے پروٹیکٹ کرتا آیا تھا۔۔۔ ہانی کا دل اُس کی جانب ہمکنے لگا تھا۔۔۔

اِس وقت بھی اُس کے بازو پر سر رکھے وہ بے خود سی اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔ اِس وقت وہ حسنٰی خانم کی کہی ہر بات بھول چکی تھی۔۔۔ اُسے یاد تھا تو بس اتنا کہ وہ

اُس کا شوہر تھا۔۔۔جو ہمیشہ اُسے پروٹیکٹ کرنے کو تیار رہتا تھا۔۔۔ آج اگر وہ وقت پر وہاں نہ پہنچتا تو۔۔۔۔وہ خوفزدہ منظر یاد کرتے ہانی نے جھرجھری لی تھی۔۔۔اُسے نجانے کتنا ہی وقت گزر گیا تھا عرشمان کو دیکھتے جب اُس کی نظر عرشمان کی ٹھوڑی پر بنے تل پر پڑی تھی۔۔۔

ہانی نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے تل کو چھونا چاہا تھا جب اُسے محسوس ہوا تھا عرشمان جاگ رہا ہے۔۔۔۔

ہانی نے اُس سے دور ہونا چاہا تھا۔۔جب اُسے اپنی کمر پر عرشمان کی گرفت مضبوط ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔ہانی نے اِس شخص کی چلاکی پر دھڑکتے دل کے ساتھ نگاہیں موڑ کر اُسے دیکھا تھا۔۔۔

جو اب آنکھیں کھولے ہانی کی لال پڑتی رنگت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"پلیز لیو می۔۔۔۔"

اُس کی انگلی کا لمس اپنی کمر پر محسوس کرتے ہانی کا دل لرز اُٹھا تھا۔۔۔

"کیا تم مجھے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔؟؟؟"

عرشمان نے اُس کے منہ سے سچ جاننا چاہا تھا۔۔۔جو اُس کے دیکھنے پر نگاہیں چرا رہی تھی۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔ آپ کوئی خواب دیکھ رہے تھے۔۔۔۔مجھے آپ کو دیکھنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔پلیز لیو می۔۔۔۔"

ہانی کا دل اُس کی قربت میں پگھل رہا تھا۔۔وہ ساحر تھا جو آہستہ آہستہ اُسے اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا۔۔۔

"میری بات یاد ہے نا۔۔۔ جس دن مجھے لگا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔ اُس دن تم مجھ سے فرار اختیار نہیں کر پاؤ گی۔۔۔۔"

عرشمان اُس کی پیشانی پر کب رکھتا اُسے آزاد کر گیا تھا۔۔۔ہانی اُس کے حصار سے نکلتی بیڈ سے اُٹھنے ہی والی تھی۔۔۔جب باہر بہت زور سے بادل گرجا تھا۔۔۔اور بجلی گرنے کی خوفناک آواز کے ساتھ لائٹ آف ہوئی تھی۔۔۔

ہانی سہم کر واپس عرشمان کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔

خوف کے مارے اُس کا سانس سوکھ گیا تھا۔۔۔

باہر سے آوازیں آنا ابھی تک بند نہیں ہوئی تھیں۔۔ہانی اُس کے سینے سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ عرشمان اُسے کسی قیمتی متاع کی طرح خود میں سمیٹے اپنے سینے میں چھپا گیا تھا۔۔۔

"تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔۔"

عرشمان نے ہر بار کی طرح اِس بار بھی اُسے اپنے ہونے کا بھروسہ دلاتے کبھی ساتھ نہ چھوڑنے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔

"میں بچپن سے تنہا رہی ہوں۔۔۔"

ہانی کے ہونٹوں سے شکوہ نکلا تھا۔۔۔جو شکوہ آج تک وہ اپنی ماں کے سامنے بھی نہیں کر پائی تھی۔۔۔ مگر اِس شخص کی اپنائیت اور مجبر دیکھ اُسے وہ تمام لمحے یاد آئے تھے۔۔۔جب وہ ایسے ہی خراب موسم سے خوف کھاتے پر بیڈ کے نیچے چھپے۔۔۔تپتے بخار میں جلتی بے ہوش ہو جاتا کرتی تھی۔۔۔۔

تب کوئی اُس کے قریب نہیں تھا ایسے ہی اُسے اپنی آغوش میں لینے کے لیے۔۔۔

اُس کا یہ شکوہ عرشمان کا دل چیر گیا تھا۔۔۔ہر معاملے میں پرفیکٹ رہنے والا عرشمان پیرزادہ اپنے ایک رشتے کے معاملے میں کوتاہی کر گیا تھا۔۔۔

جس کا ازالہ اب وہ پوری زندگی کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

"گزرے وقت ک مداوا نہیں کر سکتا۔۔ مگر یہ وعدہ ضرور کروں گا۔۔۔ کہ آنے والے وقت میں تم کبھی تنہائی کا شکار نہیں ہو گی۔۔۔۔"

عرشمان دل سے عہد کرتا اُس کی مانگ کو اپنے ہونٹوں کے لمس سے مہکا گیا تھا۔۔۔

ہانی جب بھی عرشمان کے قریب ہوتی تھی وہ باقی سب بھول جاتی تھی۔۔۔ یہ بھی کہ عرشمان اور حسنٰی خانم ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے۔۔۔

اور اُسے اُن دونوں میں سے کسی ایک کو چوز کرنا تھا۔۔۔ کیونکہ نہ ہی حسنٰی خانم اُسے عرشمان پیرزادہ کے ساتھ قبول کرنے والی تھیں۔۔۔

اور نہ ہی عرشمان پیرزادہ اُسے حسنٰی خانم کے ساتھ۔۔۔۔

مگر اِس وقت اُن تمام باتوں کو دماغ سے جھٹکتے وہ اپنے مجازی خدا کے سینے سے لگی۔۔۔ اپنا ہر غم پس پشت ڈالتی پر سکون سی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میم یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔۔؟؟"

حسنٰی خانم کا اگلا حکم سنتے ہی ہیر چکرا گئی تھی۔۔۔

اُسے اندازہ نہیں تھا کہ اُن کے کہنے پر عاریز سے نکاح کر کے وہ مزید مشکل میں پھنس جائے گی۔۔۔

"اِس میں اتنی حیران ہونے والی کونسی بات ہے ہیر۔۔۔۔ تم میرے کہنے پر ہی تو عاریز کے قریب گئی تھی نا۔۔۔ اور یہ نکاح کیا۔۔۔۔ پھر تمہیں اتنا مسئلہ کیوں ہو رہا ہے۔۔۔ کہیں تم عاریز پیر زادہ سے محبت تو نہیں کرنے لگ گئی۔۔۔۔"

حسنٰی خانم نے مشکوک نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس پر ہیر نے گھبرا کر فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے میم۔۔۔۔"

ہیر جذبز سی ہوتی فوراً نفی میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

"ہونا بھی نہیں چاہیے ہیر۔۔۔کیونکہ ایسا ہونا سب کے خسارے میں آئے گا۔۔۔ میں پرسی کانفرنس بلانے لگی ہوں۔۔۔خود کو مینٹلی تیار کر لو۔۔۔۔ تمہیں سب کے سامنے یہی کہنا ہو گا کہ عاریز پیرزادہ نے تمہیں اغوا کر کے زبردستی تم سے نکاح کیا ہے۔۔۔اور تمہیں مینٹلی اور فزیکلی ہریس کیا ہے۔۔۔۔ تمہیں انصاف چاہیے۔۔۔اور تم یہ بھی کہو گی۔۔۔کہ اُس دن جعفر بٹ تمہارے پاس عاریز کے کہنے پر ہی آیا تھا۔۔۔

اور جب یہ بات سب کی نظروں میں آئی تو عاریز پیرزادہ خود ہی دنیا والوں کے سامنے ہیرو بننے کے لیے وہاں پہنچ گیا۔۔۔تم جتنے الزام عاریز پیرزادہ پر لگا سکتی ہو تم میڈیا والوں کے سامنے لگاؤ گی۔۔۔۔میں دیکھتی ہوں اِس کے بعد کیسے عوام اُن کی ایمانداری اور شرافت کے گن گاتی ہے۔۔۔۔پے در پے میں اُن پر اتنے

حملے کروں گی کہ افتخار پیرزادہ جن پوتوں کے بل بوتے بہت پر بہت زیادہ اُچھل رہا تھا۔۔۔بعد میں اُنہیں کی بربادی پر اپنا سر پیٹے گا۔۔۔"

حسنٰی خانم ہیر کو آرڈر دیتیں وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔۔

جبکہ ہیر کو ہر شے اندھیرے ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

مگر وہ پہلے کی طرح اب بھی حسنٰی خانم کو انکار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اُسے اب اپنی زندگی کا یہ سب سے زیادہ تکلیف دہ کام کرنا تھا۔۔۔۔

جس کے بعد ہیر نے سوچ لیا تھا کہ وہ کیسے اِس اذیت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خود کو چھٹکارا دلانے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیر نے اپنے خاموش پڑے موبائل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

عاریز نے اُسے نکاح کے بعد ایک بار بھی کال نہیں کی تھی۔۔۔جو دیکھ ہیر سمجھ گئی تھی کہ عاریز پیرزادہ اُس کے دھوکے سے آگاہ تھا۔۔۔

اور اُس نے بھی حسنٰی خانم کی چال کو سمجھتے نجانے اپنے کس پلان کے تحت اُس سے نکاح کیا تھا۔۔۔

ہیر کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

اُس نے حسنٰی خانم کو بھی سچے دل سے چاہا تھا۔۔۔اور عاریز پیرزادہ کو پانے کی بھی اُس کے دل نے اپنے رب سے فریاد کی تھی۔۔۔

مگر نہ تو آج تک حسنٰی بیگم اُس معصوم سی پر خلوص جذبوں میں گندھی لڑکی کی اپنے لیے محبت سمجھ پائی تھیں۔۔۔اور شاید نہ ہی عاریز پیرزادہ نے اُسے سمجھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

ہیر نے اذیت کی انتہا پر پہنچتے اپنی آنکھیں سختی سے میچتے ڈیسائیڈ کر لیا تھا کہ حسنٰی خانم کا یہ آخری احسان بھی اتارتے وہ اپنی زندگی کو ختم کرنے والی تھی۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عر شمان اور ہانی بائے ائیر مری سے واپس آ چکے تھے۔۔۔ کیونکہ جیسے ہی اُس تک عاریز کے نکاح کی خبر پہنچی تھی وہ خود کو واپس آنے سے روک نہیں پایا تھا۔۔۔

ہیر حسنٰی بیگم کے ساتھ پریس کانفرنس کے لیے آن پہنچی تھی۔۔۔

سیاہ شال میں ملبوس وہ کسی روبوٹ کی طرح حسنٰی خانم کی کہیں ایک ایک بات میڈیا والوں کے سامنے بول رہی تھی۔۔۔ جو وہاں موجود بے شمار مائکس اور کیمروں کے ذریعے ہر جانب نشر کی جا رہی تھی۔۔۔

پیرزادہ مینشن کے تمام افراد اِس وقت ڈرائینگ روم میں جمع تھے۔۔۔ اور سب کی نگاہیں سامنے لگی بڑی سی ایل ای ڈی پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

عاریز اپنی خطرناک حد تک لال ہوتی آنکھیں سیاہ شال میں مقید ہیر کے چہرے پر گاڑھے ہوئے تھا۔۔اُس کے ہونٹ سختی سے ایک دوسرے میں پیوست تھے۔۔۔مُٹھیاں بھینچے اُس نے ایک بار بھی اپنی پلکیں نہیں جھپکی تھیں۔۔۔

عاریز اور ہیر کے نکاح سے اِس وقت صرف افتخار صاحب، شیریں بیگم، عرشمان اور عاریز کے سب سے چھوٹے چچا روحیل پیرزادہ واقف تھے۔۔۔جبکہ باقی سب ٹی وی پر کیے جانے والے ہیر کے انکشاف پر پھٹی پھٹی آنکھوں سے کبھی ٹی وی کو دیکھ رہے تھے اور کبھی عاریز کی جانب۔۔۔

اُنہیں عاریز کی خاموشی سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"عاریز پیرزادہ نے یہ نکاح میری مرضی کے خلاف مجھ سے زبردستی کیا ہے۔۔۔۔مجھے اُس شخص سے طلاق چاہیے۔۔۔۔"

ہیر نے اپنی بات مکمل کرتے اپنا چہرا جھکا لیا تھا۔۔۔۔

"افتخار صاحب یہ سب کیا ہے۔۔۔ آپ نے سب کچھ جانتے بوجھتے میرے پوتے کو ایسی لڑکی کے ساتھ نکاح پر مجبور کیوں کیا۔۔۔ جو اُسے ڈیزرو ہی نہیں کرتی۔۔۔ میں نے آپ سے کہا تھا اپنی سیاست کو میرے بچوں کی زندگیوں سے دور رکھیئے گا۔۔۔

مجھ میں مزید حوصلہ نہیں ہے۔۔۔۔ اپنی کسی اولاد کو کھونے کا۔۔۔ حسنین کا دکھ نہیں بھول پائی میں۔۔۔ اگر میرے عاریز یا عرشمان کو کچھ ہوا تو سہہ نہیں پاؤں گی تم۔۔۔۔"

شیریں بیگم جو صبح عاریز اور افتخار صاحب کے بیچ ہوئی باتیں سن چکی تھیں۔۔۔ ہیر کو عاریز کے خلاف زہر اُگلتا دیکھ وہ برداشت نہیں کر پائی تھیں۔۔۔

شیریں بیگم کی بات پر اب کی بار سب کی سوالیہ نگاہیں افتخار صاحب کی جانب اُٹھی تھیں۔۔۔

"دادی جان پلیز۔۔۔اس طرح تو آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔۔نہ عاریز کو کچھ ہو گا اور نہ ہی مجھے۔۔۔ آپ بھروسہ رکھیں ہم پر۔۔۔ آپ کو پریشانی اور تکلیف سے بچانے کے لیے ہی ہم نے آپ سے اور باقی گھر والوں سے ایک حقیقت چھپائی تھی۔۔۔

جو میرا خیال ہے اب بتانے کا وقت آ گیا ہے۔۔۔۔"

عرشمان شیریں بیگم کو سہارا دیتا صوفے پر بیٹھاتے افتخار صاحب اور عاریز کی جانب دیکھتے بولا تھا۔۔۔

"کیسی حقیقت۔۔۔۔کیا ابھی مزید کوئی انکشاف ہونا باقی ہے۔۔۔۔؟؟"

شیریں بیگم نے شکوہ کناں نگاہوں سے افتخار صاحب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ باقی سب خاموش تماشائی بنے یہ سب دیکھ ان رہے تھے۔۔۔

"ہم لوگ پہلے دن سے ہی جانتے تھے کہ حسنٰی خانم کی سیکرٹری اور عاریز کی یونی فیلو ہیر حسنٰی خانم کے کس مقصد کے تحت عاریز کے قریب ہوئی ہے۔۔۔۔وہ ہیر کے ذریعے عاریز پر اپنی سازش کا جال پھینکنا چاہتی تھی۔۔۔۔تاکہ جو دھوکا اُس نے ہمارے حسنین کے ساتھ کیا تھا وہی ہیر عاریز کے ساتھ کر کے اُسے برباد کرے۔۔۔اور جو یہ ابھی کیا اُنہوں نے۔۔۔۔"

افتخار صاحب کی بات پر وہاں موجود تمام افراد کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔

"اور آپ نے جانتے بوجھتے ڈائن کی سازش کو پایہ تکمیل تک پہنچنے دیا۔۔۔۔"

شیریں بیگم کی نگاہیں وہاں سے خاموشی کے ساتھ اُٹھ کر جاتے عاریز پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

"ہاں۔۔۔ہم نے ایسا ہونے دیا۔۔۔کیونکہ ہم خود ایسا چاہتے تھے۔۔۔۔"

افتخار صاحب نہایت ہی تحمل سے ایک ایک بات سب کے سامنے رکھ رہے تھے۔۔۔وہ خود بھی ابھی تھوڑی دیر بعد اپنے کیے جانے والے انکشاف کو لے کر فکر مند تھے۔۔۔

کیونکہ وہ جانتے تھے شیریں بیگم سمیت باقی سب اتنی بڑی حقیقت جان کر گہرے شاک میں جانے والے تھے۔۔۔

"آپ اپنے پوتے کی بربادی چاہتے تھے۔۔۔؟؟"

شیریں بیگم نے طنزیا نگاہوں سے افتخار صاحب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"حسنٰی بیگم اب تک یہی سمجھ رہی ہے کہ اُس نے ہمارے ساتھ چال چلی ہے۔۔۔ اور ہمیں اپنی سازش کا شکار کیا ہے۔۔۔بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اُس نے ہمارے پلان کو خود ہی ہمارے لیے آسان کر دیا۔۔۔عاریز نے اُس یونیورسٹی میں داخلہ صرف ہیر کی خاطر ہی لیا تھا میرے کہنے پر۔۔۔ہمارا مقصد شروع سے یہی

تھا۔۔۔ کہ ہیر کا نکاح عاریز سے ہو جائے۔۔۔ جسے پورا کروایا خود حسنٰی خانم نے۔۔۔۔"

افتخار صاحب کی بات پر سب نے سوالیہ نگاہیں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔

اب کی بار شیریں بیگم خاموش رہی تھیں۔۔ اُنہیں اپنے شوہر کے آدھے ادھورے جملوں سے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کوئی بہت بڑا انکشاف کرنے والے ہیں۔۔۔

"مگر کیوں بابا سائیں۔۔۔ حسنٰی خانم کی معمولی سی سیکرٹری کے لیے یہ سب کیوں کیا گیا۔۔۔۔۔"

نعمان صاحب اب کی بار خاموش نہیں رہ پائے تھے۔۔۔

"وہ معمولی لڑکی نہیں ہے۔۔۔۔ پوتی ہے وہ ہماری۔۔۔ پیرزادہ مینشن کی بیٹی۔۔۔ "

افتخار صاحب کی بات پر پیرزادہ مینشن میں موت کی سی خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"حسنٰی بیگم اب تک یہی سمجھ رہی ہے کہ اُس نے ہمارے ساتھ چال چلی ہے۔۔۔ اور ہمیں اپنی سازش کا شکار کیا ہے۔۔۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اُس نے ہمارے پلان کو خود ہی ہمارے لیے آسان کر دیا۔۔۔ عاریز نے اُس یونیورسٹی میں داخلہ صرف ہیر کی خاطر ہی لیا تھا میرے کہنے پر۔۔۔ ہمارا مقصد شروع سے یہی تھا۔۔۔ کہ ہیر کا نکاح عاریز سے ہو جائے۔۔۔ جسے پورا کروایا خود حسنٰی خانم نے۔۔۔۔"

افتخار صاحب کی بات پر سب نے سوالیہ نگاہیں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔

اب کی بار شیریں بیگم خاموش رہی تھیں۔۔اُنہیں اپنے شوہر کے آدھے ادھورے جملوں سے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کوئی بہت بڑا انکشاف کرنے والے ہیں۔۔۔

"مگر کیوں بابا سائیں۔۔۔ حسنٰی خانم کی معمولی سی سیکرٹری کے لیے یہ سب کیوں کیا گیا۔۔۔۔۔"

نعمان صاحب اب کی بار خاموش نہیں رہ پائے تھے۔۔۔

"وہ معمولی لڑکی نہیں ہے۔۔۔۔پوتی ہے وہ ہماری۔۔۔ پیرزادہ مینشن کی بیٹی۔۔۔ "

افتخار صاحب کی بات پر پیرزادہ مینشن میں موت کی سی خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔

سب لوگوں کو لگا تھا جیسے اُنہوں نے کچھ غلط سن لیا ہو۔۔۔۔ شیریں بیگم نے بھی پتھرائی نگاہوں سے افتخار صاحب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیا یہ لڑکی میرے حسنین کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔۔؟؟"

شیریں بیگم کی آنکھوں سے آنسو نکلتے اُن کے چہرے کو بھیگونے لگے تھے۔۔۔

"ہیر کی ماں بشرا خاتون حسنین کے دوست عدیل کی بہن تھی۔۔۔۔عدیل کے ماں باپ کی ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔بشرا اور عدیل ہی ایک دوسرے کا اکلوتا سہارا تھے۔۔۔جب اُنہیں دنوں بد قسمتی سے عدیل ایک حادثے کا شکار ہوا تھا۔۔۔

گاڑی ٹرک سے ٹکرانے کی وجہ سے وہ بہت بُری طرح زخمی ہوا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے اُس کی جانب سے نُامیدی ظاہر کر دی تھی۔۔۔تب عدیل نے اپنی چند پل کی سانسوں کی مہلت لیتے حسنین کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔کہ وہ ابھی اور اِسی وقت اُس کی بہن سے نکاح کر لے۔۔۔

وہ جانتا تھا حسنین پہلے سے شادی شدہ ہے۔۔۔مگر اُسے حسنین کے علاوہ کسی پر اعتبار نہیں تھا۔۔۔جو اُس کی سادہ سی بہن کا خیال رکھ سکے۔۔۔حسنین چاہتے

ہوئے بھی بستر مرگ پر پڑے اپنے بھائیوں جیسے دوست کی بات کو ٹھکرا نہیں پایا تھا۔۔اُس نے حسنٰی خانم کو بتائے بغیر بشرا سے نکاح کر لیا تھا۔۔اور شادی اُس کے مرنے سے کچھ عرصہ پہلے حسنٰی کے سامنے آئی تھی۔۔۔

حسنٰی خانم نے بہت ہی ہوشیاری کے ساتھ یہ خبر ہم تک نہیں پہنچنے دی تھی۔۔۔ کہ اُس کے علاوہ بھی کوئی حسنین کی جائیداد کا وارث ہے۔۔۔

ہیر حسنین اور بشرا کی بیٹی ہے۔۔۔۔حسنٰی خانم صرف حسنین کی ہی نہیں بلکہ بشرا کی موت کی زمہ دار بھی ہے۔۔۔حسنٰی نے ہی بشرا کو زہر دلوایا تھا۔۔۔

اُس ظالم اور سفاک عورت نے نجانے کتنے سال بشرا کو قید کر کے رکھا اپنے پاس۔۔۔۔اور ہماری پوتی ہیر کو اپنا نوکر بنا کر اُسے اپنے احسانوں کے بوجھ تلے ایسے دبائے رکھا کہ اب وہ سانس تک اُس سے پوچھ کر لیتی ہے۔۔۔۔

دو سال پہلے بشرا کی حالت بہت زیادہ بگڑ جانے پر ملازمین حسنٰی خانم سے چھپ کر اُسے ہاسپٹل لے گئے تھے۔۔۔۔ جہاں پر اُس نے بہت مشکل سے اپنی زندگی کی آخری سانسیں گنتے مجھے ساری سچائی بتادی تھی۔۔۔

ہیر ابھی تک حقیقت سے انجان ہے۔۔۔۔ اور وہ بدذات عورت میری پوتی کو ہر روز نئے سے نئی اذیت سے دوچار کر رہی ہے۔۔۔

ہیر یہی سمجھتی ہے کہ حسنٰی خانم اُس کی محسن ہے۔۔۔ جس نے اُسے پال پوس کر بڑا کیا ہے اور زندگی میں اِس مقام تک پہنچا دیا ہے۔۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتی کہ حسنٰی خانم اب تک اُس پر ظلم ہی کرتی آئی ہے۔۔۔ پہلے اُس کے باپ کو اُس سے چھین کر، اُس کی ماں کو اتنے سالوں تک قید رکھ کر اور پوری زندگی اُس پر احسان جتا کر اُس کی عزت مجروح کرتے ہوئے۔۔۔۔ اور آج جو تماشا ابھی وہ ہیر کے ساتھ کر رہی ہے۔۔۔ اُس کی تو بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی اُسے۔۔۔"

افتخار صاحب سب کے سامنے اصل حقیقت رکھتے تھکے تھکے انداز میں صوفے سے اپنی پشت ٹکا گئے تھے۔۔۔

جبکہ باقی سب کی حالت بھی اُن سے الگ نہیں تھی۔۔۔سب کے چہرے آنسوؤں سے بھیگ گئے تھے۔۔۔

اتنے سالوں تک اُن کی ہیر اُن سب کے سامنے رہی تھی۔۔۔اور وہ سمجھ ہی نہیں پائے تھے کہ یہ معصوم سی لڑکی جو حسنٰی خانم کے اشاروں پر کسی کٹپتلی کی طرح گھومتی تھی وہ کوئی اور نہیں اُن ہی کا خون تھی۔۔۔۔

"افتخار صاحب۔۔۔۔تو کیا عاریز بھی یہ سچائی جانتا تھا۔۔۔اور ہیر کو صرف اُس عورت سے بچانے کے لیے نکاح کیا اُس نے۔۔۔اور ہیر نے یہ نکاح اُس نیچ عورت کے کہنے پر کیا؟؟؟۔"

شیریں بیگم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ اگر ہیر اور عاریز ایک دوسرے کو پسند ہی نہیں کرتے تھے تو اِس نکاح کے کیا معنی نکلنے والے تھے۔۔۔ کیا پھر سے ایک اور رشتہ ٹوٹ جانا تھا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ یہ نکاح صرف ہیر کو پروٹیکٹ کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔۔۔ اِس کے علاوہ اِس نکاح کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔ آپ سب لوگ بھی اِس نکاح سے کچھ اور مت سمجھ لیجیے گا۔۔۔ میری پوتی اب تک اپنی مرضی اور خواہشات کو مار کر صرف وہی کرتی آئی ہے۔۔۔ جو حسنٰی خانم نے اُس سے کروایا ہے۔۔۔ مگر اب مزید نہیں۔۔۔ اب وہی ہو گا جو ہیر چاہے گی۔۔۔"

افتخار صاحب کی کہی یہ بات وہاں قدم رکھتے عاریز کے کانوں سے بھی ٹکرائی تھی۔۔۔ سب نے عاریز کی جانب دیکھا تھا۔۔

مگر اُس کو دیکھ کر کسی کو نہیں لگا تھا کہ عاریز کو اُس بات سے کوئی خاص فرق پڑا ہے۔۔۔ شاید وہ پہلے سے ہی افتخار صاحب کے اِس فیصلے سے واقف تھا۔۔۔

"یہ ہیر کیا کر رہی ہے۔۔۔۔؟؟؟"

اچانک شہلا بھابھی کی نظر سامنے حسنٰی خانم کے ساتھ بیٹھی ہیر پر پڑی تھی۔۔۔ جو مٹھی میں دبائی کوئی شے منہ میں لیتی پانی کی آدمی بوتل خالی کر گئی تھی۔۔۔ یہ بات پتا نہیں وہاں موجود لوگوں نے نوٹ کی تھی یا نہیں۔۔۔ مگر پیرزادہ مینشن کے تمام افراد نے بہت اچھے سے دیکھی تھی۔۔۔

"اِس وقت وہ اتنی گولیاں کیوں لے رہی ہے۔۔۔ کہیں یہ زہر تو نہیں ہے۔۔۔"

حرا کے ہونٹوں سے نے اختیار پھسلا تھا۔۔۔

عاریز، عرشمان اور افتخار صاحب جو پہلے ہی وہاں جانے کے لیے تیار ہو چکے تھے۔۔۔ یہ منظر دیکھ وہ تینوں بھی پریشان ہوئے تھے۔۔۔

"نو۔۔۔۔"

سب سے پہلے عاریز ہی پریشان اور بے چین سا باہر بھاگا تھا۔۔۔اُس کی یہ بے چینی پیرزادہ مینشن کے کسی بھی فرد سے چھپی نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

اتنی سیریس سچویشن میں بھی ینگ پارٹی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔۔

"دل کے معاملات وہ نہیں ہیں جو بڑے سمجھ رہے ہیں۔۔۔اُدھر عاریز بھائی کے خلاف بیان دینے کے بعد زہر کھائی جا رہی ہے۔۔۔اور یہاں شدید غصے میں بھی اُسی کی فکر دکھائی جا رہی ہے۔۔۔۔ایک جانب بھرپور قسم کی دیوانگی ہے تو دوسری جانب بے پناہ عشق۔۔۔۔"

سویرا کے تبصرے پر اُن سب کے دل سے ہیر کے ٹھیک ہونے کی دعا نکلی تھی۔۔۔کیونکہ وہ سب تو پہلے دن سے جانتے تھے می عاریز ہیر کو ہی پسند کرتا ہے۔۔۔

"اے میرے مالک۔۔ میرے بچوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔۔۔ میری ہیر کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔ کم عمری سے ہی میری بچی نے بہت تکلیفیں دیکھی ہیں۔۔۔ اب خوشیوں پر اُس کا بھی حق ہے۔۔۔"

شیریں بیگم سجدے میں گرتیں اپنے رب سے اپنے بچوں کی خوشیوں کی دعا مانگنے لگی تھیں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"واہ آج تو مزا آنے والا ہے۔۔۔ وہ دیکھو پیرزادہ بھی پہنچ چکے ہیں کانفرنس میں۔۔۔ اب ہوگی اصل جنگ۔۔۔۔۔ حسنٰی خانم بہت غلط

بندوں پر الزام لگانے کی غلطی کر بیٹھی ہے۔۔۔ یہ لوگ اِس عورت کی دھجیاں اُڑا دیں گے۔۔۔"

اُن تینوں کو گاڑیوں سے نکلتے دیکھ وہاں آیا کسی ٹی وی چینل کا رپورٹر باقی سب کو بھی اُس جانب متوجہ کر گیا تھا۔۔۔۔

اب سب کیمروں کا فوکس حسنٰی خانم اور ہیر سے ہٹ کر اُن تینوں پر تھا۔۔۔

افتخار صاحب درمیان میں تھے۔۔۔ جبکہ اُن کے دونوں پوتے دائیں اور بائیں جانب اُن کے ساتھ ساتھ چلتے حسنٰی خانم کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔

جو دیکھ حسنٰی خانم کے چہرے پر نفرت بھرے زہریلے تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔

اُسے ان تینوں مرد سے بے پناہ نفرت تھی۔۔۔

ہیر بھی عاریز کو وہاں دیکھ حسنٰی بیگم کے ساتھ سہم کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

عاریز کے غصے بھرے سرد تاثرات اُسے شدید خوفزدہ کر رہے تھے۔۔۔

"آپ سب نے اِس عورت کے لگائے الزامات تو سن لیے۔۔۔اور یقین بھی کر لیا وہ بھی بنا کسی ثبوت کے۔۔۔کیا ہمادی عوام کو ہم پر اتنا ہی بھروسہ ہے کہ کوئی بھی آکر کچھ بھی بکواس کرے گا اور وہ سن اور مان لیں گے۔۔۔۔آپ سب جانتے ہیں کہ پیرزادہ خاندان والے عورتوں کی کس قدر عزت کرتے ہیں۔۔۔۔اُن کی نگاہ میں عورت کا کیا مقام ہے۔۔جو لوگ کسی اور کی بیٹی کو بُری نگاہ سے نہیں دیکھتے وہ اپنے خاندان کی بیٹی کو بھلا کیسے اغوا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔"

افتخار صاحب کے کیے جانے والے انکشاف پر جہاں حسنٰی خانم کو پسینے چھوٹے تھے وہیں ہیر بھی لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔۔

وہاں موجود تمام افراد میں بھی ایک عجیب سی ہلچل پیدا ہو چکی تھی۔۔۔

"جی میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ ہیر میری پوتی اور حسنین پیرزادہ کی سگی اولاد ہے۔۔۔ جسے اتنے سالوں سے یہ عورت دھوکے سے اپنے پاس رکھے آئی ہے۔۔۔۔"

افتخار صاحب کی بات پر ہیر نے پتھرائی نگاہوں سے حسنٰی خانم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا۔۔۔ ابھی مزید اُسے اور کیا کیا اذیت سہنی تھی۔۔۔ مگر وہ جانتی تھی اِس سب کی ابھی نوبت ہی نہیں آنی تھی۔۔۔ کیونکہ ابھی دس منٹ پہلے وہ زہر لے کر خود کو اِس مطلبی دنیا کے دغابازیوں سے آزاد کرنے کی تیاری کر چکی تھی۔۔۔

ہیر کی آنکھیں دھندلا گئی تھیں۔۔۔۔

"ہیر۔۔۔۔"

ہیر کو حواس سے بیگانے ہوتے دیکھ عاریز چلاتے اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ہیر کی حالت دیکھ افتخار صاحب کے ہاتھ سے بھی مائیک گر چکا تھا۔۔۔

کیونکہ ہیر کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی۔۔۔ جس کا مطلب وہاں موجود ہر شخص جانتا تھا۔۔۔ہیر زہر لے چکی تھی۔۔۔

عاریز کو اپنے ہاتھوں پیروں سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ مگر وہ ہیر کو اپنی بانہوں میں اُٹھائے پوری تیز رفتاری کے ساتھ گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

حسنٰی خانم اپنی سازش ایک بار پھر خود پر ہی اُلٹ جانے پر بالکل سکتے میں آچکی تھی۔۔۔

اب لوگ عاریز پیرزادہ کو نہیں بلکہ اُسے ہی گالیاں دے رہے تھے۔۔۔ہانی نے جلدی سے ماں کو فون کیا تھا۔۔

"مامایہ سب کیا ہے۔۔۔۔؟ پیر زادہ کیا کہہ کر گئے ہیں۔۔ اور ہیر۔۔ ہیر کو کیا ہوا ہے۔۔۔ آپ نے ہیر کا نکاح یوں زبردستی کیسے ہونے دیا۔۔۔۔"

ہانی ایک ہی سانس میں سوالوں کی برسات کر چکی تھی۔۔۔ جن میں سے کسی ایک کا بھی جواب حسنٰی خانم کے پاس نہیں تھا۔۔۔

وہ بس اتنا جانتی تھی کہ ہیر کی طرح اب اُنہیں ہانی کو خود سے دور نہیں جانے دینا تھا۔۔۔ کچھ تو ایسا کرنا تھا جس کے بعد ہانی صرف اُن کی بات مانے۔۔۔ اور عوام بھی اُن سے یوں بدظن نہ ہو۔۔۔

اپنا اگلا لائحہ عمل وہ سوچ چکی تھیں۔۔۔

"ہانی میں نے تمہیں بتایا تھا پیر زادہ بہت شاطر ہیں۔۔۔ ہیر کو زہر بھی اُنہوں نے ہی دلوائی ہے۔۔۔ وہ مارنا چاہتے ہیں اُسے تاکہ وہ اُن کے خلاف مزید کچھ نہ بول سکے۔۔۔ اور اب وہ مجھے بھی ختم کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ مگر تم وعدہ کرو مجھے اِن

لوگوں کو چھوڑو گی نہیں۔۔۔اِن سے میر ابدلہ لے کر رہو گی۔۔۔جیسے آج تک مجھے سب کے سامنے یہ لوگ بدنام کرتے آئے ہیں ویسے ہی تم بھی اِنہیں ذلیل کرو گی۔۔۔۔۔"

حسنٰی خانم روتے ہوئے ہانی کو ایمو شنل بلیک میل کر گئی تھیں۔۔۔

ہانی جو اپنی ماما اور عرشمان کے درمیان سب ٹھیک کرنے کا سوچے بیٹھی تھی۔۔۔ اُن کو یوں روتا دیکھ ہانی کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"ماما پلیز آپ کیوں اتنی پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔ہیر کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔اور نہ ہی آپ کو۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ آپ پلیز گھر آئیں۔۔۔میں آپ کا ویٹ کر رہی ہوں."

ہانی اپنی ماں کو یوں روتے ہوئے نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔اُس کی اپنی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

اُسے ہیر کی بھی بہت زیادہ فکر ہو رہی تھی۔۔۔

اگر ہیر کو زہر عاریز پیرزادہ نے خود دلوائی تھی تو اِس وقت ہیر کا اُن لوگوں کے پاس ہونا خطرے سے خالی نہیں تھا۔۔۔

حسنٰی بیگم کال بند کر چکی تھیں۔۔۔ہانی بے چینی سے اُن کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

اُن کے آفس سے گھر کا راستہ تیس منٹ کی ڈرائیو پر تھا۔۔۔ مگر ایک گھنٹہ ہونے کو آیا تھا ابھی تک حسنٰی بیگم گھر نہیں پہنچی تھیں۔۔۔۔

ہانی کا پریشانی کے مارے بُرا حال تھا۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔بی بی جی ٹی وی آن کریں جلدی سے۔۔۔۔"

ملازمہ حواس باختہ سی اُس کے قریب آئی تھی۔۔۔اور جلدی سے ریموٹ اُٹھاتے ٹی وی آن کیا تھا۔۔۔

مگر ٹی وی پر چلتی خبر ہانی کے چودہ طبق روشن کر گئی تھی۔۔۔

حسنٰی خانم کی گاڑی پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔۔۔اُنہیں بہت ہی خراب حالت میں ہاسپٹل لے جایا جارہا تھا۔۔۔۔

ہانی یہ خبر سنتے پیچھے صوفے پر جا گری تھی۔۔۔

"بی بی جی سنبھالیں خود کو۔۔۔"

ملازمہ نے آگے بڑھ کر ہانی کو تھاما تھا۔۔۔

"بی بی جی آپ کا فون بج رہا ہے۔۔۔۔۔"

ملازمہ نے ہانی کا دھیان اُس کے بجتے فون کی جانب مبذول کروایا تھا۔۔۔۔

جہاں حسنٰی خانم کے ہی کسی سیکرٹری کی کال تھی۔۔۔

"ہانی میم۔۔۔حسنٰی میڈم پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔۔۔وہ بُری طرح زخمی ہیں۔۔۔۔میں نے ڈرائیور بھیج دیا ہے۔۔۔وہ باحفاظت آپ کو ہاسپٹل لے آئے گا۔۔۔۔"

ہانی نے ساکت نگاہوں کے ساتھ دوسری جانب سے کہی جانے والی بات سنی تھی۔۔۔

"کس نے کروایا ہے ماما پر حملہ۔۔۔۔؟؟؟"

ہانی کا لہجہ کسی بھی احساس سے عاری تھا۔۔۔

"پوری دنیا جانتی ہے حسنٰی میڈم کے دشمن کون ہیں۔۔۔ جن کا مقابلہ اتنے سالوں سے وہ تن تنہا کرتی آرہی ہیں۔۔۔ جنہوں نے اُنہیں بہت بار گرانے کی کوشش بھی کی۔۔۔ مگر وہ اُنہیں ہلا تک نہیں پائے۔۔۔ آج جب حسنٰی میڈم نے اُن کا سچ سب کے سامنے لانے کی کوشش کی تو اُنہوں نے حسنٰی میڈم پر قاتلانہ حملہ کروادیا۔۔۔ جس کی دھمکیاں وہ کافی عرصے سے میڈم کو دے بھی رہے تھے۔۔۔ اور پہلے دو بار میڈم اُن کے ایسے ہی حملے سے بچی ہیں۔۔۔ مگر پیرزادہ خاندان اتنا طاقتور ہے کہ اُن سے ٹکرانے کی جرأت کوئی نہیں رکھتا خود میں۔۔۔

"

مقابل کی بات سنتے ہانی کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔تو اِس کا مطلب اُس کی ماما اب تک اُسے جو کہتی آئی تھیں وہ بالکل سچ تھا۔۔۔

عرشمان پیر زادہ اور اُس کے خاندان والے اتنے سفاک تھے۔۔۔

ہانی کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

جس انسان کے لیے اُس کے دل نے دھڑکنا سیکھا تھا۔۔۔وہ اتنا بُرا انسان تھا۔۔۔

ہانی کا دماغ بالکل ماؤف ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنے آنسو سختی سے رگڑتی اُٹھی تھی۔۔۔اور اُسی رف سے حلیے کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عاریز آئی سی یو کے باہر کھڑا اِس وقت خود کو دنیا کا سب سے زیادہ بے بس انسان تصور کر رہا تھا۔۔۔ اُس نے اِس لڑکی سے وعدہ کیا تھا۔۔۔ وہ کبھی اُس کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دے گا۔۔۔۔

مگر وہ اپنا وعدہ پورا نہیں کر پایا تھا۔۔۔

اُس کی معصوم سی ہیر اِس قدر زہنی اذیت میں تھی۔۔۔ اور وہ اُسے اپنے غصے کے آگے دیکھ ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا اُسے۔۔۔۔"

عرشمان نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اُسے حوصلہ دیا تھا۔۔۔ جس پر عاریز نے اپنی جلتی آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اُسے کچھ ہو بھی نہیں سکتا۔۔۔ ابھی اُسے جینا ہے۔۔۔ اور خوشیوں بھری زندگی گزارنی ہے۔۔۔ جس کی وہ خواہشمند اور حقدار ہے۔۔۔"

عاریز مضبوط لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"تم محبت کرتے ہو اُس سے۔۔۔۔"

عرشمان کے سوال پر عاریز کے ہونٹوں پر درد بھری مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ اتنی محبت کہ اُس کی خوشی کی خاطر اُسے چھوڑنے کو بھی تیار ہوں۔۔۔"

عاریز نے اپنی آنکھوں میں اُترتی نمی کو اندر دھکیلنے کی کوشش کرتے عرشمان کی جانب سے چہرا موڑ لیا تھا۔۔۔

اپنے بھائی کو اپنی اذیت میں دیکھ عرشمان کا دل بوجھل سا ہوا تھا۔۔۔

"دادا جان اور ہیر باخبر ہیں تمہاری اِس محبت سے۔۔۔۔"

عرشمان بھلا کیسے عاریز کو ٹوٹتا دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"تمہارے سوا کوئی نہیں جانتا۔۔۔ اور نہ تم کسی اور کو بتاؤ گے۔۔۔۔ میں بس اُس بے ضرر لڑکی کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ جہاں جس انسان کے ساتھ اُس کی خوشی ہو گی۔۔ وہ وہیں رہے گی۔۔۔ اور اِس بات میں میں اُس کا ساتھ دوں گا۔۔۔ کیونکہ اُس نے مجھے ہی اپنی زندگی کا واحد دوست مانا ہے۔۔۔ اور اب اُس کا یہی دوست اُس کا پورا پورا ساتھ دے گا۔۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے عاریز کی آنکھیں اِس قدر لال ہو چکی تھیں۔۔۔ جیسے ابھی خون چھلکانے لگ جائیں گی۔۔۔۔

اِس سے پہلے کہ عرشمان کچھ بولتا آئی سی یو کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

وہاں موجود پیرزادہ خاندان کے ہر فرد کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔

عاریز کی دھڑکنیں جیسے ساکت ہوئی تھیں۔۔۔

"ڈاکٹر صاحب ہماری بچی کیسی ہے۔۔۔۔؟؟؟"

افتخار صاحب نے کتنی مشکل سے یہ بات پوچھی تھی یہ تکلیف وہی جانتے تھے۔۔۔

"آپ سب کی دعائیں کام کر گئی ہیں۔۔۔ ہیر نے بہت بھاری مقدار میں زہر لی تھی۔۔۔ جس کے بعد اُس کا بچ پانا انتہائی مشکل تھا۔۔۔ مگر جس لڑکی کے لیے اتنے سارے لوگوں کے ہاتھ دعا کے لیے اُٹھے ہوں۔۔۔ اُسے بھلا کیا ہو سکتا ہے۔۔۔ آپ کے بروقت اُسے ہاسپٹل پہنچانے اور میرے رب کے معجزے کی وجہ سے اب ہیر خطرے سے باہر ہے۔۔۔ ہم نے ہیر کا معدہ واش کر دیا ہے۔۔۔ کچھ گھنٹوں تک اُسے ہوش آجائے گا۔۔۔ جس کے بعد آپ اُس سے مل سکتے ہیں۔۔۔ ہاں مگر ہیر کو بہت زیادہ ویکنیس ہو چکی ہے۔۔۔ آپ کو اُس کا پوری طرح سے خیال رکھنا ہو گا۔۔۔"

ڈاکٹر صاحب اُن سب کو زندگی کی نوید سناتے وہاں سے جا چکے تھے۔۔۔

پیر زادہ خاندان کے تمام افراد کے چہروں پر مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔

جبکہ عاریز بنا کسی سے کوئی بات کیے خاموشی سے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہانی روتے ہوئے سیدھی ہاسپٹل پہنچی تھی۔۔۔ جہاں باہر حسنٰی خانم کی پارٹی سپورٹرز کی بہت بڑی بھیڑ جمع تھی۔۔۔۔ہانی کو گارڈز کے بیچ بہت مشکل سے اندر لایا گیا تھا۔۔۔

بہت سے نیوز چینلز پر حسنٰی خانم کی موت کی خبر بھی چلادی گئی تھی۔۔۔۔

ہانی کا دل خون خون ہو رہا تھا۔۔۔ اُسے اِس وقت خود پر شدید غصہ آرہا تھا جس نے اپنی ماما پر یقین نہ کر کے عرشمان پیرزادہ اور اُس کے خاندان کو ٹھیک سمجھا تھا۔۔۔

جنہوں نے اُس کی ماما کو اتنی تکلیف پہنچا کر اُس سے اُس کا اکلوتا رشتہ بھی چھیننا چاہا تھا۔۔۔

"ماما کہاں ہیں نجمہ آنٹی۔۔۔مجھے اُنہیں دیکھنا ہے۔۔۔اُن سے ملنا ہے۔۔۔۔"

ہانی وہاں کھڑی اپنی ماما کی کولیگ کے قریب آتے روتے ہوئے بولی۔۔۔

"ابھی وہ آئی سی یو میں ہیں۔۔۔دو گولیاں لگی ہیں اُنہیں۔۔۔اُن کے گارڈز نے بروقت آگے آتے اُنہیں مزید زخمی ہونے سے بچا لیا تھا۔۔۔مگر اُن کا کافی خون بہہ چکا ہے۔۔۔وہ آئی سی یو میں ہیں۔۔۔اُن کے دو گارڈز موقع پر ہی جانبحق ہو چکے ہیں۔۔۔اِس بار حملہ آور حسنٰی کو پوری طرح ختم کرنے کے ارادے سے ہی آئے تھے۔۔۔بس دعا کرو وہ ٹھیک ہو جائیں۔۔۔۔ورنہ پیرزادہ خاندان نے تو اُنہیں ختم کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔۔"

نجمہ بیگم بھی حسنٰی خانم کی طرح پیرزادہ خاندان کے حوالے سے زہر اُگلتیں اِس کمزور لمحے میں ہانی کو اُن کے مزید خلاف کر گئی تھیں۔۔۔

ہانی کو رہ رہ کر خود پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

جس نے اپنی سگی ماں پر یقین نہیں کیا تھا۔۔۔۔

"ڈاکٹر صاحب میری ماما کیسی ہیں۔۔۔ کیا میں اُن سے مل سکتی ہوں۔۔۔۔"

ہانی آئی سی یو سے نکلتے ڈاکٹرز کو دیکھ بھاگ کر اُن کے قریب آئی تھی۔۔۔

"ہم نے اُن کے جسم سے گولیاں نکال دی ہیں۔۔۔ مگر بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اُن کی حالت ابھی بھی تشویشناک ہے۔۔۔ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں۔۔۔ مگر اُنہیں دواؤں کے ساتھ ساتھ دعاؤں کی بھی اشد ضرورت ہے۔۔۔۔"

ڈاکٹرز کی بات سنتے ہانی کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔

"ہانی بیٹا آپ حوصلہ رکھیں۔۔۔ حسنٰی میڈم ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔۔"

نجمہ بیگم نے اُسے تسلی دی تھی۔۔۔

مگر ہانی کی حالت اِس وقت بہت زیادہ خراب تھی۔۔۔ ایک طرف ہیر خطرے میں تھی تو دوسری طرف اُس کی ماما۔۔۔۔

اور دونوں کی اِس حالت کا زمہ دار پیر زادہ خاندان تھا۔۔۔

ہانی اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔۔۔۔

"ہانی بیٹا کہاں جا رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"

نجمہ بیگم نے ہانی کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

"افتخار پیر زادہ اور عرشمان پیر زادہ کو بتانے کہ اب میں اُنہیں نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔ میری ماما اور ہیر کے ساتھ وہ جتنا غلط کر سکتے تھے کر چکے۔۔۔۔ اب میں

اُنہیں نہیں چھوڑوں گی۔۔میری ہر محرومی اور اذیت کا بدلہ دینا ہو گا اُنہیں۔۔۔۔"

ہانی اُن کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کرواتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

اُسے وہاں سے جاتے دیکھ نجمہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"ہمارا پلان کامیاب ہوا۔۔۔ہانی جا چکی ہے پیرزادہ خاندان کو اُن کی اوقات یاد دلانے۔۔۔۔"

نجمہ بیگم فون پر کسی کو اطلاع دیتی واپس بینچ پر جا بیٹھی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہیر کو تھوڑی دیر پہلے روم میں شفٹ کیا گیا تھا۔۔۔اُن سب میں سے ابھی کوئی بھی واپس گھر نہیں گیا تھا۔۔۔ حسنٰی خانم پر ہوئے حملے کی خبر اُن تک بھی پہنچ چکی تھی۔۔۔

اور یہ خبر بھی کہ اُن لوگوں کا نام اِس حملے میں اُچھالا جا رہا تھا۔۔۔

مگر اُن کو اِس بات کی رتی برابر بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

"میں جانتا تھا وہ عورت ہماری ہانی کو بد ظن کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی ایسی حرکت ضرور کرے گی۔۔۔۔"

افتخار صاحب کو بہت زیادہ ٹینشن ہوئی تھی۔۔۔

باقی سب بھی اُن کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔

"اگر اُس پر حملے کا الزام ہم پر ہی آنا تھا تو جان سے ہی مروا دیں اُسے۔۔۔میری بچیوں کی جان تو چھوٹے اُس چڑیل سے۔۔۔۔"

شیریں بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔ابھی جا کر حسنٰی خانم کا گلا ہی دبا آئیں۔۔۔۔

"سر حسنٰی خانم کی بیٹی اُمِ ہانی آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔۔۔۔"

وہ سب اِس وقت ہاسپٹل کے وی آئی پی ایریا میں تھے۔۔۔جہاں بنا اجازت کے کسی کا بھی آنا منع تھا۔۔۔۔

ہانی کی آمد کا سن کر سب لوگوں چونک گئے تھے۔۔۔اِس وقت ہانی اپنی ماں کو چھوڑ کر بھلا یہاں کیسے آسکتی تھی۔۔۔۔

"فوراً اندر بھیجو۔۔۔۔"

افتخار صاحب کے کہنے پر گارڈ واپس چلا گیا تھا۔۔۔

سب کی نگاہیں دروازے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔جب ہانی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

ہانی کی حالت دیکھ عرشمان اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ گیا تھا۔۔۔۔

وہ اِس وقت سیاہ رنگ کے لباس میں کریم کلر کا سکارف لیے۔۔۔۔رف سے حلیے میں بھی کھڑی نہایت پر کشش لگ رہی تھی۔۔۔اُس کی دودھیا رنگ رونے کی وجہ سے لال ہو چکی تھی۔۔۔۔اور جوڑے میں مقید بالوں کی لٹیں بغاوت کرتیں اُس کی موہنی صورت کے ارد گرد بکھری ہوئی تھیں۔۔۔۔

آنکھوں میں نفرت اور غصہ بھرے وہ افتخار پیرزادہ کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہاں موجود تمام افراد اپنا سانس روکے ہانی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

"ہانی میری بیٹی۔۔۔۔۔۔"

افتخار صاحب نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے سر پر رکھنا چاہا تھا۔۔۔۔جب ہانی نے نفی میں سر ہلاتے نفرت آمیز نگاہوں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"خبر دار مجھے بیٹی کہنے اور یہ دکھاوے کی محبت جتانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔۔"

ہانی بنا کوئی لحاظ کیے اُنگلی اُٹھا کر افتخار صاحب کو ٹوکتی اُونچی آواز میں چلائی تھی۔۔۔

"ہانی۔۔۔۔"

عرشمان سب کے سامنے اپنے داد کی یہ بے عزتی نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔ وہ ہانی سے بھی زیادہ اُونچی آواز میں چلاتا ہانی کی آنکھوں میں مزید آنسو لانے کا باعث بنا تھا۔۔۔۔

ہانی کا دل پل بھر کے لیے لرزا تھا۔۔۔ مگر وہ اِن لوگوں سے ڈر کر دبنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔

"بولو عرشمان پیرزادہ۔۔۔۔ میری اِس گستاخی پر مجھے بھی کوئی سزا دے دو۔۔۔ جیسے میری ماں سمیت ہر ایک کو دیتے آئے ہو۔۔۔۔ آپ سب لوگوں کے لیے

یہ نام نہاد شان و شوکت۔۔۔ یہ اونچا شملہ۔۔۔۔ یہ دولت جائیداد انسانی جانوں سے بڑھ کر ہے کیا۔۔۔ اتنا گھمنڈ۔۔۔ یہ انا یہ غرور کیوں ہے آپ لوگوں کو۔۔۔۔

آپ مسٹر افتخار پیرزادہ۔۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔ جب آپ کا دل چاہے گا۔۔۔ مجھے اور میری ماں کو دھکے دے کر اپنے گھر سے نکال دیں گے۔۔۔ اور جب دل چاہے گا۔۔۔ مجھے اپنی پوتی مان کر اپنے سینے سے لگا لیں گے۔۔۔ آپ کی زندگی کی سب سے بڑی بھول ہے یہ۔۔۔۔ میں نفرت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔۔ اور آپ کی اس دولت و جائیداد سے۔۔ جس کی وجہ سے آپ لوگ مجھے واپس اپنانا چاہتے ہیں۔۔۔ اور میری ماں کو اِس حال میں پہنچا دیا ہے۔۔۔۔"

ہانی ہچکیوں میں روتی بچپن سے اپنے اندر حسنٰی خانم کی جمع کی گئی نفرت اُن سب کے سامنے نکال رہی تھی۔۔۔ جو اُس کے الفاظ سے زیادہ اُسے اذیت میں دیکھ کر پریشان ہو رہے تھے۔۔۔۔

عرشمان کو افتخار صاحب نے ہانی کو کچھ بھی سخت کہنے سے روک دیا تھا۔۔۔ہانی کے آنسو دیکھ عرشمان بھی کافی حد تک ڈھیلا پڑ چکا تھا۔۔۔

وہ سب ہی اِس وقت ہانی کو اپنی نفرت نکال دینا چاہتے تھے۔۔۔

"جب آپ مجھے اور میری ماما کو اپنی زندگی سے ایک بار نکال ہی چکے ہیں تو دوبارہ یہ سب کھیل کھیل کر ہماری پر سکون زندگی کو کیوں تباہ کر رہے ہیں۔۔۔میں نے کیا بگاڑا ہے آپ لوگوں کا۔۔۔۔"

ہانی نے افتخار صاحب سے سوال کیا تھا۔۔۔جبکہ شیریں بیگم کا دل اپنے لاڈلے بیٹے کی نشانی کو یوں روتے بلکتے اذیت میں دیکھ پھٹنے کو آ گیا تھا۔۔۔

"ہانی۔۔۔میری گڑیا ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔یہ سب کچھ سچ نہیں ہے۔۔۔ایک بار بات تو سنو ہماری۔۔۔۔"

شیریں بیگم ہانی کی مزید یہ تکلیف نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔۔

"کیا سنوں میں۔۔۔یہی کہ میری ماں غلط عورت ہے۔۔۔اور آپ سب لوگ بالکل سچے اور صاف ہیں۔۔۔آپ لوگوں نے میری ماں کو گھر سے نہیں نکالا بلکہ وہ خود گھر چھوڑ کر گئی ہیں۔۔۔یہی کہنا چاہتی ہیں آپ۔۔۔آپ لوگوں نے اتنے سال کئی بار مجھ سے ملنے کی کوشش کی۔۔۔مگر میری ماں نے ملنے نہیں دیا۔۔۔ہے نا۔۔۔یہی سب کہنا چاہتی ہیں آپ۔۔۔۔"

ہانی نے اپنے کندھے پر رکھا شیریں بیگم کا ہاتھ خود سے دور جھٹکا تھا۔۔۔جس کے نتیجے میں اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتے شریں بیگم پیچھے گرنے کو تھیں۔۔۔جب فہد اور عاقب نے آگے آتے اُنہیں تھام لیا تھا۔۔۔

اور بس یہیں عرشمان کا ضبط ٹوٹا تھا۔۔۔شدید غصے کے عالم میں وہ آگے بڑھا تھا۔۔۔

"ہانی تم حد کراس کر رہی ہو۔۔۔۔؟"

عرشمان کا ہاتھ اُٹھا تھا اور ہانی کے گلابی گال پر اپنا نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

ہانی کے ساتھ ساتھ وہاں موجود تمام افراد سکتے میں آ چکے تھے۔۔

ہانی کا افتخار صاحب اور شیریں بیگم کے ساتھ انتہائی غلط رویہ اُن سب کو غصہ دلا رہا تھا۔۔۔ مگر اُن میں سے کسی کو بھی عرشمان سے اِس انتہائی عمل کی اُمید نہیں تھی۔۔۔۔

لیکن وہ سب ہی اِس بات سے بھی بہت اچھی طرح واقف تھے کہ عرشماب اُن دونوں کے حوالے سے زرا سا کمپرومائز بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔

"تم نے جتنی بکواس کرنی تھی وہ کر چکی تم۔۔۔۔ اب اگر مزید تم نے کچھ غلط بولا تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ تمہاری ماں ایک نمبر کی گھٹیا اور نیچ عورت ہے۔۔۔ جو نہ تو ماں کہلائے جانے کے قابل ہے اور نہ ہی بیوی۔۔۔ تمہاری

زندگی کی بربادی کی زمہ دار وہی ہے۔۔۔اور اب جو اُس کے کہنے پر تم کر رہی ہو۔۔۔اُس کے بعد تمہارے ہاتھ کچھ نہیں بچے گا۔۔۔۔"

عرشمان اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ وہاں موجود تمام افراد کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

جبکہ ہانی جو بے یقینی کے ساتھ اپنے جلتے گال پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔۔۔

عرشمان کی بات سنتے وہ بپھری شیرنی کی طرح اُس کے مقابل آئی تھی۔۔۔

ہانی کے گال پر عرشمان کی انگلیوں کے نشان ثبت ہو چکے تھے۔۔۔

"میں اپنی زندگی ایسے ہی برباد کر دوں گی عرشمان پیرزادہ۔۔۔ مگر تم لوگوں کے پاس کبھی نہیں آؤں گی۔۔۔ آج مجھ پر ہاتھ اُٹھا کر تم نے ثابت کر دیا ہے کہ تم کتنے کم ظرف اور روایتی ظالم جابر مرد ہو۔۔۔جو اپنی عورت کی اونچی آواز تک برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔

میں تم سے اور تمہارے اِس خاندان سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔ طلاق چاہیے مجھے تم سے۔۔۔۔"

ہانی عرشمان سے اِس رویے کی توقع نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ اُس کا یوں ہاتھ اُٹھانا ہانی کو پاگل کر گیا تھا۔۔۔

افتخار صاحب اور شیریں بیگم بھی شاکی نگاہوں سے اپنے سب سے زیادہ ہونہار پوتے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

وہ سب عرشمان کے غصے سے واقف تھے۔۔۔ مگر عرشمان کی یہ حرکت اُن کو بہت ناگوار گزری تھی۔۔

کیونکہ اِس کے بعد عرشمان ہانی کو اُن سب سے مزید بدظن کر گیا تھا۔۔۔

"تمہیں جو سوچنا ہے سوچو۔۔۔ جو کرنا ہے کرو۔۔۔ بہت جلد لوٹنا تمہیں میرے پاس ہی ہو گا۔۔۔۔"

عرشمان اُسے سرد نگاہوں سے گھورتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ہانی کے نازک گال پر بنے اپنی اُنگلیوں کے نشان وہ خود بھی زیادہ دیر تک دیکھ نہیں پایا تھا۔۔۔

شدید غصے میں آکر اُس نے جو حرکت کی تھی۔۔۔اُس پر اِس وقت وہ بے حد پیشمان تھا۔۔۔

"ہانی رک جاؤ پلیز۔۔۔ایک بار میری بات سن لو۔۔۔"

ہانی کو روتے ہوئے وہاں سے پلٹتا دیکھ شریں بیگم کا کلیجہ منہ کو آیا تھا۔۔۔

وہ فوراً ہانی کے مقابل آئی تھیں۔۔۔۔

"کیوں رکوں میں۔۔۔۔آپ کے پوتے سے مزید تھپڑ کھانے کے لیے۔۔۔اور آپ سب کے سامنے یوں بے عزت ہونے کے لیے۔۔۔سالوں پہلے میری ماما کے ساتھ بھی اِس گھر میں یہی سلوک کیا گیا تھا نا۔۔۔۔"

عرشمان کا مارا جانے والا تھپڑ ہانی کے دل پر رقم ہو چکا تھا۔۔۔اُسے گال کی جلن تو بھول چکی تھی۔۔۔اُس کے آنسو تو تب سے رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔ کیونکہ اُسے اب تک یقین نہیں آیا تھا کہ وہ مہربان انسان اتنا سفاک بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہانی رک جاؤ پلیز۔۔۔ ایک بار میری بات سن لو۔۔۔"

ہانی کو روتے ہوئے وہاں سے پلٹتا دیکھ شریں بیگم کا کلیجہ منہ کو آیا تھا۔۔۔

وہ فوراً ہانی کے مقابل آئی تھیں۔۔۔۔

"کیوں رکوں میں۔۔۔۔ آپ کے پوتے سے مزید تھپڑ کھانے کے لیے۔۔۔ اور آپ سب کے سامنے یوں بے عزت ہونے کے لیے۔۔۔ سالوں پہلے میری ماما کے ساتھ بھی اِس گھر میں یہی سلوک کیا گیا تھا نا۔۔۔۔"

عرشمان کا مارا جانے والا تھپڑ ہانی کے دل پر رقم ہو چکا تھا۔۔۔۔ اُسے گال کی جلن تو بھول چکی تھی۔۔۔ اُس کے آنسو تو تب سے رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔ کیونکہ اُسے اب تک یقین نہیں آیا تھا کہ وہ مہربان انسان اتنا سفاک بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔

اُسے اب آہستہ آہستہ حسنٰی خانم کی کہی باتیں ٹھیک لگنے لگی تھیں۔۔۔۔

"ہانی عرشمان ایسا نہیں ہے۔۔۔۔ وہ بس ہم دونوں کے معاملے میں بہت اوور پروٹیکٹیو ہے۔۔۔ وہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی ہمیں دکھ پہنچائے۔۔۔۔"

شیریں بیگم اُسے عرشمان سے بدگمان ہوتا نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔

"تو رہیں نا آپ لوگ اپنے پوتے کہ ساتھ۔۔۔ میری آپ کی فیملی میں کوئی جگہ نہ پہلے کبھی تھی اور نہ ہی اب ہے۔۔۔۔ آپ لوگ جس وجہ سے مجھے اپنے پاس لانا چاہتے ہیں کل تک میں وہ وجہ بھی ختم کر دوں گی۔۔۔ قانونی طور پر میں آپ سب سے ہر طرح کی لاتعلقی کا اعلان کر دوں گی۔۔۔ اور آپ کے پوتے دے خلع لے لوں گی۔۔۔ آپ لوگ رہیں اپنی زندگی میں خوش اور مجھے بھی جینے دیں۔۔۔"

ہانی کا انداز بتا رہا تھا کہ عرشمان کے رویے نے اُسے کتنا ہرٹ کیا ہے۔۔۔۔

آخری جملہ ادا کرتے ہانی کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔ جو وہاں کھڑے ہر شخص کو تڑپا گئی تھی۔۔۔

شیریں بیگم روتے ہوئے اپنے لختِ جگر کو خود سے دور جاتا دیکھ رہی تھیں۔۔۔

ہانی گاڑی میں آ کر بیٹھتی چہرا دونوں ہاتھوں میں گرائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔

"کیوں نہیں ہوں میں امپورٹنٹ تمہارے لیے۔۔۔کیونکہ میں سب سے بعد میں ہوں تمہارے لیے۔۔۔میری تمہارے آگے ایک تنکے کے برابر بھی وقعت نہیں ہے نا۔۔۔عرشمان پیرزادہ تمہیں تو کبھی معاف نہیں کروں گی میں۔۔۔۔بہت بڑا دھوکا دیا ہے مجھے۔۔۔مجھے اپنی محبت میں اُلجھا کر تم نے میری پوری لائف برباد کر دی ہے۔۔۔جب میں تمہارے لیے زرا بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی تو اتنا ظلم کیوں کیا تم نے مجھ پر۔۔۔۔۔"

ہانی کے آنسوؤں کا سیلاب تھمنے کا نام تک نہیں لے رہا تھا۔۔۔

وہ روتے ہوئے ہاسپٹل پہنچی تھی۔۔۔۔

جہاں اُسے ابھی تک حسنٰی بیگم کے آئی سی یو میں ہی ہونے کی اطلاع ملی تھی۔۔۔

ہانی کی کنڈیشن اِس وقت بہت بُری ہو رہی تھی۔۔۔وہ اپنے نڈھال سے وجود کو خود میں سمیٹتی وہیں ایک ٹھنڈے بینچ پر سکڑی سمٹی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

نجمہ بیگم نے اُسے کئی بار اندر چل کر آرام کرنے کا کہا تھا۔۔۔ مگر اُس کا ایک ہی جواب تھا۔۔۔ جب تک اُس کی ماما آئی سی یو میں تھیں وہ یہاں سے ہلنے بھی نہیں والی تھی۔۔۔

اُس کی ضد کو دیکھتے نجمہ بیگم خاموشی سے واپس پلٹ گئی تھیں۔۔۔۔

گھٹنوں پر چہرا ٹکائے ٹھنڈ میں کانپتے نیند ہانی کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔

وہ منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ جب عرشمان نے اُس پر ہاتھ اُٹھایا تھا۔۔۔

وہ تلخ لمحہ ہانی کی آنکھوں سے آنسو خشک نہیں ہونے دے پا رہا تھا۔۔۔

وہ یخ بستہ بینچ پر ایسے ہی باریک سے سکارف میں بیٹھی تھی۔۔۔ اُس کا وجود آج پھر بخار سے تپ رہا تھا۔۔۔ کیونکہ آج پھر وہ بھری دنیا میں تنہا ہو چکی تھی۔۔۔ اُس کا

ساتھ کبھی نہ چھوڑنے کا وعدہ کرنے والا اُس کا ہمسفر۔۔۔اُسے سب کے سامنے رسوا کر کے جا چکا تھا۔۔۔

ہانی کا دل کئی ٹکڑوں میں بٹ چکا تھا۔۔۔

"آئی ہیٹ یو عرشمان پیرزادہ۔۔۔آئی ہیٹ یو۔۔۔۔تمہاری صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی میں اب۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔۔"

ہانی خود کلامی کرتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔۔شدید بخار کی وجہ سے اُس پر غنودگی طاری ہو چکی تھی۔۔۔اُس کی گردن نیند میں ہونے کی وجہ سے دوسری جانب لڑھک گئی تھی۔۔۔

اِس سے پہلے کہ ہانی ماربل کے فرش پر منہ کے بل جا گرتی۔۔۔کسی نے وہاں آتے اُس کے سر کو تھام لیا تھا۔۔۔وہ جھکا تھا اور ہانی کے برف ہوتے وجود کو اپنی بانہوں میں اُٹھاتے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

شناسا لمس محسوس کرتی ہانی اُس کی بانہوں میں سمیٹتی اُس کے سینے میں اپنا چہرا چھپا گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پوری پانچ گھنٹوں کے بعد ہیر نے آنکھیں کھولتے اُن سب کی جان میں جان ڈال دی تھی۔۔۔ورنہ وہ سب ہیر کے ہوش میں نہ آنے کی وجہ سے اچھا خاصہ پریشان ہو چکے تھے۔۔۔۔

وہ سب لوگ ڈاکٹر کی اجازت سے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔سوائے عاریز کے۔۔۔جو ہیر کے ہوش میں آنے کی خبر سنتے ہی ہاسپٹل سے نکل گیا تھا۔۔۔

ہیر اُن سب لوگوں کو اپنے سامنے دیکھ ساکت سی لیٹی تھی۔۔۔

اُسے اپنے حواس کھونے سے پہلے افتخار پیرزادہ کی کہی کچھ کچھ باتیں یاد تھیں۔۔۔ مگر کیا وہ سب سچ تھا ہیر اِس کا فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

"میری بچی کیسی ہے اب۔۔۔۔؟؟؟"

شیریں بیگم نے آگے بڑھ کر ہیر کی پیشانی چومتے محبت سے چور لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

جس کا ہیر کوئی جواب نہیں سے پائی تھی۔۔۔بس اِس ممتا بھرے لمس پر اُس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر بالوں میں جذب ہوا تھا۔۔۔

وہ اِس لمس اور محبت کی کتنی ترسی ہوئی تھی۔۔۔۔اُس کی بے رونق سی اُداس آنکھیں اِس درد کی داستان بیان کرتی تھیں۔۔۔۔

اِس وقت عاریز پیرزادہ اور عرشمان پیرزادہ کے سوا پیرزادہ مینشن کا ہر فرد وہاں موجود تھا۔۔۔

"میں سب سچ جاننا چاہتی ہوں۔۔۔"

ہیر نے افتخار پیرزادہ کہ جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس پر افتخار صاحب اُس کی ہاتھ تھامے اُس کے پاس آن بیٹھے تھے۔۔۔

اور دھیرے دھیرے ہر سچائی سے پردہ فاش کرتے چلے گئے تھے۔۔۔ہیر جیسے جیسے اُن کے منہ سے حقیقت سن رہی تھی۔۔۔اُسے اپنا پورا وجود سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اتنے سالوں سے جس عورت کے ہاتھوں کٹپتلی بنی رہی تھی۔۔۔وہ عورت اُس کے ماں باپ کی قاتل اور اُسے اپنوں سے دور کرنے کی زمہ دار تھی۔۔۔

ہیر اتنے سالوں سے اُس کے ساتھ مل کر جن لوگوں کے خلاف نجانے کتنی سازشیں کر چکی تھی۔۔وہی اُس کے اپنے اُس کے خیر خواہ نکلے تھے۔۔۔

ہیر کے دل و دماغ پوری طرح سے ہل چکے تھے۔۔۔

کتنے ہی لمحے وہ کچھ بول پانے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

"پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔میں نے آپ لوگوں کے خلاف۔۔۔۔"

ہیر نے آنسوؤں سے بھیگتے چہرے کے ساتھ افتخار صاحب کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔جو دیکھ وہ سب کی تڑپ اُٹھے تھے۔۔۔۔

"نہیں میرے بچے تمہارا کسی بھی معاملے میں کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔۔معافی تو ہمیں تم سے مانگنی چاہیے جو اتنے سال تم سے انجان رہے اور تمہیں اُس عورت کی ہر بلیک میلنگ برداشت کرنی پڑی۔۔۔۔مگر جیسے ہی ہمیں پتا چلا۔۔۔ہم نے عاریز کے ذریعے تمہیں پروٹیکٹ کر لیا۔۔۔۔"

افتخار صاحب کی بات پر ہیر کے رونے کے ساتھ ساتھ مسکراتے ہونٹوں کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔

عاریز کو اُنہوں نے اُس کے قریب بھیجا تھا۔۔۔ یہ بات کسی پھانس کی طرح ہیر کے حلق میں اٹکی تھی۔۔۔

"کیا۔۔۔"

ہیر نے سوالیہ نگاہوں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس پر افتخار صاحب نے اُسے عاریز کے یونی میں داخلہ لینے سے لے کر نکاح کرنے تک کی ساری سچائی بتادی تھی۔۔۔ جو سنتے ہیر کا دل کئی ٹکڑے ہوا تھا۔۔۔ عاریز کے حوالے سے دل میں ڈوبتی اُبھرتی آخری اُمید بھی دم توڑ گئی تھی۔۔۔۔

وہاں سب موجود تھے سوائے عاریز کے۔۔۔ اس کا مطلب عاریز پیر زادہ اپنے دادا جان کے حکم کی تکمیل کرنے کے بعد اب اپنی زمہ داری سے آزاد ہو چکا تھا۔۔۔۔ ہیر کا دل کچلا جا چکا تھا۔۔۔

"عاریز پیرزادہ جیسا شاندار مرد۔۔۔ بھلا مجھ جیسی عام لڑکی کو کیسے چاہ سکتا ہے۔۔۔ میں اتنی بے وقوف کیوں تھی۔۔۔ جو یہ احمقانہ سوچ بھی لائی اپنے دماغ میں۔۔۔۔"

ہیر نے تلخی بھری سوچ کے ساتھ اپنا ہی مذاق اُڑایا تھا۔۔۔۔

اُس نے بمشکل چہرا جھکاتے اپنے آنسوؤں کو چھپانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

اُس کا سر زور سے چکرایا تھا۔۔۔ وہ ابھی بہت کمزور تھی۔۔۔ کافی دیر سے بیٹھنے کی وجہ سے اُس کا سر زور سے چکرایا تھا۔۔۔

جب شیریں بیگم نے اُسے تھامتے واپس لٹا دیا تھا۔۔۔

ہیر کے کھلتے چہرے کا اچانک سے عاریز کے ذکر پر مرجھانا وہاں موجود ینگ پارٹی نے فوراً سے نوٹ کیا تھا۔۔۔

مگر اِس وقت کوئی کچھ بھی بول پانے کی جرأت نہیں رکھتا تھا۔۔۔ لیکن وہ سب اتنا تو سمجھ چکے تھے کہ آگ دونوں طرف سے ہی برابر لگی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عرشمان ہانی کو اپنی بانہوں میں اُٹھائے پیرزادہ مینشن میں داخل ہو چکا تھا۔۔۔ جہاں ملازمین کے سوا اِس وقت کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔۔

گھر کے تمام افراد ہیر کے پاس ہاسپٹل میں تھے۔۔۔ عرشمان ہانی کو لیے اپنے روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔ اور نہایت ہی نرمی سے ہانی کو بیڈ پر لٹاتے اُسے بلینکٹ سے کور کیا تھا۔۔۔ روم کا ماحول حرارت بخش تھا۔۔۔۔

جس کی وجہ سے ہانی کے وجود میں کچھ بہتری آئی تھی۔۔۔ مگر عرشمان ہانی کو لٹا کر جیسے ہی پیچھے ہونے لگا۔۔ اُسے اپنا کالر ہانی کی مُٹھی میں جکڑا نظر آیا تھا۔۔۔ جسے عرشمان اُس سے آزاد نہیں کروانا چاہتا تھا۔۔۔

وہ ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ سجائے ہانی کے قریب ہی بیٹھ چکا تھا۔۔۔

ہانی کا چہرا اُس کے سلکی گولڈن بالوں سے چھپا ہوا تھا۔۔۔ عرشمان نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے بال پیچھے کیے تھے۔۔ جب ہانی کے گال پر نظر آتے نشان کو دیکھ عرشمان کو خود پر بے پناہ غصہ آیا تھا۔۔۔۔

وہ اِس نازک جان پر بھلا اتنا ظلم کیسے کر سکتا تھا۔۔۔

عرشمان نے اپنے دائیں ہاتھ کو اُٹھا کر اپنی نگاہوں کے سامنے کیا تھا۔۔۔

جسے وہ ہانی پر اُٹھانے کی سزا کے طور پر بہت بُری طرح زخمی کر چکا تھا۔۔۔اور ابھی تک اپنے ہاتھ پر اُس نے کوئی بینڈ یج وغیرہ نہیں کی تھی۔۔۔اُس کی غلطی بہت بڑی تھی۔۔۔جس کی وہ خود کو ویسی ہی سزا بھی دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

عرشمان جھکا تھا اور ہانی کے گال پر بنے نشانات پر اپنے ہونٹوں کا مرہم رکھتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

ہانی اُس کے شدت بھرے لمس پر کسمسائی تھی۔۔۔

عرشمان اُس کا سر اپنے شانے سے لگائے اُسے اپنے ساتھ لگائے نیم دراز تھا۔۔۔ ہانی اُس کی لمس سے گھبراتی اُسی کی پناہوں میں جا چھپی تھی۔۔۔

"آئی ہیٹ یو عرشمان پیرزادہ۔۔۔۔"

ہانی پوری طرح ہوش میں نہیں آئی تھی۔۔وہ غنودگی میں اُس سے شکوہ کرتی اپنی خفگی کا اظہار کر گئی تھی۔۔۔

عرشمان کو اپنے سینے ہر محسوس ہوتی گرم سانسیں اور ہلتے ہونٹ مدہوش سا کر گئے تھے۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔ آئم رئیلی سوری۔۔۔۔"

عرشمان اُس کے الفاظ سنتا نئے سرے سے ندامت میں گھر گیا تھا۔۔۔۔

عرشمان کئی بار اُس کے نشانات پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔۔ اُس کے دل کی بے چینی بڑھتی جارہی تھی۔۔

نجانے کتنے لمحے اُس کے ایسے ہی جاگتے گزر گئے تھے۔۔۔ بہت دیر بعد جا کر ہانی کے بخار میں کمی آئی تھی۔۔۔ جیسے جیسے ہانی کے حواس بیدار ہوئے تھے خود کو عرشمان پیرزادہ کی پناہوں میں اُس کے اتنے قریب دیکھ ہانی کا چہرا غصے سے لال ہوا تھا۔۔۔

وہ اِسی شخص کی سنگدلی پر روتے روتے سوئی تھی۔۔وہ عرشمان پیرزادہ کا کیا ستم بالکل بھی نہیں بھولی تھی۔۔۔۔۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے قریب آنے کی عرشمان پیرزادہ۔۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔"

ہانی عرشمان کے چوڑے سینے پر مکے برساتی اُس کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے چلائی تھی۔۔۔

"میں نے وعدہ کیا تھا تم سے۔۔۔ تمہیں کسی بھی حال میں اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔اپنا وہی وعدہ پورا کر رہا ہوں۔۔۔"

عرشمان اپنی زخمی شیرنی بنی بیوی کو محبت پاش نگاہوں سے گھورتے بولا تھا۔۔۔

جو اُس کے قابو میں ہی نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

"مجھے اِس وقت تم سے بہت زیادہ نفرت محسوس ہو رہی ہے عرشمان پیرزادہ۔۔۔ کیونکہ تم بھی اُنہیں مردوں جیسے نکلے ہو۔۔۔۔جو سب کے سامنے اپنی بیوی کو بے عزت کرتا ہے۔۔۔اُس پر ہاتھ اُٹھاتا ہے اور تنہائی میں اُسے اپنی نفسی خواہشات پوری کرنے کے لیے اپنی بیوی کی ضرورت پڑتی ہے۔۔۔۔۔"

ہانی اب کی بات بنا سوچے سمجھے نہایت ہی سفاک الفاظ استعمال کرتی عرشمان پیرزادہ کی روح کو زخمی کر گئی تھی۔۔۔۔

ہانی نے اُس سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔

جب عرشمان اُس کے گرد اپنی مضبوط گرفت قائم کرتے اُسے ایک جھٹکے کے ساتھ خود پر گرا گیا تھا۔۔۔

ہانی کا دل اُس کے خطرناک تیور دیکھ لرز اُٹھا تھا۔۔۔

"میں مانتا ہوں میں نے تم ہر ہاتھ اُٹھا کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔۔۔ جس کا میں چاہوں بھی تو کوئی مداوا نہیں کر سکتا۔۔۔ اور نہ کبھی اپنی اِس غلطی کو معاف کر سکتا ہوں۔۔۔ کیونکہ میری غلطی بہت بڑی ہے۔۔۔ ہاں ساری زندگی کے لیے خود کو اِس کی سزا ضرور دے سکتا ہوں۔۔۔ تم نے ابھی جو الفاظ ادا کیے ہیں میں تمہیں اُس پر بھی کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔ کیونکہ یہ تمہاری رائے ہے۔۔۔ تمہیں میں نفس پرست بدکردار انسان لگا ہونگا تبھی تم نے یہ الزام مجھ پر لگایا۔۔۔

میں تمہیں زبردستی روکوں گا بھی نہیں۔۔۔ تم اپنی مرضی سے یہاں سے جا سکتی ہو۔۔۔ مگر اُس سے پہلے تمہیں میری بات سننی ہو گی۔۔۔ اِس پر یقین کرو یا نہ کرو یہ بھی تم پر ہے۔۔۔"

عرشمان نے زندگی میں پہلی بار شاید اتنے تحمل کا مظاہرہ کیا تھا۔۔۔

ورنہ اپنے مزاج کے خلاف بات تو وہ اپنے جان سے پیارے دادا اور دادی کی بھی برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔ مگر ہانی اِس وقت یہ بات نہ سمجھ پاتے اِس شخص کی زندگی میں اپنی اہمیت کا اندازہ نہیں لگا پائی تھی۔۔۔

جس کے دل کی مسند پر وہ سب سے اونچے مقام پر تھی۔۔۔۔

اُس کے سنجیدگی بھرے انداز پر ہانی خاموش ہی رہی تھی۔۔۔۔

عرشمان نے اُسے اپنی گرفت سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

ہانی وہی بیٹھی تھی۔۔۔ جبکہ عرشمان اُس کے پاس سے اب اُٹھ چکا تھا۔۔۔۔

اُس نے مُٹھیاں اتنی زور سے بھینچ رکھی تھیں کہ ہانی اُس کی ہتھیلی کا زخم نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حسنٰی خانم حسنین پیرزادہ کی کلاس فیلو تھی۔۔وہ ایک مڈل کلاس لڑکی تھی۔۔۔
جس سے اُنہوں نے محبت کی شادی کی تھی۔۔مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ حسنٰی
خانم کو اُن سے نہیں بلکہ اُن کی دولت جائیداد اور نام سے پیار تھا۔۔۔

حسنٰی خانم کی عادات واطوار شیریں بیگم اور باقی سب کو بالکل بھی پسند نہیں آئے
تھے۔۔۔مگر صرف اپنے بیٹے کی خوشی کی خاطر وہ لوگ مان گئے تھے۔۔۔اُنہوں
نے جبراً ہی سہی حسنٰی خانم کو پیرزادہ مینشن میں قبول کر لیا تھا۔۔۔۔

مگر حسنٰی خانم اپنی غریبی کی زندگی سے نکل کر یہ اتنی شان وشوکت اور
آسائشات دیکھ اپنی لالچ پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔اور زیادہ سے زیادہ پانے کی
خواہش نے اُنہیں بالکل اندھا کر دیا تھا۔۔۔

وہ بھی اپنے سسر افتخار پیرزادہ کی پارٹی جوائن کر کے سیاست میں آنا چاہتی
تھیں۔۔۔مگر افتخار صاحب نہیں چاہتے تھے کہ اُن کی گھر کی عورتیں اِس فیلڈ
میں آئیں۔۔۔اور نہ ہی حسنین پیرزادہ خود ایسا چاہتے تھے۔۔۔

اِس لیے اُنہوں نے سختی سے منع کر دیا تھا۔۔۔ جس کے بعد حسنٰی خانم نے اُن سے بہت زیادہ لڑائی بھی کی تھی۔۔۔

اور گھر کا ماحول کافی خراب بھی ہوا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ حسنٰی خانم اُن سب کے خلاف ہونے لگی تھیں۔۔۔ اُنہوں نے نہایت ہی دھوکے سے حسنین پیرزادہ کی کچھ پراپرٹی بھی اپنے نام کروالی تھی۔۔۔۔

وہ پیرزادہ مینشن کو اپنے لیے قید سمجھنے لگی تھیں۔۔۔ اور کسی بھی طرح اُس سے چھٹکارا چاہتی تھیں۔۔ جس کی پوری تیاری وہ کر چکی تھیں۔۔۔

وہ حسنین پیرزادہ کو کافی عرصے سے الگ ہونے کا کہہ رہی تھیں۔۔ مگر حسنین پیرزادہ اپنے گھر والوں کو کسی قیمت پر بھی چھوڑنے کو تیار نہیں تھے۔۔۔

جس کو دیکھتے حسنٰی اپنے شوہر کے بھی خلاف ہو گئی تھی۔۔۔

جو اُن کی خواہشیں پوری کرنے کے بجائے۔۔۔اُن کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے۔۔۔

حسنٰی خانم کو اِس قید سے چھٹکارا تب ہی ملتا جب وہ اِس رشتے سے آزاد ہوتیں۔۔۔وہ جانتی تھیں۔۔۔ حسنین پیرزادہ اُنہیں طلاق نہیں دیں گے۔۔۔ اِس لیے اُنہوں نے ایک سازش کے تحت حسنین پیرزادہ کو اپنے میکے بلایا تھا۔۔۔ جہاں سوچے سمجھے پلان کے تحت وہ اپنے چچازاد کے ساتھ نازیبا حالت میں پائی گئی تھیں۔۔۔

حسنین پیرزادہ جو کہ اپنی بیوی سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔۔۔اُس کا دیا یہ دھوکا برداشت نہیں کر پائے تھے۔۔دل کے مریض تو وہ پہلے سے تھے۔۔۔

یہ صدمہ بھی برداشت نہ کر پائے تھے۔۔۔اور حرکتِ قلب رک جانے کی وجہ سے خالقِ حقیقی سے جا ملے تھے۔۔۔

پیر زادہ مینشن والوں کے لیے یہ صدمہ بہت بڑا تھا۔۔۔

جب تک اُن کے سامنے حسنٰی خانم کی اصلیت کھلی تھی تب تک وہ اُن کی پوتی کو لے کر ملک چھوڑ چکی تھی۔۔

حسنین پیر زادہ کے نام لگوائی اپنی پراپرٹی تو پہلے ہی بیچ چکی تھیں۔۔۔

ہانی کو وہیں چھوڑ کر پورے پانچ سال بعد وہ لوٹی تھیں۔۔۔ مگر اتنی طاقت ور بن کر کہ افتخار پیر زادہ سے ٹکرا سکے۔۔۔

افتخار صاحب کے ہانی کے بارے میں پوچھنے پر وہ ہمیشہ اُنہیں بلیک میل ہی کرتی آئی تھیں۔۔۔

حسنٰی خانم نے ہانی کو اتنے سال نہ صرف خود سے دور رکھا تھا۔۔۔ بلکہ اپنی سگی اولاد پر بھی ظلم کی انتہا کرتے اُسے اُس کے سگے رشتوں سے بھی کوسوں دور رکھا تھا۔۔۔۔

پیر زادہ مینشن والے تب سے لے کر اب تک ہانی کے لیے تڑپتے آئے تھے۔۔۔

جس تڑپ سے ہانی ہمیشہ انجان رہی تھی۔۔۔ اور اپنی ماں کی پیر زادہ خاندان کے خلاف کی گئی باتوں پر یقین کرتی آئی تھی۔۔۔۔

عرشمان نے ہانی کے سامنے ساری سچائی کہہ سنائی تھی۔۔۔

"میں جانتا ہوں تم مجھ پر یقین نہیں کرو گی۔۔۔ مگر میں ایک بار تمہیں اِس ساری حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔ تمہیں صرف ایک طرف کا سچ پتا ہو یہ تمہارے ساتھ ناانصافی ہے۔۔۔۔"

عرشمان ہانی کی جانب پلٹا تھا۔۔۔ جس نے سچائی جاننے کے بعد بھی کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔۔

"عرشمان پیر زادہ تم آج کی جانے والی حرکت کے بعد سے میری نگاہوں میں گر چکے ہو۔۔۔ میں اب تمہاری کہی کسی بھی بات پر یقین نہیں کروں گی۔۔۔ میری

ماما کے خلاف تم لوگ کبھی نہیں کر سکتے مجھے۔۔۔۔ تمہیں لگ رہا ہے کہ اُن پر حملہ کروا کر اگر اُن کی جان لینے میں ناکام ہو چکے ہو تو میرے ذریعے اُنہیں کمزور کرنے کی کوشش کرو گے تو یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہے۔۔۔ مجھے تمہارے ساتھ اب ایک رشتے میں بندھ کر نہیں رہنا۔۔۔ تمہارا کھیل میں پہلے دن سے ہی سمجھ چکی تھی عرشمان پیرزادہ کہ تمہیں مجھ میں کوئی انٹرسٹ تھا ہی نہیں۔۔۔ تم مجھے پیرزادہ مینشن میں دیکھنا چاہتے تھے تو صرف اپنے گھر والوں کی خوشی کی خاطر۔۔۔۔ اِس لیے اب بھی یہ جھوٹی محبت اور ہمدردی جتانے کی کوشش مت کرو۔۔۔ تمہارے گھر والوں کو پوتی کے روپ میں ہیر مل چکی ہے۔۔ اب اُنہیں میری ضرورت نہیں ہو گی۔۔۔ اور تمہیں تو کبھی تھی ہی نہیں۔۔۔ مجھے اب صرف آزادی چاہیے تم سے۔۔۔ بہت جلد میں خلع کا نوٹس بھجوا دوں گی۔۔۔۔"

ہانی عرشمان کے مقابل آن کھڑی ہوتی اُسی سفاکیت کے ساتھ اپنا فیصلہ سناتی آخر میں بھرائی آواز پر قابو رکھتے چہرا جھکا گئی تھی۔۔۔

جب عرشمان نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنے قریب کرتے اُس کا چہرا ٹھوڑی سے تھاما تھا۔۔

"تم اتنا سب میرے سامنے بول پا رہی ہو تو صرف اِس لیے کیونکہ میں تمہیں بولنے دے رہا ہوں۔۔۔ اور رہی بات مجھے اور تمہیں کیا چاہیے اِس کا فیصلہ بہت جلد ہو جائے گا۔۔۔ میری ایک بات بس اپنے زہن میں بیٹھا لو۔۔۔ کہ آئندہ اگر کا لفظ اپنی زبان پر لائی تو اُس کے بدلے عرشمان پیرزادہ کی دیوانگی سہہ نہیں پاؤ گی۔۔۔ تم مسسز عرشمان پیرزادہ ہو۔۔۔ اور ہمیشہ اِسی نام کے ساتھ رہو گی۔۔۔۔ میری دی ہوئی مہلت کو انجوائے کرو کچھ دیر۔۔۔ کیونکہ اُس کے بعد تم پر میری حکمرانی چلے گی۔۔۔ سوچ سمجھ کر خود کو میری سپرد کرنا۔۔۔۔ ابھی جو کچھ تم بول چکی ہو۔۔۔ اِس دل پر نقش ہو چکا ہے۔۔۔ اُس ایک ایک لفظ کا حساب بھی دینا ہو گا تمہیں۔۔۔۔

اور اپنی اِس غلطی کا ازالہ تو میں ہر پل ہر لمحے کرتا ہی رہوں گا۔۔۔۔"

عرشمان جھکا تھا اور ہانی کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اُس کی گال پر جھکتا اپنے ہونٹوں سے پے در پے محبت کی مہر ثبت کرتا چلا گیا تھا۔۔۔

ہانی اُس کے جارحانہ لمس پر بوکھلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

مگر خود کو اُس سے آزاد نہیں کروا پائی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حسنٰی خانم حسنین پیرزادہ کی کلاس فیلو تھی۔۔وہ ایک مڈل کلاس لڑکی تھی۔۔۔ جس سے اُنہوں نے محبت کی شادی کی تھی۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ حسنٰی خانم کو اُن سے نہیں بلکہ اُن کی دولت جائیداد اور نام سے پیار تھا۔۔۔

حسنٰی خانم کی عادات واطوار شیریں بیگم اور باقی سب کو بالکل بھی پسند نہیں آئے تھے۔۔۔ مگر صرف اپنے بیٹے کی خوشی کی خاطر وہ لوگ مان گئے تھے۔۔۔ اُنہوں نے جبراً ہی سہی حسنٰی خانم کو پیرزادہ مینشن میں قبول کر لیا تھا۔۔۔۔

مگر حسنٰی خانم اپنی غریبی کی زندگی سے نکل کر یہ اتنی شان و شوکت اور آسائشات دیکھ اپنی لالچ پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔ اور زیادہ سے زیادہ پانے کی خواہش نے اُنہیں بالکل اندھا کر دیا تھا۔۔۔

وہ بھی اپنے سسر افتخار پیرزادہ کی پارٹی جوائن کر کے سیاست میں آنا چاہتی تھیں۔۔۔ مگر افتخار صاحب نہیں چاہتے تھے کہ اُن کی گھر کی عورتیں اِس فیلڈ میں آئیں۔۔۔ اور نہ ہی حسنین پیرزادہ خود ایسا چاہتے تھے۔۔۔

اِس لیے اُنہوں نے سختی سے منع کر دیا تھا۔۔۔ جس کے بعد حسنٰی خانم نے اُن سے بہت زیادہ لڑائی بھی کی تھی۔۔۔

اور گھر کا ماحول کافی خراب بھی ہوا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ حسنٰی خانم اُن سب کے خلاف ہونے لگی تھیں۔۔۔اُنہوں نے نہایت ہی دھوکے سے حسنین پیرزادہ کی کچھ پراپرٹی بھی اپنے نام کروالی تھی۔۔۔۔

وہ پیرزادہ مینشن کو اپنے لیے قید سمجھنے لگی تھیں۔۔۔اور کسی بھی طرح اُس سے چھٹکارا چاہتی تھیں۔۔ جس کی پوری تیاری وہ کر چکی تھیں۔۔۔

وہ حسنین پیرزادہ کو کافی عرصے سے الگ ہونے کا کہہ رہی تھیں۔۔ مگر حسنین پیرزادہ اپنے گھر والوں کو کسی قیمت پر بھی چھوڑنے کو تیار نہیں تھے۔۔۔

جس کو دیکھتے حسنٰی اپنے شوہر کے بھی خلاف ہو گئی تھی۔۔۔

جو اُن کی خواہشیں پوری کرنے کے بجائے۔۔۔اُن کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے۔۔۔

حسنٰی خانم کو اِس قید سے چھٹکارا تب ہی ملتا جب وہ اِس رشتے سے آزاد ہوتیں۔۔۔وہ جانتی تھیں۔۔۔ حسنین پیرزادہ اُنہیں طلاق نہیں دیں گے۔۔۔ اِس لیے اُنہوں نے ایک سازش کے تحت حسنین پیرزادہ کو اپنے میکے بلایا تھا۔۔۔ جہاں سوچے سمجھے پلان کے تحت وہ اپنے چچازاد کے ساتھ نازیبا حالت میں پائی گئی تھیں۔۔۔

حسنین پیرزادہ جو کہ اپنی بیوی سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔۔۔اُس کا دیا یہ دھوکا برداشت نہیں کر پائے تھے۔۔دل کے مریض تو وہ پہلے سے تھے۔۔۔

یہ صدمہ بھی برداشت نہ کر پائے تھے۔۔۔اور حرکتِ قلب رک جانے کی وجہ سے خالقِ حقیقی سے جا ملے تھے۔۔۔

پیرزادہ مینشن والوں کے لیے یہ صدمہ بہت بڑا تھا۔۔۔

جب تک اُن کے سامنے حسنٰی خانم کی اصلیت کھلی تھی تب تک وہ اُن کی پوتی کو لے کر ملک چھوڑ چکی تھی۔۔

حسنین پیرزادہ کے نام لگوائی اپنی پراپرٹی تو پہلے ہی بیچ چکی تھیں۔۔۔

ہانی کو وہیں چھوڑ کر پورے پانچ سال بعد وہ لوٹی تھیں۔۔۔ مگر اتنی طاقت ور بن کر کہ افتخار پیرزادہ سے ٹکرا سکے۔۔۔

افتخار صاحب کے ہانی کے بارے میں پوچھنے پر وہ ہمیشہ اُنہیں بلیک میل ہی کرتی آئی تھیں۔۔۔

حسنٰی خانم نے ہانی کو اتنے سال نہ صرف خود سے دور رکھا تھا۔۔۔ بلکہ اپنی سگی اولاد پر بھی ظلم کی انتہا کرتے اُسے اُس کے سگے رشتوں سے بھی کوسوں دور رکھا تھا۔۔۔۔

پیرزادہ مینشن والے تب سے لے کر اب تک ہانی کے لیے تڑپتے آئے تھے۔۔۔

جس تڑپ سے ہانی ہمیشہ انجان رہی تھی۔۔۔ اور اپنی ماں کی پیرزادہ خاندان کے خلاف کی گئی باتوں پر یقین کرتی آئی تھی۔۔۔۔

عرشمان نے ہانی کے سامنے ساری سچائی کہہ سنائی تھی۔۔۔

"میں جانتا ہوں تم مجھ پر یقین نہیں کرو گی۔۔۔ مگر میں ایک بار تمہیں اِس ساری حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔ تمہیں صرف ایک طرف کا سچ پتا ہو یہ تمہارے ساتھ ناانصافی ہے۔۔۔۔"

عرشمان ہانی کی جانب پلٹا تھا۔۔۔ جس نے سچائی جاننے کے بعد بھی کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔۔

"عرشمان پیرزادہ تم آج کی جانے والی حرکت کے بعد سے میری نگاہوں میں گر چکے ہو۔۔۔ میں اب تمہاری کہی کسی بھی بات پر یقین نہیں کروں گی۔۔۔ میری ماما کے خلاف تم لوگ کبھی نہیں کر سکتے مجھے۔۔۔۔ تمہیں لگ رہا ہے کہ اُن پر حملہ

کروا کر اگر اُن کی جان لینے میں ناکام ہو چکے ہو تو میرے ذریعے اُنہیں کمزور کرنے کی کوشش کرو گے تو یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہے۔۔۔مجھے تمہارے ساتھ اب ایک رشتے میں بندھ کر نہیں رہنا۔۔۔تمہارا کھیل میں پہلے دن سے ہی سمجھ چکی تھی عرشمان پیرزادہ کہ تمہیں مجھ میں کوئی انٹرسٹ تھا ہی نہیں۔۔۔تم مجھے پیرزادہ مینشن میں دیکھنا چاہتے تھے تو صرف اپنے گھر والوں کی خوشی کی خاطر۔۔۔اِس لیے اب بھی یہ جھوٹی محبت اور ہمدردی جتانے کی کوشش مت کرو۔۔۔تمہارے گھر والوں کو پوتی کے روپ میں ہیر مل چکی ہے۔۔اب اُنہیں میری ضرورت نہیں ہو گی۔۔۔اور تمہیں تو کبھی تھی ہی نہیں۔۔۔مجھے اب صرف آزادی چاہیے تم سے۔۔۔بہت جلد میں خلع کا نوٹس بھجوا دوں گی۔۔۔۔"

ہانی عرشمان کے مقابل آن کھڑی ہوتی اُسی سفاکیت کے ساتھ اپنا فیصلہ سناتی آخر میں بھرائی آواز پر قابو رکھتے چہرا جھکا گئی تھی۔۔۔

جب عرشمان نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنے قریب کرتے اُس کا چہرا ٹھوڑی سے تھاما تھا۔۔

"تم اتنا سب میرے سامنے بول پا رہی ہو تو صرف اِس لیے کیونکہ میں تمہیں بولنے دے رہا ہوں۔۔۔ اور رہی بات مجھے اور تمہیں کیا چاہیے اِس کا فیصلہ بہت جلد ہو جائے گا۔۔۔ میری ایک بات بس اپنے زہن میں بیٹھا لو۔۔۔ کہ آئندہ اگر کا لفظ اپنی زبان پر لائی تو اُس کے بدلے عرشمان پیرزادہ کی دیوانگی سہہ نہیں پاؤ گی۔۔۔ تم مسسز عرشمان پیرزادہ ہو۔۔۔ اور ہمیشہ اِسی نام کے ساتھ رہو گی۔۔۔۔ میری دی ہوئی مہلت کو انجوائے کرو کچھ دیر۔۔۔ کیونکہ اُس کے بعد تم پر میری حکمرانی چلے گی۔۔۔ سوچ سمجھ کر خود کو میری سپرد کرنا۔۔۔۔ ابھی جو کچھ تم بول چکی ہو۔۔۔ اِس دل پر نقش ہو چکا ہے۔۔۔ اُس ایک ایک لفظ کا حساب بھی دینا ہو گا تمہیں۔۔۔۔

اور اپنی اِس غلطی کا ازالہ تو میں ہر پل ہر لمحے کرتا ہی رہوں گا۔۔۔۔"

عرشمان جھکا تھا اور ہانی کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اُس کی گال پر جھکتا اپنے ہونٹوں سے پے در پے محبت کی مہر ثبت کرتا چلا گیا تھا۔۔۔

ہانی اُس کے جارحانہ لمس پر بوکھلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

مگر خود کو اُس سے آزاد نہیں کروا پائی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہیر سب کے ساتھ پیرزادہ مینشن واپس آچکی تھی۔۔۔اُس کی طبیعت اب کافی بہتر تھی۔۔۔وہ کافی ویک ہو گئی تھی جس کی وجہ سے سب اُس کی بے حد کیئر کر رہے تھے۔۔۔

مگر ہیر کی بھٹکتی نگاہیں تو بس ایک ہی انسان کی متلاشی تھیں۔۔۔

جو ایک ہی گھر میں ہوتے ہوئے ایک بار بھی اُس کے سامنے نہیں آیا تھا۔۔۔

عاریز پیرزادہ کی یہ بے حسی دیکھ ہیر کا دل بجھ سا گیا تھا۔۔۔چاہے نکاح کسی مصلحت کے تحت ہی ہوا تھا۔۔۔کچھ ٹائم کے لیے ہی سہی مگر تھی تو وہ اُس کی بیوی ہی نا۔۔۔ مگر وہ عاریز کے اِس رویے سے یہ بات اخذ کر چکی تھی کہ عاریز اُسے چھوڑنا چاہتا ہے۔۔۔

ہیر اپنے ہی دھیان میں چلتی کب سیڑھیوں کی جانب نکل آئی تھی اُسے اندازہ ہی نہیں ہو پایا تھا۔۔۔۔

اُس نے اپنی ہی سوچوں میں ڈوبے پہلی سیڑھی پر پیر رکھ دیا تھا۔۔۔نیچے کھڑی سویرا اونچی آواز میں چلاتی اُسے آواز دے گئی تھی۔۔۔

ہیر اچانک ہوش میں آئی تھی۔۔۔اُس کے ریلنگ کو پکڑنا چاہا تھا۔۔۔ مگر ناکام ہوتی سیڑھیوں کی خوراک بننے ہی والی تھی۔۔۔جب عاریز نے ایک ہی جست

میں درمیانی فاصلہ ختم کرتے ہیر کا بازو اپنی گرفت میں لیتے اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

ہیر گرنے سے بچتی سیدھی اُس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

عاریز نے فوراً اُس کے گرد اپنی مضبوط بانہوں کا حصار قائم کرتے خود کو اُس کے صحیح سلامت ہونے کا یقین دلایا تھا۔۔۔

جبکہ ہیر بنا دیکھے ہی اُس کی خوشبو محسوس کرتی اپنے لرزتے وجود کے ساتھ اُس کے سینے سے سر ٹکاتی اپنی منتشر ہوتی سانسوں کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

وہ دونوں ہی لمحے بھر کو بھول چکے تھے کہ اِس وقت وہ کہاں کھڑے ہیں۔۔۔

نیچے کچھ دیر پہلے ہیر کو گرتا دیکھ اپنی سانس روکے کھڑی ینگ پارٹی اِس وقت دبی دبی مسکراہٹ کے ساتھ منہ پر ہاتھ رکھے اُن دونوں کو دیکھ رہے تھی۔۔۔

"ابھی اِن کا کہنا ہے کہ یہ ایک دوسرے کے لیے کچھ فیل نہیں کرتے۔۔۔یار کس قدر چاہتے ہیں یہ ایک دوسرے کو۔۔اور ہمارے کھڑوس دادا جان یہ محبت دیکھ بھی نہیں پا رہے۔۔۔نہ یہ دونوں کچھ بول رہے ہیں۔۔۔اب ہمیں ہی کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔"

حرا کی بات کی اُن سب نے ہی تائید کی تھی۔۔۔

"آر یو اوکے۔۔۔۔۔"

عاریز اُس کے وجود کی لرزش محسوس کرتے فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔مگر وہ اُس لمحے یہ نہیں سمجھ پایا تھا کہ یہ لرزش اُس کے قربت کی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حسنٰی خانم کو ہوش آ گیا تھا۔۔۔ جیسے ہی اُنہیں روم میں شفٹ کیا ہانی بے چینی سے اُن کے پاس گئی تھی۔۔

چاہے دنیا والے جو بھی کہتے۔۔۔ مگر وہ تھیں تو اُس کی ماں جنہیں وہ کسی قیمت پر تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

"ہانی میری بچی۔۔۔ تم ٹھیک ہو نا۔۔۔"

حسنٰی خانم ہانی کو سامنے دیکھ نقاہت زدہ لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

"جی ماما۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ اور آپ کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ پلیز جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔۔۔۔"

ہانی اُن کا ہاتھ ہونٹوں سے لگاتی آنسو بہاتے بولی تھی۔۔

"ہیر کیسی ہے وہ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔ کیا وہ ابھی بھی افتخار پیرزادہ اور اُس کے خاندان کے پاس ہے۔۔۔۔؟؟"

حسنٰی خانم کو بے اختیار ہیر کا خیال آیا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

"آپ فکر مت کریں ماما میں اُن لوگوں سے ہیر کو واپس لے آؤں گی۔۔۔ آپ نے اُسے سگی اولاد کی طرح پالا ہے۔۔۔ وہ زیادہ دیر تک آپ سے دور نہیں رہ پائے گی۔۔۔۔"

ہانی نے اُن کی خراب طبیعت کے باعث اُنہیں تسلی دی تھی۔۔۔ ورنہ اُس کی ہیر سے فون پر بات ہوئی تھی۔۔۔ ہیر اب وہاں نہیں آنا چاہتی تھی جہاں اُس کے ماں باپ کی قاتل موجود تھی۔۔۔۔

مگر ہانی نے ہیر سے سب کچھ سننے کے بعد بھی اپنی آنکھیں اور کان بند کر لیئے تھے۔۔۔

وہ ابھی بھی اپنی ماں سے بد گمان نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔اُس نے اپنی ماں سے وعدہ کر رکھا تھا کہ وہ پاکستان آکر کسی کے بہکاوے میں نہیں آئے گی۔۔۔

سب باتوں کو سمجھتے ہوئے بھی اپنی ماں کی حالت کو دیکھ وہ اندھی اور بہری بن چکی تھی۔۔۔

جب عرشمان پیرزادہ کے لیے اُس کی فیملی ہر شے سے اُوپر تھی تو وہ بھلا کیوں کر اپنی ماں کو تکلیف دیتی۔۔۔

"ہانی تم کبھی مجھ سے نفرت تو نہیں کرو گی نا۔۔۔اور نہ ہی مجھے چھوڑ کر جاؤ گی۔۔۔۔"

حسنٰی خانم نے ہانی کو سوچوں میں گم ہوتا دیکھ پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں ماما یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

ہانی اُن کا ہاتھ تھامتے پورے دل سے یقین دلاتے بولی تھی۔۔۔۔

جب اُسی لمحے دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔

اُن دونوں نے ایک ساتھ دروازے کی جانب دیکھا تھا جہاں سے پھولوں کے بکے کے ساتھ نمودار ہوتے عرشمان پیرزادہ کو دیکھ حسنٰی بیگم گڑبڑائی تھیں۔۔۔

یہ یہاں کیوں آگیا تھا۔۔۔

ہانی کو تو اپنی ایکٹنگ سے وہ بے وقوف بنا رہی تھیں۔۔۔ مگر عرشمان پیرزادہ جیسے زیرک نگاہ شخص کے سامنے تو انہیں مزید احتیاط کرنی پڑنی تھی۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے اب آپ کی ساسوں ماں۔۔۔۔ آپ کو ہوش میں آتا دیکھ بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔۔۔"

عرشمان بکے سائیڈ ٹیبل پر رکھتا نہایت ہی خوش مزاجی سے بولا تھا۔۔۔

جبکہ ہانی خاموش نگاہوں سے کریم کلر کے سوٹ میں ملبوس اِس خوبرور شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جس کی مقناطیسی آنکھوں کی چمک کچھ اور ہی کہانی پیش کر رہی تھی۔۔۔۔

"تم کیوں آئے ہو یہاں؟؟ یہ دیکھنے کہ میں تمہارے کیے جانے والے جان لیوا حملے کے بعد زندہ کیسے بچ گئی۔۔۔"

حسنٰی خانم کا بس نہیں چل رہا تھا اِس شخص کو دنیا سے ہی غائب کر دیں۔۔۔۔

"میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا سا سوماں۔۔۔ جس دن میں نے حملہ کروایا نا اُس دن بچ نہیں پائیں گی۔۔۔"

عرشمان کی پر شوق نگاہیں لائٹ اور پنج کلر کے سادہ سے فراک میں ملبوس ہانی پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

جس کی دودھیا رنگت اِس رنگ میں مزید کھل اُٹھی تھی۔۔۔

ہانی اپنی ماں کے سامنے اِس شخص کی اِن بے باک نگاہوں پر پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔

"ماما میں گھر جا رہی ہوں۔۔۔ نجمہ آنٹی کو آپ کے پاس بھیجتی ہوں۔۔۔"

ہانی جلدی سے اُٹھی تھی۔۔۔ جو دیکھ حسنٰی خانم خوش ہوئی تھیں۔۔۔

"دیکھو میری بیٹی تمہارے سامنے بیٹھنا بھی پسند نہیں کرتی۔۔۔ اور تمہیں اور تمہارے خاندان کو ابھی بھی اُمید ہے کہ وہ تم لوگوں کے پاس لوٹے گی۔۔۔۔"

حسنٰی خانم نے ہانی کے جاتے ہی نفرت آمیز نگاہوں سے عرشمان کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"جب تمہاری بیٹی کو پتا چلے گا کہ یہ سب ناٹک کر رہی ہو تم اُس کے سامنے۔۔۔ اُسے اتنے دن جو بے ہوش ہونے کا ناٹک کر کے اذیت دی ہے۔۔۔ تو وہ واپس پلٹ کر تم پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرے گی۔۔۔

تم اور تمہاری یہ چیلیاں یہاں پر حرارت کمرے میں آرام دہ بستر پر تمہارے ساتھ رہیں۔۔۔اور تمہاری اپنی تمہارے ٹھیک ہونے کی دعائیں کرتے وہاں باہر لکڑی کے بینچ پر بیٹھی راتیں گزارتی رہی۔۔۔جو عورت اپنی بیٹی کے ساتھ اتنی سفاک ہو سکتی ہے۔۔۔میں بھلا کیسے اُمید کر سکتا ہوں کہ اُس عورت میں تھوڑی بہت بھی انسانیت بھی بچی ہو گی۔۔۔۔بہت جلد اپنے انجام کے لیے تیار رہنا۔۔۔ کیونکہ اب میں تو تمہیں کسی قیمت پر نہیں چھوڑنے والا۔۔۔۔اب تک تم بچی ہوئی تھی کیونکہ تم نے میری ہانی کے ساتھ کچھ بُرا نہیں کیا تھا۔۔۔مگر اب نہیں بچ پاؤ گی۔۔۔۔۔یہ وعدہ رہا تم سے۔۔۔۔۔"

عرشمان کاٹ دار لہجے میں بولتا لمحے بھر کو حسنٰی خانم ہو بُری طرح خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔۔

عرشمان وہاں رُکا نہیں تھا۔۔وہاں آنے کا مقصد ہی صرف ہانی کو دیکھنا اور حسنٰی خانم کی سچائی اُس کے منہ پر مارنی تھی۔۔۔

ہانی ابھی کوریڈور ہی عبور کر رہی تھی۔۔۔

جب عرشمان نے اُس کی کلائی تھام لی تھی۔۔۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔۔۔؟؟"

ہانی غصے سے پلٹی تھی۔۔۔

"بدتمیزی نہیں محبت ہے۔۔۔۔۔"

عرشمان اُس کی اُنگلیوں میں اپنی اُنگلیاں پھنساتا اُس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"تمہیں مجھ سے کوئی محبت نہیں ہے مسٹر عرشمان پیرزادہ۔۔۔یہ فضول کا ڈرامہ کری ایٹ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

ہانی اُس کی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر لوگوں کو اپنی جانب متوجہ ہوتا دیکھ وہ عرشمان کو گھورنے کے سوا کچھ نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

نجانے کون سے کونوں کھدروں سے نکل کر کچھ کیمرہ مینز بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔ عرشمان کے گارڈز نے اُنہیں دور ہی روک دیا تھا۔۔۔۔

"مجھے نہیں ہے۔۔۔ مگر تمہیں تو ہو رہی ہے نا۔۔۔ مجھ سے محبت۔۔۔۔"

عرشمان نے آگے بڑھ کر ہانی کے لیے اپنی گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔

عرشمان پیرزادہ کا اپنی بیوی کے لیے یہ عمل دیکھ وہاں اُنہیں دیکھنے کے لیے رکے لوگوں کے چہروں پر ستائش بکھر گئی تھی۔۔۔ جبکہ ہانی اُسے گھورتی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"شدید نفرت ہے مجھے تم جیسے مردوں سے بیوی پر ہاتھ اُٹھانے کے بعد دنیا کے سامنے اچھا ہونے کا ناٹک کرتے ہیں۔۔۔۔"

ہانی اُس سے فاصلہ برقرار رکھ کر بیٹھتی تپ کر بولی تھی۔۔۔ابھی تک اُس نے عرشمان کے تھپڑ والی بات کو نہیں بھلایا تھا۔۔۔

اور نہ ہی اب تک اُس کی نظر عرشمان کے ہاتھ کے زخم پر پڑی تھی۔۔۔جو خراب ہو رہا تھا۔۔۔مگر عرشمان نے اُس پر ایک بار بھی بینڈیج نہیں کی تھی۔۔۔اور نہ ہی کوئی دوا لگائی تھی۔۔۔

مگر اُس نے یہ بات ضرور نوٹ کی تھی۔۔۔کہ اُس کے عرشمان کی ذات کے حوالے سے ادا کیے جانے والے انتہائی تلخ الفاظ کے بعد عرشمان نے ایک بار بھی اُس کے قریب آنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

اِس وقت بھی ہانی اُس سے دور ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔مگر عرشمان نے درمیانی فاصلہ ختم نہیں کیا تھا۔۔۔

جو بات ہانی کو کہیں نہ کہیں ڈسٹرب ضرور کر گئی تھی۔۔۔۔

یہ شخص واقعی بہت مغرور تھا۔۔۔

اُن دونوں کا سفر انتہائی خاموشی سے گزرا تھا۔۔۔ گاڑی ہانی کے گھر کے گیٹ کے سامنے جا رکی تھی۔۔۔

مگر ہانی کو یہ بات سمجھ نہیں آئی تھی کہ عرشمان اُسے یہاں چھوڑنے کیوں آیا ہے۔۔۔۔

ہانی گاڑی سے نکلنے لگی تھی جب عرشمان نے اُسے پکارا تھا۔۔۔

"ہانی کسی پر بھی بھروسہ مت کرنا۔۔۔ تمہارے آس پاس موجود لوگوں میں سے کوئی بھی تمہارا خیر خواہ نہیں ہے۔۔۔۔۔"

عرشمان کی سنجیدگی میں ڈوبی آواز سن کر ہانی حیرانگی سے پلٹی تھی۔۔۔

"تم مجھے گھر چھوڑنے کیوں آئے ہو۔۔۔۔؟؟؟"

ہانی کے سوال پر عرشمان کے ہونٹوں پر استہزایہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"اِس کا ریزن میں تمہیں نہیں بتاؤں گا۔۔۔ کیونکہ تم یقین ہی نہیں کرو گی۔۔۔ اِس لیے رہنے دو۔۔۔ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا۔۔۔ کہ کبھی تمہیں اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ اِس لیے جہاں جہاں تمہیں میری ضرورت ہوتی ہے میں پہنچ جاتا ہوں...."

عرشمان اپنی بات مکمل کرتا اپنے نزدیک بیٹھی اپنی حسین بیوی کی جانب سے نگاہیں موڑ گیا تھا۔۔۔۔

"تم جا سکتی ہو اب۔۔۔ میں نہیں چاہتا مجھ سے کوئی گستاخی سرزد ہو۔۔۔ اور تم مجھ پر کوئی نیا الزام لگا دو۔۔۔"

عرشمان کی بات پر ہانی کے گال ایک دم لال ہوئے تھے۔۔۔ وہ ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر گاڑی سے نکل آئی تھی۔۔۔۔۔ عرشمان اُس کی کہ پھرتیاں دیکھ اپنے ہونٹوں پر بے ساختہ اُمڈ آنے والی مسکراہٹ کو نہیں روک پایا تھا۔۔۔

عرشمان مسکراتے ہوئے اتنا خوبصورت لگا تھا کہ ہانی کو اپنا دل بے قابو ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ابھی اِن کا کہنا ہے کہ یہ ایک دوسرے کے لیے کچھ فیل نہیں کرتے۔۔۔ یار کس قدر چاہتے ہیں یہ ایک دوسرے کو۔۔ اور ہمارے کھڑوس دادا جان یہ محبت دیکھ بھی نہیں پارہے۔۔۔ نہ یہ دونوں کچھ بول رہے ہیں۔۔۔ اب ہمیں ہی کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔"

حرا کی بات کی اُن سب نے ہی تائید کی تھی۔۔۔

"آر یو اوکے۔۔۔۔۔"

عاریز اُس کے وجود کی لرزش محسوس کرتے فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔ مگر وہ اُس لمحے یہ نہیں سمجھ پایا تھا کہ یہ لرزش اُس کے قربت کی تھی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

ہیر بھی اُس کی آواز پر ہوش میں آتے بولتی اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

"تمہاری طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔۔؟؟؟"

عاریز نے بغور ہیر کا سر سے پیر تک جائزہ لیتے پوچھا تھا۔۔۔ جو پہلے ہی دھان پان سی تھی۔۔۔ اب مزید کمزور ہوئی پڑی تھی۔۔۔

"میں آپ کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی۔۔۔"

ہیر کو اِس بے حس اور سنگدل شخص پر بے پناہ غصہ آیا تھا۔۔۔ جو ایک بار بھی اُس کی خیریت دریافت کرنے نہیں آیا تھا۔۔۔

اِس گھر میں وہ سب سے زیادہ اِسی شخص سے واقف تھی۔۔۔اور یہی شخص اُس سے سب سے زیادہ دور ہو گیا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔کیوں ضروری نہیں سمجھتی۔۔۔؟؟"

عاریز درمیانی فاصلہ طے کرتا اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

جس پر گھبرا کر ہیر اُلٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

"کیونکہ آپ میرے لیے امپورٹنٹ نہیں ہیں۔۔۔۔اور نہ ہی میں آپ کے لیے۔۔۔تو یہ مجبوری کے تحت ہمدردی جتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

ہیر نے آنکھوں کی نمی چھپانے کی ناکام کوشش کرتے وہاں سے ہٹنا چاہا تھا۔۔۔

مگر عاریز اُس کی کلائی تھام کر اُسے واپس اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔۔۔

اور بنااِس بات کی پروا کیے کہ نیچے سب لوگ اُنہیں ہی دیکھ رہے ہیں۔۔۔وہ جھکا تھا اور باری باری ہیر کی ٹھوڑی، ناک، گال اور پیشانی پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا ہیر کے اوسان خطا کر گیا تھا۔۔۔

نیچے کھڑی ینگ پارٹی اپنے منہ اور کان لپیٹتی وہاں سے کھسک چکی تھی۔۔۔

جبکہ ہیر شرم وحیا سے دوہری ہوتی عاریز کو گھور بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"ہم دونوں ایک دوسرے کے قریب کسی مقصد کے تحت ہی آئے تھے۔۔۔۔جو اب پورا ہو چکا ہے۔۔۔تم اب جو بھی فیصلہ کرو مجھے منظور ہے۔۔۔مگر اپنا فیصلہ دل سے کرنا۔۔۔اور وہی کرنا جس میں تمہاری خوشی ہو۔۔۔۔میں بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔تمہارا فیصلہ ایسا بالکل نہیں ہونا چاہیے جس سے تمہارے دل کو تکلیف پہنچے اور اِن خوبصورت آنکھوں میں آنسو آئیں۔۔۔ورنہ تم اپنے فیصلے کا اختیار کھو دو گی۔۔۔۔"

عاریز اُس کی آنکھوں پر باری باری لب رکھتا نہایت ہی تحمل کے ساتھ اُسے سمجھاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کے جانتے ہی ہیر کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"تم کیوں نہیں سمجھ رہے کہ میری خوشی تمہارے ساتھ ہے۔۔۔۔میں اب بھی وہ فیصلہ نہیں کر سکتی جس میں صرف میری خوشی ہو۔۔۔۔میں جانتی ہوں تمہیں مجھ سے ہمدردی ہے۔۔۔میری تکلیف بھری زندگی کا سن کر تم میرا درد فیل کر رہے ہو۔۔ مگر اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں تم پر بوجھ بن جاؤ۔۔۔اور تمہیں جبراً مجھے قبول کرنا پڑے۔۔۔ تمہیں تمہارے جیسی کوئی خوبصورت لڑکی ہی ڈیزرو کرتی ہے۔۔۔میں نہیں۔۔۔۔اب میرے لیے سب سے زیادہ تم اہم ہو۔۔۔ تمہاری خوشی کی خاطر میں ہنستے ہنستے اپنی خوشی قربان کرنے کا حوصلہ رکھتی ہوں۔۔۔۔"

ہیر مسکراتے چہرے ہر بہتے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتے بولتی افتخار پیرزادہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

جہاں اُس نے اُنہیں اپنی موت کا پروانہ تھمانا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

الیکشن کے حوالے سے سب پارٹیز کی ایک بہت اہم میٹنگ تھی۔۔۔ جس میں حسنٰی خانم نے بھی شرکت کرنی تھی اور عرشمان پیرزادہ نے بھی۔۔۔۔

مگر وہ اِس حالت میں شرکت نہیں کر سکتی تھیں۔۔ جس کے لیے اُنہوں نے ہانی کو اپنی جگہ بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

جو سنتے ہی ہانی نے فوراً انکار کیا تھا۔۔۔ لیکن حسنٰی خانم کے ملتجی لہجے پر مجبوراً اُسے اُن کی بات ماننی پڑی تھی۔۔۔

"ماما مجھے تو اِس سب کا کوئی آئیڈیا ہی نہیں ہے۔۔۔ میں کیا کروں گی وہاں پر۔۔۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کہ میں نے وہاں بولنا کیا ہے۔۔۔"

ہانی تیار ہو کر حسنٰی بیگم کے روم میں آئی تھی۔۔۔ وہ بہت زیادہ کنفیوز تھی۔۔۔۔ یہ بات اُس کی گھبراہٹ میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔۔۔ کہ وہاں عرشمان پیرزادہ نے بھی ہونا تھا۔۔۔ جس کے بعد تو اُس کی وہاں کچھ بولنے کی گنجائش ہی نہیں بچتی تھی۔۔۔۔

"ہانی تم اتنی ٹینشن کیوں لے رہی ہو۔۔۔ میری پوری ٹیم وہاں تمہارے ساتھ موجود ہو گی۔۔۔ تمہیں کچھ بھی نہیں کرنا ہو گا۔۔۔ تمہاری صرف وہاں موجودگی ضروری ہے۔۔۔۔"

حسنٰی بیگم نے بغور اپنی بیٹی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اِس وقت کریم کلر کی لانگ شرٹ اور ٹراؤزر میں ڈارک بلو رنگ کا سکارف لپیٹے بہت ہی معصوم اور پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

ہر طرح کی ہوشیاری اور سازشوں سے پاک۔۔۔وہ جیسی خود تھی ویسے ہی سب کو سمجھتی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ نہ اُس نے کبھی پیرزادہ خاندان والوں سے نفرت کی تھی۔۔۔اور نہ ہی اب ساری حقیقت جان لینے کے بعد وہ اپنی ماں سے کوئی سوال کر پائی تھی۔۔

"ہانی اپنا خیال رکھنا۔۔۔افتخار پیرزادہ اور اُس کے پوتے آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔۔مجھ پر کیے جانے والے قاتلانہ حملے کی ناکامی پر۔۔۔۔اب وہ مجھے تمہارے حوالے سے بلیک میل کر رہے ہیں۔۔۔۔عرشمان پیرزادہ مجھے ہاسپٹل میں واضح دھمکی دے کر جا چکا ہے۔۔۔کہ میں چپ چاپ تمہیں اُن کے ساتھ رخصت کر دوں۔۔۔ورنہ وہ تمہیں جان سے مار دیں گے۔۔۔۔"

حسنٰی خانم کی بات سن کر ہانی نے بے یقینی کے عالم میں اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اُسے یقین نہیں آیا تھا کہ عرشمان پیرزادہ اُس کے حوالے سے ایسی بات کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

مگر اِس وقت اپنی ماما کی بات جھٹلانے کے لیے اُس کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں تھے۔۔۔

ہانی خاموشی سے وہاں سے اُٹھ آئی تھی۔۔

"نہیں ماما۔۔۔ عرشمان پیرزادہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔۔ وہ مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔۔۔"

ہانی کو جیسے پورا یقین تھا۔۔۔ حسنٰی بیگم کی کہی بات اُس کا یقین نہیں توڑ پائی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہیر سست روی سے افتخار پیرزادہ کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔جب اچانک سے اُسے اپنے پیچھے فلک کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

"کیسی ہو ہیر۔۔۔۔؟؟؟"

فلک کی نرم آواز پر ہیر حیرانی سے پلٹی تھی۔۔۔۔

"اللہ کا شکر ہے۔۔۔تم کیسی ہو۔۔۔؟؟"

ہیر کو یقین نہیں آیا تھا۔۔۔صدا ہی مغرور اور گھمنڈی لڑکی اُس سے اتنی نرمی سے بات کر رہی تھی۔۔۔

"میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔ہو بھی کیسے سکتی ہوں۔۔۔یکطرفہ محبت کا روگ انسان کو جینے کے قابل کہاں چھوڑتا ہے۔۔۔۔"

ہمیشہ ہنستی کھکھلاتی رہنے والی فلک کا لہجہ بجھا بجھا سا تھا۔۔۔

"اگر تم عاریز پیرزادہ کی بات کر رہی ہو تو ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔وہ اب بھی تمہارا ہی ہے۔۔۔۔"

ہیر نے اپنے دل کو کچلتے فلک کو تسلی دی تھی۔۔۔

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں۔۔۔۔"

فلک نے ہیر کی بات پر اُسے ایسے دیکھا تھا جیسے اُس کی دماغی حالت پر شبہ ہو۔۔۔

"بہت آسان سا مطلب ہے۔۔۔۔میں نے اور عاریز نے یہ نکاح۔۔۔۔۔۔"

ہیر کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب سویرا وہاں پہنچتی ہانی کو افتخار صاحب کا پیغام دے گئی تھی۔۔۔

"آپ کو دادا جان اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں۔۔۔اِنہیں میں سارے مطلب سمجھا دیتی ہوں۔۔۔۔"

سویرا نے ہانی کو مخاطب کرتے کہا تھا۔۔۔اور فلک کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

ہیر اثبات میں سر ہلاتی افتخار صاحب کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

"اندر آجائیں بچے۔۔۔۔"

اُس کے ناک کرنے پر افتخار صاحب کی پر شفقت آواز گونجی تھی۔۔۔۔

ہیر اندر آتی اُن کے ساتھ صوفے پر آن بیٹھی تھی۔۔۔۔

"دادا جان آپ نے بلایا مجھے۔۔۔"

ہیر کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اُسے یہاں کیوں بلوایا گیا ہے۔۔۔

"جی بیٹا میں نے بہت اہم بات کرنے کے لیے بلایا ہے آپ کو۔۔۔۔"

افتخار صاحب نے سنجیدگی سے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔

اُنہوں نے آج تک اپنے ہر بچے کو اُس کی مرضی کا فیصلہ کرنے کی چوائس دی تھی۔۔۔ہیر تو پھر اُن کے لیے سب سے زیادہ سپیشل تھی۔۔۔

ہیر نے بنا کچھ بولے خاموشی سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"میں جانتا ہوں کہ حسنٰی خانم نے آپ کو عاریز سے نکاح کرنے کے لیے ایمو شنل بلیک کیا تھا۔۔۔جس کے تحت ہے آپ نے یہ نکاح کیا ہے۔۔اور دوسری جانب عاریز کے ساتھ بھی ہم نے یہی شرط رکھی تھی۔۔۔

اُس نے صرف میرے کہنے پر یہ نکاح کیا۔۔۔اِس لیے میں اب یہی چاہتا ہوں کہ آپ دونوں وہ فیصلہ کرو جس میں آپ کی خوشی ہو۔۔۔۔میں نے عاریز سے ابھی نہیں پوچھا کیونکہ پہلے میں آپ سے آپ کی خوشی پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔جو میرے لیے سب سے زیادہ اہم ہے۔۔۔آپ کسی بھی طرح کی سوچ کو دل میں لائے بغیر مجھے بس اتنا بتا دیں کے کیا عاریز کے ساتھ یہ نکاح قائم رکھنا چاہتی ہیں یا نہیں س۔۔۔۔آپ کی خوشی کس میں ہے۔۔۔۔"

افتخار صاحب اور باقی سب کے لیے اِس وقت ہیر کی خوشی سب سے زیادہ تھی۔۔۔ جبکہ ہیر کو تو بس عاریز کی خوشی سے مطلب تھا۔۔۔۔

ہیر کا دل چاہا تھا وہ اُن کو بتا دے کہ نہیں ہونا چاہتی وہ عاریز پیرزادہ سے الگ بہت محبت کرتی ہے اُس سے۔۔۔۔

مگر وہ یہ سب صرف سوچ ہی سکتی تھی۔۔۔

یہاں موجود تمام گھر والوں کو اُس کی خوشی عزیز تھی۔۔۔ مگر اُسے تو صرف عاریز پیرزادہ کی خوشی سے مطلب تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی عاریز اُس کی خاطر اپنی ساری زندگی سمجھوتے کی نظر کر دے۔۔۔۔

ہیر نے گہری سانس ہوا میں خارج کرتے خود کو مضبوط کیا تھا۔۔۔

"دادا جان میں یہ نکاح ختم کرنا چاہتی ہوں۔۔۔اِسی میں میری مرضی بھی ہے اور خوشی بھی۔۔۔۔میں نے عاریز سے نکاح صرف حسنٰی خانم کے کہنے پر کیا تھا۔۔۔ میری اُن سے کوئی دلی وابستگی نہیں ہے۔۔۔۔۔"

ہیر اپنی مُٹھیاں بھینچے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرتے بہت مشکل سے بولی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔مجھے بس یہی جاننا تھا۔۔۔اب ان شاءاللہ سب کچھ آپ کی مرضی کے مطابق ہی ہو گا۔۔۔۔ جیتی رہیں خوش رہیں۔۔۔۔"

افتخار صاحب اُس کی پیشانی پر بوسہ دیتے بجھے بجھے سے لہجے میں بولے تھے۔۔۔۔ وہ شاید خود بھی یہی چاہتے تھے کہ اُن جو بنایا یہ رشتہ قائم رہے۔۔۔

مگر ہیر کی مرضی کے مطابق اب اُنہیں اپنے ہاتھوں سے بنایا یہ رشتہ ختم کرنا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہانی دھڑکتے دل کے ساتھ آفس میں داخل ہوئی تھی۔۔۔جہاں تقریباً سبھی پارٹیز کے لیڈرز موجود تھے۔۔۔اِس لیے وہاں کافی رش لگا ہوا تھا۔۔۔۔

ہانی کی نگاہوں نے بے اختیار عرشمان کو ڈھونڈا تھا۔۔۔

مگر اتنے سارے لوگوں میں وہ اُسے کہیں بھی دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

میٹنگ شروع ہونے میں ابھی پندرہ بیس منٹ باقی تھے۔۔۔ہانی ایک جانب پڑے صوفے پر جا بیٹھی تھی۔۔۔یہاں سب لوگ ایک دوسرے کو جانتے تھے۔۔۔

اِس لیے آپس میں باتوں میں مصروف تھے۔۔۔وہ یہاں موجود تمام چہروں سے انجان ہی تھی۔۔۔۔اِس لیے اُس نے الگ تھلگ بیٹھنا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔۔

ہانی اپنے موبائل پر لگی ہوئی تھی۔۔۔جب اُس کے کانوں میں ایک جانی پہچانی سے آواز گونجی تھی۔۔۔

ہانی نے موبائل وہیں رکھتے دھڑکتے دل کے ساتھ سامنے دیکھا تھا۔۔۔

جہاں اُسے عرشمان پیرزادہ ایک نہایت ہی خوبصورت لڑکی کے ساتھ کھڑا نظر آیا تھا۔۔۔اُس لڑکی نے بڑے ہی سٹائل سے سر پر دوپٹہ لے رکھا تھا۔۔۔چہرے کے دونوں اطراف سے اُس نے بالوں کی لٹیں باہر نکال رکھی تھیں۔۔۔

فل میک اپ کے ساتھ مہرون لپسٹک لگائے عرشمان کے عین سامنے کھڑی وہ اُس کے کان میں نجانے کونسے راز فاش کر رہی تھی۔۔۔۔

ہانی کے تن بدن میں جلن اور غصے کی آگ بھڑک اُٹھی تھی۔۔۔وہ اُس کا شوہر تھا۔۔۔پھر یہ لڑکی بلاوجہ کیوں فری ہو رہی تھی۔۔۔۔

"عرشمان پیرزادہ تم یہ ٹھیک نہیں کر رہے۔۔۔۔"

ہانی وہیں صوفے پر بیٹھے پیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

"یہ عرشمان پیرزادہ کے ساتھ لڑکی کون ہے۔۔۔۔؟"

ہانی نے غصے سے لال پڑتے گالوں کے ساتھ اپنی ماما کی ٹیم کی ایک لڑکی کو بلا کر پوچھا تھا۔۔۔

"میم یہ اُن کے ایک پارٹی لیڈر کی بیٹی علیشہ ہے۔۔۔۔کچھ ٹائم پہلے ہی سیاست میں آئی ہے۔۔۔سیاست میں بہت انٹرسٹ ہے اِسے۔۔۔اور عرشمان پیرزادہ آئیڈیل ہیں اِس کے۔۔۔اُن کی سیاست میں کم عمری میں ہی اتنی کامیابی دیکھ بہت زیادہ انسپائر ہے اُن سے۔۔۔اِسی لیے اب زیادہ تر اُن کے ساتھ رہ کر کام سیکھ رہی ہے۔۔۔"

اُس لڑکی نے ہانی کے غصیلے تاثرات دیکھ اُسے تفصیل سے جواب دیا تھا۔۔۔

"سیاست میں انٹرسٹ ہے یا نہیں مگر میرے شوہر میں بھرپور ٹرسٹ ہے۔۔۔"

ہانی زیرِ لب بڑبڑائی تھی۔۔۔جب اُسی لمحے عرشمان کی غیر ارادی نظر ہانی کی جانب اُٹھی تھی۔۔۔ہانی کو وہاں دیکھ وہ پل بھر کو حیران ہوا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے نگاہیں پھیر گیا تھا۔۔

اُس کا یوں نظریں گھمانا ہانی کو مزید غصہ دلا گیا تھا۔۔۔

"میٹنگ کتنے بجے سٹارٹ ہونی ہے۔۔۔"

ہانی نے سخت لہجے میں اپنی ٹیم سے پوچھا تھا۔۔۔

"بس میم سٹارٹ ہونے والی ہے۔۔۔ آپ آجائیں اندر۔۔۔"

اُس کی سیکرٹری نے اُسے اندر میٹنگ روم میں جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

ہانی نے ایک نظر پلٹ کر عرشمان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو ابھی بھی اُس لڑکی سے ایسے ہی باتوں میں مصروف تھا۔۔۔

ہانی پیر پٹختی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

اُس کے منہ پھیرتے ہی عرشمان نے ہانی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔۔۔وہ یہی محبت کی تو دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔تب ہی تو اتنے ٹائم سے اُسے اگنور کر رہا تھا۔۔۔

ہانی میٹنگ روم میں آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔آہستہ آہستہ باقی لوگ بھی آرہے تھے۔۔۔علیشہ بھی اُس کے سامنے آن بیٹھی تھی۔۔۔مگر ابھی تک عرشمان نہیں آیا تھا۔۔۔دس منٹ گزر چکے تھے۔۔۔میٹنگ روم میں تقریباً سب لوگ ہی آچکے تھے۔۔۔

ہانی کی منتظر نگاہیں دروازے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

جب چند سیکنڈ بعد عرشمان اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ساری چیئرز فل ہو چکی تھیں۔۔۔

اب صرف دو کرسیاں خالی پڑی تھیں۔۔۔ایک ہانی کے ساتھ اور دوسری علیشہ کے ساتھ۔۔۔۔

عرشمان کو دیکھ علیشہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔اُسے پوری اُمید تھی کہ عرشمان اُس کے ساتھ ہی آکر بیٹھے گا۔۔۔بلکہ وہی نہیں وہاں موجود تمام افراد کی نگاہیں اِسی شے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

ہانی جانتی تھی وہ اُس کے ساتھ نہیں بیٹھے گا۔۔۔اِس لیے ہانی نگاہیں پھیرتی اپنی فائل کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

جب کچھ سیکنڈز بعد ہانی کو عرشمان پیرزادہ کی سرانگیز خوشبو اپنے نتھنوں سے ٹکراتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

ہانی نے نگاہیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو پہلے ہی اُس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

سب کے سامنے نگاہوں کے تصادم پر گھبراتے ہانی نے نگاہیں پھیرتے علیشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی رنگت بالکل پھیکی پڑ چکی تھی۔۔۔اُس کی عرشمان پیرزادہ کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی ساری محنت رائیگاں گئی تھی۔۔۔۔

میٹنگ کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔ جبکہ ہانی یہی نوٹ کر رہی تھی کہ علیشہ کی نگاہیں عرشمان پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔وہ ایسے محو ہو کر عرشمان کو دیکھ رہی تھی جیسے اِس کے علاوہ اُس کے لیے کوئی اور کام اہم ہو ہی نہ۔۔۔۔

ہانی نے نگاہیں موڑ کر عرشمان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"یہ لڑکی کیوں گھور رہی ہے آپ کو۔۔۔۔"

ہانی بنا لحاظ کیے بولی تھی۔۔۔

جس کے جواب میں عرشمان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"تمہیں بُرا لگ رہا ہے۔۔۔۔؟"

عرشمان نے اُس کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"نہیں مجھے کیوں بُرا لگے گا۔۔۔ مگر میٹنگ کے دوران یہ بات مینرز کے خلاف ہے۔۔۔۔"

ہانی نے اپنی خفگی چھپاتے بمشکل کہا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کی اِس معصومیت پر عرشمان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

یہ لڑکی اُسے بہت غلط الفاظ کہہ چکی تھی۔۔ جو آج تک کسی اور کی اُس کے سامنے کہنے کی جرأت تک نہیں تھی۔۔۔۔ اگر عرشمان پیرزادہ اپنی انا بیچ میں لے آتا تو اب تک اُن دونوں کا رشتہ ختم ہو چکا ہوتا۔۔۔ مگر نجانے کیوں اِس لڑکی کے معاملے میں عرشمان پیرزادہ اپنی انا اور غرور ایک سائیڈ پر رکھ چکا تھا۔۔۔

اُسے اب بس اُمِ ہانی پیرزادہ چاہیے تھی۔۔۔۔

اُس کی اپنے لیے دیوانگی چاہیے تھی۔۔۔اُس جیسا بڑا سیاستدان جس لڑکی کے لیے مانچسٹر کی گلیوں میں خوار ہوا تھا۔۔۔اُس لڑکی کی قربت چاہیے تھی۔۔۔

اُس کی زندگی میں آج تک کچھ ایسا تھا ہی نہیں جو وہ حاصل نہ کر پاتا۔۔۔اُمِ ہانی پر تو پھر وہ پہلے سے ملکیت رکھتا تھا۔۔۔

ہانی پر غصے میں ہاتھ اُٹھا کر اُس نے ایک غلطی کی تھی۔۔۔جس کی وہ خود کو ابھی تک سزا دیتا آ رہا تھا۔۔۔مگر ہانی تو اُس کے جواب میں نجانے کتنی غلطیاں کر چکی تھی۔۔۔

ہانی نے پانی کی بوتل اُٹھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔جب بے دھیانی میں اُس کے ہاتھ سے بوتل گر گئی تھی۔۔۔

عرشمان فوراً ہاتھ آگے بڑھا کر بوتل اُٹھانی چاہی تھی۔۔جب اُسی لمحے ہانی کی نگاہ عرشمان کی ہتھیلی پر پڑی تھی۔۔۔

ہانی کو لگا تھا جیسے کسی نے اُس کے سینہ چیر دیا ہو۔۔۔

عرشمان کا دائیاں ہاتھ جس سے اُس نے ہانی کو تھپڑ مارا تھا۔۔۔وہ اندر سے بُری طرح زخمی تھا۔۔

صاف پتا چل رہا تھا کہ اُس ہتھیلی پر بہت بُری طرح ظلم ڈھایا گیا تھا۔۔

اور اُس کے بعد بینڈیج بھی نہیں کی گئی تھی۔۔۔

عرشمان بوتل اُس کے آگے رکھنے کے بعد اب واپس سے میٹنگ کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔۔۔

مگر ہانی کی سانسیں ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

عرشمان کے بنا کہے ہی وہ سمجھ چکی تھی یہ سب کیا ہوا ہے۔۔۔

اِس شخص نے اُس پر ہاتھ اُٹھانے کی خود کو اتنی بڑی سزا دی تھی۔۔۔۔ہانی کو اپنے کہے الفاظ یاد آئے تھے۔۔ جس سے اُس نے عرشمان کے دل پر زخم ڈال دیئے تھے۔۔۔

ہانی نے بامشکل اپنے آنسوؤں پر قابو رکھا تھا۔۔۔اُسے وہاں اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

"آر یو اوکے۔۔۔۔؟؟"

عرشمان نے ہانی کا چہرا زرد پڑتا دیکھ اُس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

"نو۔۔۔۔۔۔"

ہانی نم آنکھوں کے ساتھ اُسے دیکھتی وہاں سے اُٹھ آئی تھی۔۔۔۔

سب لوگوں نے حیران نگاہوں سے ہانی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر اصل جھٹکا تو اُنہیں اُس وقت لگا تھا جب عرشمان پیرزادہ میٹنگ چھوڑ کر ہانی کے پیچھے گیا تھا۔۔۔

"ہانی تم جلدی سے نکلو وہاں سے۔۔۔ تمہاری جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔"

ہانی کے باہر نکلتے ہی اُسے حسنٰی بیگم کی کال ریسیو ہوئی تھی۔۔

ہانی کو اِس وقت کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔ اُس نے بنا حسنٰی بیگم کی پوری بات سنے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

"ہانی واٹ ہیپنڈ۔۔۔۔؟؟"

ہانی گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی جب عرشمان اُس کی کلائی تھامتا اُسے روک گیا تھا۔۔۔ وہاں ارد گرد موجود تمام افراد اُنہیں ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔ عرشمان کے گارڈز فوراً ارد گرد کھڑے ہو چکے تھے۔۔۔

وہاں کھڑے میڈیا کے تمام کیمرہ مینز بھی ایکٹو ہو چکے تھے۔۔۔

"مجھے جانے دیں پلیز۔۔۔ مجھے اِس وقت آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔"

ہانی بھیگتے چہرے کے ساتھ بولتی عرشمان کو بے چین کر گئی تھی۔۔۔

"ہانی اگر کچھ نہیں ہوا تو کیوں رو رہی ہو اِس طرح۔۔۔۔"

عرشمان اُسے دونوں کندھوں سے تھامے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے بولا تھا۔۔۔

ہانی نے بھی نگاہیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جب اُسی لمحے عرشمان کی نظر ہانی کے ماتھے پر نظر آتے ریڈ ڈاٹ پر پڑی تھی۔۔۔۔

"ہانی۔۔۔۔"

عرشمان ہانی کو اپنے پیچھے چھپاتا نیچے جھکا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی کئی فائر اُسی جگہ پر نسب ہوئے تھے۔۔۔ جہاں کچھ دیر پہلے ہانی تھی۔۔۔

عرشمان کے گارڈز نے فوراً ایکشن میں آتے اُن حملہ آوروں کو وہیں ختم کر دیا تھا۔۔۔ جبکہ ہانی یہ سب دیکھ بہت بُری طرح خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔۔

وہ عرشمان کے سینے سے لگی کانپ رہی تھی۔۔۔

"عرشمان۔۔۔۔"

ہانی کے لب ہلے تھے۔۔۔

عرشمان ہانی کو بانہوں میں اُٹھائے اپنی گاڑی میں ڈال چکا تھا۔۔۔وہاں موجود کسی بھی شخص کو سمجھ نہیں اس کی تھی کہ ہانی کو گولی لگی ہے یا نہیں۔۔۔۔

لوگوں نے آگے آکر ویڈیو بنانے کی کوشش کی تھی مگر عرشمان کی گاڑی کے کالے شیشوں کی وجہ سے وہ کچھ نہیں دیکھ پائے تھے۔۔۔

جو فوراً وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

"ہانی ہم بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ ہمیں کچھ نہیں ہوا۔۔۔"

عرشمان نے ہانی کا چہرا تھام کر اپنے سامنے کرتے اُس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

ہانی سے زیادہ اِس وقت عرشمان کا دل دھڑک رہا تھا۔۔۔اگر وہ بروقت اِس بات پر دھیان نہ دیتا تو اب تک اُس کی ہانی اُس سے دور۔۔۔۔

اِس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں پایا تھا۔۔۔اور ہانی کو اپنے کشادہ پیشانی میں بھینچ گیا تھا۔

ہانی کچھ بھی نہیں بولی تھی۔۔۔اُسے بار بار اپنی ماما کی کہی باتیں یاد آرہی تھیں۔۔۔ جنہوں نے اُسے اُسی وقت وہاں سے نکلنے کا کہا تھا۔۔۔ہانی نے اُن کی بات ہی مانی تھی۔۔۔اگر وہ جانتی تھیں کہ باہر ہانی کے کیے خطرہ ہے تو اُنہوں نے ہانی کو باہر نکلنے کو کیوں کہا تھا۔۔۔

وہ اِس حملے کا الزام عرشمان پر لگا رہی تھیں۔۔اگر واقعی عرشمان ہی یہ حملہ کروا رہا ہوتا تو کبھی بھی ہانی کے قریب وہاں آکر نہ کھڑا ہوتا۔۔۔

کیونکہ ہانی پر چلنے والی گولی زرا سی چوک پر عرشمان کو لگ سکتی تھی۔۔۔۔

ہانی کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔وہ نہ ہی اپنی ماما کو چھوڑنا چاہتی تھی نہ عرشمان کو۔۔۔۔

مگر اب اُس کی نگاہوں کے سامنے جو حقیقت آرہی تھی۔۔۔اُس نے ہانی کو بالکل توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"مجھے ابھی اور اِسی وقت اپنی ماما کے پاس جانا ہے۔۔۔"

ہانی عرشمان کے حصار سے نکلتی سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔۔

جس پر عرشمان نے بنا کچھ بولے ڈرائیور کو وہاں جانے کا اشارہ کر دیا تھا۔۔۔۔

ہانی عرشمان سے کوئی بات نہیں کر رہی تھی۔۔مگر اُس نے عرشمان کا ہاتھ بہت ہی مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔۔جیسے وہ اب یہ ہاتھ کبھی نہ چھوڑنا چاہتی ہو۔۔۔

گاڑی کے رکتے ہی عرشمان نے باہر نکل کر ہانی کے لیے دروازہ کھولا تھا۔۔۔

یہ سب دیکھ کر ہانی کے گلٹ میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔ مگر بولی وہ اب بھی کچھ نہیں تھی۔۔۔

ہانی گھر میں داخل ہو چکی تھی۔۔۔ اُس نے پلٹ کر عرشمان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو سینے پر بازو باندھے وہیں کھڑا تھا۔۔۔۔

ہانی ایک آخری دھندلائی نظر اُس پر ڈالتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ہانی سیدھی حسنٰی خانم کے روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔۔ اِس سے پہلے ہانی اندر قدم رکھتی اُس کی نظر اپنی ماما پر پڑی تھی۔۔۔

جو ساڑھی میں ملبوس ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھیں۔۔۔ جبکہ صوفے پر نجمہ بیگم بیٹھی کسی بات پر مسکرا رہی تھیں۔۔۔

حسنٰی خانم کو صحیح سلامت کھڑا دیکھ ہانی کو بہت زور کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔وہ تو صبح تک بستر پر اُٹھ کر بیٹھ نہیں پا رہی تھیں۔۔۔اِس وقت کیسے وہ ہیلز پر چلتیں اِدھر سے اُدھر گھوم رہی تھیں۔۔۔

ہانی کے آنسوؤں میں تیزی آئی تھی۔۔۔

"کیا گیم کھیلا ہے تم نے حسنٰی مان گئی میں تمہیں۔۔۔پہلے خود پر حملہ کروانے کا ناٹک کر کے پیر زادہ خاندان کو بدنام کیا اور اب اُنہیں کے کندھے پر بندوق رکھ کر سیدھا ہانی کو ہی نشانہ بنا دیا۔۔۔اب بنے گی ہیڈ لائن۔۔۔افتخار پیر زادہ نے اپنی کی پوتی کو اپنی انا اور غرور میں آ کر مروا ڈالا۔۔۔اور تمہیں دکھی بے چاری ماں سمجھ کر ہماری پاگل عوام پھر سے تمہارے پیچھے چل پڑے گی۔۔۔۔"

نجمہ بیگم کی بتا سن کر ہانی نے گرنے سے بچنے کے لیے دروازے کا سہارا لیا تھا۔۔۔

اُس نے بے یقینی کے ساتھ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی ماما کے مسکراتے چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔

"میں جانتی ہوں ہانی نے آج نہیں تو کل مجھے چھوڑ کر اپنے اُن پیاروں کے پاس چلے ہی جانا تھا۔۔۔ جو میں کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ میری بیٹی نے جب میرے ساتھ رہنا ہی نہیں تھا تو اِس دنیا میں رہ کر کیا کرتی۔۔۔ میں نے بہت کوشش کی اُسے اُن لوگوں سے متنفر کرنے کی۔۔۔ اتنے سال افتخار پیرزادہ اور اُس کے خاندان کو تڑپتے دیکھا۔۔۔ اور اب اتنی آسانی سے جیتنے دوں اُنہیں۔۔۔ اب وہ پوری زندگی اپنی پوتی کے لیے تڑپے گا۔۔۔ اِس پچھتاوے کے ساتھ کہ اُس کی وجہ سے اُس کی پوتی کی جان گئی ہے۔۔۔۔"

حسنٰی خانم سفاکیت کی انتہا کرتے یہ بھول چکی تھی کہ ہانی صرف افتخار پیرزادہ کی پوتی ہی نہیں بلکہ اُس کی سگی اکلوتی اولاد تھی۔۔۔۔

جسے وہ اپنے بدلے کی آگ میں قربان کرنے والی تھی۔۔۔

"عرشمان پیرزادہ کو بہت غرور تھا نا کہ وہ مجھ سے جیت جائے گا۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتے حسنٰی خانم نے ہارنا کبھی سیکھا ہی نہیں ہے۔۔۔ پچھلی بار کی طرح اِس بار پھر بربادی پیرزادہ خاندان کے نام لگی جائے گی۔۔۔۔"

حسنٰی خانم نے ابھی بات مکمل کی ہی تھی جب نجمہ بیگم کا موبائل بجا تھا۔۔۔۔

دوسری جانب سے سنائی دینے والی خبر نے نجمہ بیگم کے ہوش اُڑا دیئے تھے۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔؟؟؟"

حسنٰی خانم نے سوالیہ نگاہوں سے اُنہیں دیکھا تھا۔۔۔

"لوگوں کو پہلے غلط فہمی ہو گئی تھی۔۔۔ جس کی بنا پر اُنہوں نے ہانی کے حوالے سے غلط خبر چلا دی۔۔۔ ہانی زندہ ہے۔۔۔۔ عرشمان پیرزادہ نے اپنی جان پر کھیل کر اسے بچا لیا ہے۔۔۔۔ وہ بالکل ٹھیک۔۔۔۔۔"

نجمہ بیگم نے بات کرتے کرتے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"ہانی۔۔۔۔"

نجمہ بیگم کے ہونٹوں سے نکلا تھا۔۔۔

جبکہ حسنٰی خانم بھی ہانی کو وہاں کھڑا دیکھ پتھر کی ہو چکی تھیں۔۔۔۔

ہانی کے آنسو رو رو کر خشک ہو چکے تھے۔۔۔اُس کی ماں نے اُس کی ہی جان لینی چاہی تھی۔۔۔صرف اِس وجہ سے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔۔۔ اور اُس کی ماں اپنے دشمنوں کو ہرانا چاہتی تھی۔۔۔

اِسی وجہ سے اُس نے اپنی بیٹی کو قربان کرنا چاہا تھا۔۔۔

"ہانی میری بات سنو۔۔۔۔"

حسنٰی خانم کے ہوش اُڑ چکے تھے۔۔۔اُنہیں ہانی کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ سب سن چکی ہے۔۔۔

"خبردار میرے قریب آنے کی کوشش بھی مت کیجیے گا حسنٰی خانم۔۔۔۔میں کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی کہ آپ میرے ساتھ ایسا کر سکتی ہیں۔۔۔ آپ نے میری جان لینے کی کوشش کی۔۔۔ صرف اِس وجہ سے کہ میں عرشمان پیرزادہ کے پاس نہ جاؤں۔۔۔میں آپ کی سگی اولاد تھی۔۔۔۔۔ کبھی میری خوشی دیکھنا تو دور آپ نے اپنے انتقام میں مجھے ہی جلا ڈالا۔۔۔۔

مگر میں کیا امید رکھوں آپ سے۔۔۔میرے بابا کو بھی آپ ہی نے مارا تھا۔۔۔ اور اب مجھے بھی ختم کرنا چاہا۔۔۔۔مجھے اتنے سال میرے اپنوں سے دور رکھا۔۔۔میرے دل میں میرے خاندان والوں کی نفرت ڈال کر میرا بچپن خراب کر دیا۔۔۔ آپ کو میں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔بہت غلط کیا ہے آپ نے میرے ساتھ۔۔۔۔

آپ کی وجہ سے میں اپنے شوہر کی گنہگار ہوئی ہوں۔۔۔میں نے اُن تمام لوگوں کا دل دکھایا۔۔۔جو سب میرے ساتھ مخلص تھے۔۔۔اُن میں سے کسی سے نظریں

ملانے کے قابل نہیں بچی میں۔۔۔ آپ جانتی ہیں اب مجھے آپ سے نفرت بھی محسوس نہیں ہو رہی۔۔۔ کیونکہ آپ کے لیے میرے دل میں تم احساس مر چکے ہیں۔۔۔ اب کبھی آپ کو اپنی شکل نہیں دکھاؤں گی۔۔۔ بہت بہت مبارک ہو آپ کو آپ کا انتقام آپ کا گھمنڈ اور لالچ۔۔۔۔۔"

ہانی حسنٰی خانم کو اُن کی زندگی کا تلخ ترین آئینہ دکھاتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

جبکہ حسنٰی خانم اپنی بیٹی کے منہ سے یہ ساری باتیں سن کر وہیں صوفے پر ڈھے سی گئی تھیں۔۔۔

"حسنٰی۔۔۔۔"

نجمہ بیگم اُٹھ کر اُن کے پاس آئی تھیں۔۔۔

"میں نے اپنی بیٹی پر قاتلانہ حملہ کروایا ہے نجمہ۔۔۔ کیا کوئی ماں اپنے وجود کے حصے کے ساتھ ایسا کرتی ہے۔۔۔ کیا ہانی ٹھیک کہہ کر گئی ہے۔۔۔۔ میں اتنی سفاک عورت ہوں۔۔۔"

حسنٰی خانم بالکل گم صم سی نجمہ بیگم کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔ اپنی اولاد کے منہ سے سنی گئی اپنی حقیقت حسنٰی خانم کی شخصیت کو بہت بری طرح سے ہلا گئی تھی۔۔۔۔ اُن کے دل و دماغ کو جھنجھوڑ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہیر افتخار صاحب سے بات کرنے کے بعد اپنے روم میں آتی بُری طرح سے رو دی تھی۔۔۔ وہ عاریز پیرزادہ سے جدا نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

مگر وہ اس کے ساتھ رہنے کے لیے بھی کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ یہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ عاریز کی مرضی کے خلاف کوئی بھی فیصلہ۔۔ اور عاریز جبراً اُسے قبول کرے۔۔۔۔

ہیر آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔ جب اُس کے روم کا دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔

اپنے چہرے کو اچھے سے صاف کر کے بمشکل ہونٹوں پر سمائل لاتے ہیر نے دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

جب سامنے ہی حرا اور شہلا بھابھی دکھائی دی تھیں۔۔۔

"ہم لوگ شاپنگ کرنے جا رہے تھے۔۔۔ تو اسی سلسلے میں آپ کو بھی لینے آئے ہیں۔۔۔ گھر میں شادی ہے تو سوچا آپ بھی شاپنگ کر لیجئے گا اپنے لیے۔۔۔۔"

حرا کو اُس کا رویا رویا چہرا دیکھ نرمی سے بولی تھی۔۔۔

"کس کی شادی ہے گھر میں۔۔۔۔؟؟"

ہیر تھوڑا حیران ہوئی تھی۔۔۔۔

"عرشمان بھائی اور ہانی بھابھی کی۔۔۔۔اُسی سلسلے میں تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔۔۔"

سویرا ابھی ہیر کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ باہر لے جاتے بولی تھی۔۔۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے مجھے کچھ نہیں لینا۔۔۔پلیز آپ لوگ چلے جائیں۔۔"

ہیر نے معذرت خواہ انداز میں کہا تھا۔۔۔

"ارے ایسے کیسے نہیں آنا۔۔۔۔ آپ کے دوہرے رشتے ہیں اُن کے ساتھ۔۔۔ آپ کو تو آنا ہی ہو گا۔۔۔۔"

وہ لوگ اُس کی بات ماننے کو کسی طور تیار نہیں تھیں۔۔ جس پر نا چاہتے ہوئے بھی ہیر کو اُن کے ساتھ جانا پڑا تھا۔۔۔

وہ سب ساتھ گاڑیوں کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔جب حرا نے اُسے ایک سیاہ گاڑی کی جانب جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

"آپ اُس گاڑی میں جا کر بیٹھیں۔۔ہم لوگ آرہے ہیں۔۔۔"

حرا اُسے کہتی خود سویرا کو بلانے کے لیے واپس پلٹی تھی۔۔۔

ہیر کا اس وقت کسی سے کوئی بات کرنے کا موڈ نہیں تھا۔۔۔اِس لیے وہ خاموشی سے گاڑی کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔مگر گاڑی کا پچھلا بہت کوشش کے باوجود بھی کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اُس نے حرا لوگوں کو بلانے کے لیے واپس پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔جب اُسے وہاں سے سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس عاریز پیرزادہ آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

وہ اپنی چھا جانے والی پر سنیلٹی کے ساتھ اتنا ہینڈسم لگ رہا تھا کہ ہیر کا دل اُس کی اسیری میں ڈوبنے لگا تھا۔۔۔ ہیر نے بے اختیار اُس کی جانب سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔

اُس کا دل بہت بُری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔

عاریز نے اُس کے قریب آتے اُسے سلام کیا تھا۔۔۔

جس کا جواب دیتے ہیر وہاں سے مُڑی تھی۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو تم۔۔۔۔؟؟؟"

عاریز سینے پر بازو باندھے نہایت ہی فرصت سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اِس وقت پیچ کلر کے ڈریس میں اپنی سانولی رنگت مگر بے پناہ پر کشش اور دلکش نقوش کے ساتھ اُس سے نظریں چراتی عاریز کو سیدھی اپنے دل میں اُترتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اُس کا دل چاہا تھا اِس معصوم سی پیاری لڑکی کو پوری دنیا سے چھپا کر اپنے سینے میں کہیں چھپا لے۔۔۔ جہاں پر نہ ہی یہ سیاہ نین کٹورے ویران رہیں اور نہ ہی اِن پھولے گالوں پر اُداسی کی زرا سی بھی جھلک ہو۔۔۔۔

"مجھے حرالو گوں کے ساتھ شاپنگ پر جانا ہے۔۔۔"

ہیر نہایت ہی سادگی سے بولی تھی۔۔۔

جس پر عاریز کو اُس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔

"میں بھی اُنہیں کے ساتھ جا رہا ہوں۔۔۔ تم میرے ساتھ آسکتی ہو۔۔۔۔"

عاریز کی نگاہیں اُس کی لرزتی پلکوں سے اُلجھ رہی تھیں۔۔۔

"نہیں میں وہ۔۔۔۔"

ہیر کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیا بہانا بنائے۔۔۔ جس شخص کے قریب چند پل کے لیے کھڑا ہونا اتنا دشوار تھا اُس کے ساتھ شاپنگ پر جانے کا تصور نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔۔

یہ شخص بہت جلد اُس کا نہیں رہنے والا تھا۔۔۔ یہ سوچ ہی ہیر کے دل کو کچوکے لگا رہی تھی۔۔۔

ہیر چہرا جھکائے اِسی کشمکش میں ڈوبی ہوئی تھی جب عاریز درمیانی فاصلہ ختم کرتے دو قدم مزید اُس کے قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ہیر نے بمشکل لرزتی پلکیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"تمہیں کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے شیئر کر سکتی ہو۔۔۔ ہم نکاح سے پہلے دوست بھی تو تھے۔۔۔ تم اُس دوستی کو کیوں فراموش کر رہی ہو۔۔۔ کیوں خود کو اتنا

ہلکان کر رہی ہو۔۔۔۔اگر مجھ سے محبت ہو چکی ہے تو اپنے دل سے اُس کا اقرار کیوں نہیں کر پا رہی۔۔۔۔"

عاریز نے اُنگلیوں کے پوروں سے ہیر کے گال کو چھوا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کی بات سن کر ہیر کو گہرا جھٹکا لگا تھا۔۔۔

"عاریز پیر زادہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔"

اپنے آنسوؤں کو دل پر اُتارتے ہیر نے فوراً نفی کی تھی۔۔۔

وہ اپنی محبت بھیک میں حاصل نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے تو میرے قریب آنے سے تمہارے الفاظ کیوں گم ہو رہے ہیں۔۔۔تم تو میرے آگے دو بدو بولنے کی عادی تھی۔۔۔تمہاری یہ پلکیں کیوں نہیں اُٹھ پا رہیں میرے سامنے۔۔۔کیوں ہر بار لرزتے ہوئے جھک جاتی ہیں۔۔۔تم تو میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دینے کی عادی تھی۔۔۔

جس چہرے پر مجھے دیکھ کر غصہ چھا جاتا تھا۔۔وہ میری قربت سے کیوں دہک اُٹھتا ہے۔۔۔کیا اب بھی تم کہوں گی ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔؟؟؟کیا اب بھی تم میری محبت سے انکاری ہو گی۔۔۔۔؟میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہہ رہا ہوں۔۔۔مجھے تمہاری خوشی سے آگے کچھ نہیں ہے۔۔۔۔"

عاریز اُس کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں لیے اُس کی جانب جھکا تھا اور ہیر کے ماتھے پر اپنی مہرِ محبت ثبت کر گیا تھا۔۔۔

ہیر جو اُس کے طلسم میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔اُس کے لمس پر ہیر کے پورے وجود میں برقی رو سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

عاریز کے سینے پر ہتھیلیاں جماتے اُس نے اُسے خود سے دور دھکیل دیا تھا۔۔۔

وہ اِس شخص سے محبت کی خواہشمند تھی ہمدردی کی نہیں۔۔۔

"مسٹر عاریز پیرزادہ میں نے آپ کو نہ تو دل سے دوست مانا تھا۔۔۔ اور نہ ہی کوئی محبت وجبت کی ہے آپ سے۔۔۔ میں نے وہ صرف حسنٰی خانم کے کہنے پر ایک ناٹک کیا تھا۔۔۔۔ جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔

میں نہ ہی آپ سے محبت کرتی ہوں اور نہ ہی آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ مجھے آپ سے طلاق چاہیے۔۔ میں دادا جان سے بھی کہہ چکی ہوں۔۔۔ مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔۔ کیونکہ اب میں بھی اپنی مرضی سے اپنی زندگی گزار کر خوش رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ اپنی آزادی سے اپنی زندگی کا ہر پل جینا چاہتی ہوں۔۔۔ جس کے لیے مجھے اب ایسے بناوٹی رشتوں سے آزادی چاہیے۔۔۔۔۔۔"

ہیر ابھی بول ہی رہی تھی۔۔۔ جب عاریز اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اُسے تھام کر گاڑی سے لگاتا اُس کے ہونٹوں پر جھکتا اُس کے باقی الفاظ اپنے ہونٹوں میں قید کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ہیر کی آنکھوں کی پتلیاں اُس کی اِس حرکت پر ناقابلِ یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔۔اُس کا چہرا دہک اُٹھا تھا۔۔۔جبکہ اُس کا دل اتنی شدت سے دھڑکنے لگا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آن نکلے گا۔۔۔

ہیر نے سختی سے عاریز کے کندھوں کو دبوچ رکھا تھا۔۔۔وہ کوشش کے باوجود اُس کی جنونی قید سے رہاعی حاصل نہیں کر پائی تھی۔۔۔کافی دیر بعد ہیر کو محسوس ہوا تھا جیسے اُس کی سانسیں اب رک جائیں گی۔۔۔اُس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔

جب اپنی محبت، تڑپ، غصہ تپش زدہ سانسوں کے راستے اُس میں اُنڈیلتے عاریز پیرزادہ کو اُس نازک جان پر رحم آیا تھا۔۔۔

اُس نے ہیر کی سانسوں کو آزادی بخشتے اُس کے لال پڑتے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔گہرے گہرے سانس لیتی ہیر اُس کی جانب دیکھنے کے قابل نہیں تھی اِس وقت۔۔۔اُس کا دل اتنی شدت سے لرز رہا تھا۔۔۔

"یہ صرف ایک جھلک تھی تمہیں یہ باور کروانے کی کہ تم عاریز پیرزادہ کے لیے کیا ہو۔۔۔اُس دن خود کو زہر دے کر تم نے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔۔۔اگر تمہیں اُس دن کچھ ہو جاتا نا تو پوری دنیا کو اگ لگا دیتا۔۔۔عاریز پیرزادہ نے آج تک اپنی زندگی کا ہر فیصلہ اپنی مرضی سے کیا ہے۔۔۔جو شخص ایک شرٹ تک کسی اور کی پسند کی نہیں پہنتا۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے وہ اپنی مرضی کے بغیر نکاح کرے گا۔۔۔۔ایک دن ہے تمہارے پاس۔۔۔اِن اُلٹی سیدھی سوچوں کو اپنے دل و دماغ سے جھٹک دو۔۔۔کیونکہ کل تو تمہیں تمہارا یہ رانجھا نہیں بخشنے والا۔۔۔۔"

عاریز ہیر کو اپنے لفظوں سے منجمند کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ ہیر کو محسوس ہوا تھا وہ اِس حسین پل سے کبھی نکل ہی نہیں پائے گی۔۔۔کیا یہ شخص اُس کے سامنے اپنی محبت کا اظہار اکر کے گیا تھا۔۔کیا وہ واقعی اُس سے اتنی محبت کرتا تھا۔۔۔

ہیر کی آنکھوں سے ایک بار پھر سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔اُسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔کہ وہ اتنی خوش نصیب بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔

"مگر وہ اتنا خوبرو اور ڈیشنگ بندہ مجھ جیسی عام سی صورت والی لڑکی سے محبت کیسے کر سکتا ہے۔۔۔؟؟؟"

ہیر کو اُس کی سانولی رنگت کو لے کر پھر سے اُس کی خود ساختہ احساسِ کمتری نے آن گھیرا تھا۔۔۔

عاریز پیرزادہ ہر معاملے میں بالکل پرفیکٹ تھا۔۔۔اُس کی دودھ کی طرح چمکتی رنگت، جب وہ غصے میں ہوتا تھا تو مزید لال ہو جاتی تھی۔۔۔

بلاشبہ وہ بے پناہ حسین تھا۔۔۔اور ہیر کا اُس سے کوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔۔

ہیر کو ابھی تھوڑی دیر پہلے عاریز پیر زادہ جس خوشیوں کے مینار پر بیٹھا کر گیا تو۔۔۔ وہ اپنی اُلٹی سیدھی سوچوں کو بیچ میں لاتی۔۔۔ پھر سے خود کو اذیت میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ سچی اور پر خلوص محبت کبھی ظاہری خوبصورتی نہیں دیکھتی۔۔۔ عاریز پیر زادہ کو بھی اُس کی روح سے پیار ہوا تھا۔۔۔ اتنی ساری حسین لڑکیوں کو رد کرتے اُس کا دل آ کر ٹھہرا تھا تو ہیر پر۔۔۔ کیونکہ عاریز کے لیے ہیر ہی دنیا کی سب سے حسین لڑکی تھی۔۔۔ جس کے قریب آنے سے اُس کا دل خوش ہو اُٹھتا تھا۔۔۔ اُسے سکون محسوس ہوتا تھا۔۔۔

جو سب عاریز بہت جلد اِس احساسِ کمتری میں مبتلا لڑکی کو سمجھانے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہانی حسنٰی خانم کے گھر سے نکل آئی تھی۔۔۔اُس نے جو کچھ اُس دن افتخار پیرزادہ، شیریں بیگم، عرشمان اور باقی سب کے ساتھ کیا تھا۔۔۔اُس کے بعد وہ ان سب کے سامنے جانے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔

اُن سب لوگوں نے اُنہیں پہلے دن سے بہت زیادہ امپورٹنس دی تھی۔۔۔۔مگر اُس نے کیا کیا تھا۔۔۔بنا کسی بات کی تصدیق کیے یا سچ جانے اُن سب پر الزامات کی برسات کر دی تھی۔۔۔

وہ اتنی پڑھی لکھی اور سمجھدار ہونے کے باوجود یہ کیوں نہیں دیکھ پائی تھی کہ وہ بنا کسی ٹھوس ثبوت کے کیسے الزام لگا سکتی ہے اُن سب پر۔۔

ہانی کو وہ سب باتیں بار بار یاد آتیں دوہری اذیت میں مبتلا کر دیتی تھیں۔۔۔ کہ اُس نے عرشمان کو کتنا بُرا بھلا کہا تھا۔۔۔ اُس شخص کے لیے کتنے غلط الفاظ استعمال کیے تھے۔۔۔ جس کا کسی بھی بات میں کوئی قصور تھا ہی نہیں۔۔۔۔

ہامی نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ پیر زادہ خاندان والوں کی محبت کے قابل بھی نہیں تھی۔۔۔ اُس کی سزا یہی تھی کہ وہ واپس مانچسٹر جا کر ساری زندگی اپنوں سے دور تنہائی میں کاٹ دے۔۔۔ کیونکہ اپنے ہی کہے الفاظ کی وجہ سے وہ اب کسی کے سامنے بھی نظریں ملانے کے قابل نہیں تھی۔۔۔

ہانی نے اپنے آغا خان اور گل جان سے رابطہ کیا تھا۔۔ جو کچھ دن پہلے ہی پاکستان لوٹے تھے۔۔۔

وہ سب کچھ نیوز پر دیکھ سن کر ہانی کے حالت سے واقف تھے۔۔ اِس لیے وہ فوراً ہانی کے پاس پہنچے تھے۔۔۔ اور اُسے لیے اپنے چھوٹے سے گھر میں آ گئے تھے۔۔ دو کمروں کا چھوٹا سا گھر اُن میاں بیوی کے لیے بہت ہی بڑا تھا۔۔۔ یہ گھر ہانی نے

اپنی سکالرشپ کے پیسوں سے اُن دونوں کو اُن کی ویڈنگ اینورسری پر گفٹ کیا تھا۔۔۔

وہ دونوں تو شروع سے ہی اُسے اپنی بیٹی مانتے تھے۔۔۔اِس وقت بھی اُسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔۔

ہانی جب سے آئی تھی۔۔بستر میں دبکی روتی ہی رہی تھی۔۔۔

جبکہ آغا خان اور گل جانی نے یہی سمجھا تھا کہ وہ سو رہی ہے۔۔۔۔

رات کو گل جانی کے بہت اصرار کے بعد جا کر ہانی نیچے آئی تھی۔۔۔ڈرائینگ روم میں قدم رکھتے ہی بنا اِدھر اُدھر دیکھے وہ سیدھی وہاں بیٹھے آغا خان اور گل خانی کے قریب آئی تھی۔۔۔

"آغا خان آپ وعدہ کریں مجھ سے۔۔۔آپ کسی کو بھی نہیں بتائیں گے کہ میں آپ لوگوں کے پاس ہوں۔۔۔نہ ہی حسنٰی خانم کو۔۔۔اور نہ ہی عرشمان پیرزادہ

یا اُس کے خاندان کے کسی بھی فرد کو۔۔۔مجھے اُن میں سے کسی سے بھی نہیں ملنا اب۔۔۔۔پلیز آغا خان آپ کو میری بات ماننی ہو گی۔۔۔ورنہ میں یہاں سے بھی چلی جاؤں گی۔۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے ہانی کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔۔۔

جو آغا خان اور گل خانی کے ساتھ ساتھ وہاں موجود تیسرے فرد کو بالکل بھی گوارہ نہیں تھا۔۔۔

"آپ کیوں بھاگنا چاہتی ہیں مجھ سے دور۔۔۔جب یہ بات جانتی ہیں کہ آپ کا ٹھکانہ پیرزادہ مینشن ہی ہونے والا ہے۔۔۔۔"

وہاں گونجتی عرشمان کی آواز پر ہانی کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔وہ کرنٹ کھا کر پلٹی تھی۔۔۔جب ونڈو کے پاس کھڑا عرشمان اپنا موبائل پاکٹ میں رکھتا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"آغا خان۔۔۔۔"

ہانی نے منہ بسورتے پیچھے مُڑ کر خفگی سے آغا خان اور گل خانی کو دیکھنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ دونوں تو وہاں سے ایسے غائب ہو چکے تھے۔۔۔ جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔۔۔۔۔

"آپ یہاں کیوں آئے۔۔۔۔ دیکھیں مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔۔"

ہانی نظریں چراتے بولی تھی۔۔۔

"اپنی بیوی کو لینے آیا ہوں۔۔۔ جس کے قریب آنے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔"

عرشمان چلتا ہوا عین اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

"میں آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔"

ہانی نے نگاہیں اب بھی نہیں اُٹھائی تھیں۔۔۔

"میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔"

عرشمان نے اُس کی ٹھوڑی سے تھام کر چہرا اُوپر کیا تھا۔۔۔۔

ہانی کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"میں حسنٰی خانم کی بیٹی ہوں۔۔۔اگر اُنہیں جیسی نکلی تو۔۔۔۔بہت بُری ہوں میں۔۔۔۔"

ہانی کے دل میں بہت سارے گلٹ تھے۔۔۔۔

جنہیں عرشمان بہت اچھے سے دور کرنا جانتا تھا۔۔۔اُسے اپنی گرفت میں موجود ہانی کا ہاتھ تپتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

عرشمان آج کے دن کم از کم یہ بخار افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

"تم ہانی پیر زادہ ہو۔۔۔ جس کی اپنی ایک علیحدہ پہچان ہے۔۔۔۔ جس کا دل اور روح اُس کی طرح بہت پاکیزہ ہے۔۔۔۔"

عرشمان اُس کے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھتے بولتا ہانی کا ہاتھ تھامے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ ہانی بنا کوئی مزاحمت کیے اُس کے ساتھ چلتی گئی تھی۔۔۔۔

پورا راستہ اِسی خاموشی میں کٹا تھا۔۔۔۔ نہ ہانی نے کوئی بات کی تھی۔۔۔ اور نہ ہی عرشمان نے۔۔۔۔

وہ دونوں ہی اِس وقت خاموش ایک دوسرے کی قربت ہی جینا چاہتے تھے۔۔۔

گاڑی جیسے ہی پیر زادہ مینشن کے آگے رکی ہانی کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔

عرشمان نے اُس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔ہانی نے ایک نظر عرشمان کے خوبرو سنجیدہ چہرے پر ڈالی تھی اور اگلے ہی لمحے اپنا نازک کپلپاتا ہاتھ اُس کی چوڑی ہتھیلی میں رکھ دیا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں اندر داخل ہوئے تھے جہاں سامنے ہی پیرزادہ مینشن کا ہر فرد چہرے پر بے پناہ خوشی سجائے اُنہیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہانی کی آنکھوں سے مزید آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔عرشمان کی گرفت میں موجود اُس کے ہاتھ کی لرزاہٹیں میں مزید شدت آئی تھی۔۔

"یہ سب تمہارے اپنے ہیں ہانی۔۔۔اور نجانے کتنے سالوں سے شدت سے تمہارا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔کیا تم اِنہیں مزید تڑپتا چھوڑ کر اِن سے ہمیشہ کے لیے دور جا پاؤ گی۔۔۔۔"

عرشمان کی بات پر ہانی کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"میری بچی آگئی۔۔۔۔"

شیریں بیگم آگے بڑھی تھیں۔۔۔اور ہانی کو اپنی مہربان آغوش میں لیتیں سینے میں بھینچ گئی تھیں۔۔۔

ہانی بھی اُن کا ممتا بھرا لمس محسوس کرتی اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔

افتخار پیرزادہ سمیت گھر کے تمام افراد باری باری آکر ہانی سے ملنے لگے تھے۔۔۔

وہ سب اتنے اچھے اور زندہ دل تھے کہ ہانی کی بھیگی آنکھوں کے ساتھ ساتھ ہونٹوں پر بھی جاندار مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔کسی نے بھی اُس کے سامنے پچھلی باتیں نہیں دوہرائی تھیں۔۔۔۔

سب سے مل کر اُن کے بیچ بیٹھتے ہانی کی نگاہوں نے بے اختیار عرشمان کو تلاشا تھا۔۔۔ مگر وہ اب اُسے کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ہانی کا دل بے اختیار اُداس ہوا تھا۔۔۔

"آپ جنہیں ڈھونڈ رہی ہیں۔۔۔وہ ابھی کسی ضروری کام سے باہر نکلے ہیں۔۔۔"

ینگ پارٹی ہانی کی چوری پکڑتی فوراً ایکشن میں آچکی تھی۔۔۔

"نن نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔"

ہانی نے فوراً انکار کیا تھا۔۔۔۔

"ویسے کیا آپ دونوں کے بیچ بھی صلح صفائی ہو گئی۔۔۔۔"

شہلا بھابھی کی بات پر سب نے ہانی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس پر ہانی نے منہ بسورتے جس معصومیت کے ساتھ سر نفی میں ہلایا تھا۔۔۔ وہاں موجود تمام افراد کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔

"ڈونٹ وری ہم کروادیں گے۔۔۔۔"

حرا نے سینے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

"وہ بہت کھڑوس ہیں۔۔۔۔"

ہانی کچھ ہی دیر میں اُن سب کے ساتھ گھل مل گئی تھی۔۔۔۔

"وہ تو اُنہیں پوری دنیا کہتی ہے۔۔۔ مگر پوری دنیا یہ بھی کہتی ہے کہ وہ صرف آپ کے معاملے میں کھڑوس نہیں ہیں۔۔۔ اکثر نوٹ کی گئی ہے یہ بات۔۔۔"

اُن سب کی آبزرویشن پر ہانی لاجواب سی ہوئی تھی۔۔۔ مگر یہ سچ تھا کہ عرشمان کو وہاں نہ دیکھ ہانی کے دل میں بے چینی سی پھیل گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ یہ تو جانتی تھی بظاہر اتنی نرمی سے بات کرنے والا اندر سے اُس سے سخت ناراض بھی تھا۔۔۔ اُس نے کئی مقام پر عرشمان کو ہرٹ کیا تھا۔۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ اب پورے دل سے اپنے پیا کو منانے کی خواہشمند تھی۔۔۔

جس نے ہر جگہ ہر مقام پر اُسے سپورٹ تو بھرپور کیا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عاریز، عرشمان اور افتخار صاحب ایک ساتھ ڈرائینگ روم میں بیٹھے سیاست کے حوالے سے کسی بہت اہم پہلو پر ڈسکشن کر رہے تھے۔۔۔

سب خواتین اُنہیں کہیں نہ کہیں سے آتی جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔۔۔ مگر نہ عرشمان کوہانی کہیں نظر آئی تھی اور نہ ہی عاریز کوہیر۔۔۔

وہ دونوں ہی بے دھیانی میں اپنی یہ بے چینی عیاں کر رہے تھے۔۔۔سامنے رکھی فائل کھول کر کچھ اہم پوائنٹس ڈسکس کرتے افتخار صاحب نے فوراً سے فائل بند کر دی تھی۔۔۔۔

عرشمان اور عاریز دونوں نے اچھنبے سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیا ہوا دادا جان۔۔۔؟؟"

عاریز نے پوچھا تھا۔۔۔

"میرے خیال میں تم دونوں کا ہی آج اِس کام میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔ فائل سے زیادہ آپ دونوں کا دھیان کہیں اور ہے۔۔۔۔"

افتخار صاحب کی بات پر شرمندہ ہونے کے بجائے وہ دونوں قہقہ لگا کر ہنس دیئے تھے۔۔۔

"جی بالکل سسر صاحب۔۔۔ آپ جو ظالم سماج بن کر میری بیوی کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔ وہ بہت غلط بات ہے۔۔۔۔"

عاریز اُن کی بات پر مزید پھیل کر بیٹھتا ڈھیٹائی سے بولا تھا۔۔۔

"میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔ تم دونوں کی بیویاں ہی تم سے تنگ ہیں۔۔۔۔"

افتخار صاحب آج بہت زیادہ خوش لگ رہے تھے۔۔۔ آج اُن کے سب بچے اُن کے پاس تھے۔۔۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش بھی تھے۔۔۔

وہ جتنا اپنے رب کا شکر ادا کرتے اُن کے لیے کم تھا۔۔۔

"ہانی کہاں ہے۔۔۔۔؟؟"

عرشمان اُس روم میں گیا تھا۔۔ جہاں اُس کی معلومات کے مطابق ہانی ٹھہری ہوئی تھی۔۔۔ مگر خالی کمرہ دیکھ اُس کے نقوش تن گئے تھے۔۔۔

اُس نے شیریں بیگم کے روم میں آتے پوچھا تھا۔۔۔ جہاں اِس وقت سب خواتین کا ہجوم لگا ہوا تھا۔۔۔

سب کی تیاری دیکھنے لائق تھیں۔۔۔ مگر عرشمان تو اُس سب پر غور ہی نہیں کر پایا تھا۔۔۔

اُسے ہانی سے ملنا تھا جو صبح سے اُس کے سامنے نہ آکر اُس کے ضبط کا امتحان لے رہی تھی۔۔۔

عرشمان کے تیور دیکھ کوئی کچھ نہیں بول پایا تھا۔۔۔

"ہم نہیں جانتے تمہاری بیوی ہے تمہیں ہی پتا ہونا چاہئے۔۔۔۔ اگر شوہر کو اپنی بیوی کے معاملے میں اتنا بے خبر نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

شیریں بیگم کے تو آج انداز ہی نرالے تھے۔۔۔ اُن کے ہر ہر انداز سے اُن کی بے پناہ خوشی چھلک رہی تھی۔۔۔

"اوکے ڈونٹ وری۔۔۔ میں ڈھونڈ لیتا ہوں اپنی بیوی کو۔۔۔ مگر اُس کے بعد آپ سب میں سے کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا کہ آپ لوگوں کی ہانی کہاں ہے۔۔۔"

عرشمان اُن سب پر طنزیا نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ اُن سب نے اِس وقت عرشمان کی بات کو سیریس نہیں لیا تھا۔۔۔ مگر وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھیں کہ عرشمان پیرزادہ واقعی اپنے کہے پر عمل کرنے والا ہے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہانی بہت زیادہ نروس اور گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔اُسے یہی لگ رہا تھا کہ عرشمان اُس سے بہت سخت خفا ہے۔۔۔اور عرشمان کا غصہ تو وہ بہت اچھے سے دیکھ چکی تھی۔۔۔پتا نہیں وہ اب ایسے معاف کرے گا بھی یا نہیں۔۔۔۔۔۔

اسی وجہ سے وہ پیرزادہ مینشن میں آنے کے بعد عرشمان سے چھپتی ہی رہی تھی۔۔۔ایک بار بھی اُس کے سامنے نہیں گئی تھی۔۔۔

اور اُوپر سے شادی کے رکھے گئے اِس فنکشن نے اُسے مزید نروس اور خوفزدہ کر رکھا تھا۔۔۔وہ اِس وقت شہر کے سب سے بڑے سیلون میں آئی ہوئی تھی برائیڈل بننے کے لیے۔۔۔۔۔۔

اُس نے فریش ریڈ کلر کا لہنگا زیب تن کر رکھا تھا۔۔۔جس میں اُس کا نازک سراپا دلکشی کی ہر حدود کو پار کر چکا تھا۔۔۔چہرے پر منڈلاتا خوف الگ ہی بہاریں پیش کر گیا تھا۔۔۔

فل میک اپ اور جیولری کے ساتھ سجی سنوری وہ کوئی آسمان سے اُتری اپسرا ہی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ بھابھی آپ بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔ آج تو عرشمان بھائی کی بالکل خیر نہیں ہے۔۔۔ ویسے صبح سے آپ کو ڈھونڈتے پھر رہے ہیں۔۔۔ مگر ہم بھی اتنی آسانی سے آپ کو اُن کے سامنے نہیں جانے دیں گے۔۔۔ اُنہیں بھی تو تھوڑا تڑپنا چاہیے آپ کے لیے۔۔۔۔"

نور مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ جس پر ہانی کا دل مزید زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔

"میڈم وہ باہر عرشمان پیرزادہ آئیں ہیں۔۔۔ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔"

وہ لوگ ابھی مزید بات کر ہی رہی تھیں۔۔۔ جب ملازمہ کے اندر آ کر دی جانے والی اطلاع نے ہانی کی حالت مزید غیر کر دی تھی۔۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔"

نور اور شہلا بھی بے یقینی سے باہر کی جانب بھاگی تھیں۔۔۔اُنہیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ شیریں بیگم کا دیا چیلنج عرشمان پیرزادہ اتنی آسانی سے پورا کر دے گا۔۔۔۔۔

ہانی بے چینی کے عالم میں ایک ہی جگہ پر کھڑی تھی۔۔۔جب کچھ لمحوں بعد ہی دروازہ کھلا تھا اور عرشمان پیرزادہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

اُس کے چہرے کے تاثرات بالکل سرد و سپاٹ تھے۔۔۔۔مگر ہانی کے حسین روپ کو دیکھتے لمحے بھر کو وہ اپنی جگہ مبہوت ہوا تھا۔۔۔

یہ سامنے کھڑی شرمائی گھبرائی سی لال پڑی اُسے بہت پیاری لگی تھی۔۔۔

وہ آگے بڑھا تھا اور بنا کچھ بولے ہانی کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔۔

"آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں۔۔۔۔؟؟"

گھبراہٹ کے مارے ہانی کے ہونٹوں سے نکلا تھا۔۔۔کیونکہ اُسے عرشمان پیرزادہ کے تیور کافی خطرناک لگے تھے۔۔

"وہاں جہاں صرف ہم دونوں ہونگے۔۔۔۔۔جہاں آپ مجھ سے فرار ہونے یا چھپنے کی کوشش نہ کر سکیں۔۔۔۔"

عرشمان ایک بھرپور نظر اُس کے حسین سراپے پر ڈالتا اُسے بانہوں میں اُٹھاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہیر اِس وقت مہرون رنگ کے انتہائی خوبصورت اور بیش قیمت لباس میں سولہ سنگھار کیے۔۔اُس شخص کے لیے خود کو سجا چکی تھی جسے اُس نے بے پناہ چاہا تھا۔۔۔

بظاہر دیکھنے میں سب کچھ بالکل نارمل تھا۔۔۔ مگر ہیر کے دل و دماغ میں اِس وقت طوفان برپا تھا۔۔۔

اُسے ابھی بھی یہی لگ رہا تھا۔۔۔ کہ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے یہ عاریز کے ساتھ زیادتی ہے۔۔۔

وہ اُس سے مجبوری کے تحت ہی شادی کر رہا ہے۔۔۔ وہ بہت ہی خوبصورت اور پیاری لڑکی ڈیزرو کرتا ہے۔۔۔ ہمیشہ ڈٹ کر لوگوں کا مقابلہ کرنے والی اِس وقت اپنی سانولی رنگت کی وجہ سے شدید قسم کے احساسِ کمتری کا شکار ہو چکی تھی۔۔۔

جبکہ اِس وقت دلہناپے کے روپ میں وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ اُس کی اپنی نگاہیں نہیں ہٹ پا رہی تھیں مرر میں نظر آتے اپنے عکس سے۔۔۔اُس پر ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔۔۔جو کہ کہیں نہ کہیں عاریز پیرزادہ کی محبت کا ہی ثبوت تھا۔۔۔

ہیر اِس فنکشن کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔مگر افتخار پیرزادہ اور شیریں بیگم کے کہے کے آگے وہ انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔لیکن اب ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اُس کے دل و دماغ کی بے چینی بڑھ رہی تھی۔۔۔

اُسے بس یہی لگ رہا تھا جو ہو رہا ہے وہ غلط ہو رہا ہے۔۔۔

وہ اور ہانی ایک ہی سیلون میں تیار ہونے کے لیے آئی تھیں۔۔۔مگر اِس وقت دونوں تھیں الگ الگ رومز میں۔۔۔۔

ہیر تیار کھڑی تھی جب نور اور شہلا بھابھی مسکراتی اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔؟؟"

ہیر نے اُن کو یوں مسکراتے دیکھ حیرانی سے پوچھا تھا۔۔۔

"عرشمان بھائی تو اپنی دلہن کو ہائی جیک کر کے لے گئے ہیں۔۔۔اِس سے پہلے کہ آپ کے شوہر نامدار بھی یہاں پہنچ کر، آپ کو بھی اُٹھا کر لے جائیں اور ہم بچاروں کو بنا دلہن دلہا کے ریسپشن کا یہ فنکشن سر انجام دینا پڑے۔۔۔"

اُن دونوں کی بار سنتے ہیر بھی ہلکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اُن کے ساتھ باہر چل دی تھی۔۔۔

فنکشن کا سارا انتظام ایک فائیو سٹار ہوٹل میں کیا گیا تھا۔۔۔

ہیر کو سیدھا ہال میں لے جانے کے بجائے وہاں بنے برائیڈل روم میں لے جایا گیا تھا۔۔۔ہیر بہت زیادہ گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔

اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

"مجھے یہ شادی نہیں کرنی۔۔۔۔پلیز آپ سب کو باہر بول دیں مجھے نہیں آنا باہر۔۔۔۔"

ہیر اتنے لوگوں کا سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں رکھ پا رہی تھی خود میں۔۔۔اُسے لگ رہا تھا سب اُس کا مذاق اُڑائیں گے کہ عاریز پیر زادہ جیسے شاندار مرد کے ساتھ اُس جیسی لڑکی کا کوئی جوڑ نہیں تھا۔۔۔

"ہیر یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟؟؟ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔اچانک کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔۔"

وہ سب ہیر کی بات سن کر ہی گھبرا گئی تھیں۔۔۔ایک دلہا دلہن ویسے ہی منظر عام سے فرار ہو چکے تھے۔۔۔اب دوسری دلہن بھی شادی سے انکار کر رہی تھی۔۔۔

"مجھے نہیں کرنی یہ کہ شادی۔۔۔ آپ لوگ پلیز دادی جان کو بلا دیں۔۔۔مجھے اُن سے بات کرنی ہے۔۔۔"

ہیر کسی کی کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔۔اُس کی آنکھوں سے بہتے آنسو اُن سب کو تکلیف دے رہے تھے۔۔۔۔

"اوکے پلیز ہیر رو مت۔۔۔ہم بلاتے ہیں اُنہیں۔۔۔۔"

وہ لوگ اُس کی خواہش کے مطابق خاموشی سے روم سے نکل آئی تھیں۔۔۔اور باہر آکر عاریز کو کال کر دی تھی۔۔۔

جو شاید ایسی ہی کسی نیوز کے انتظار میں تھا۔۔۔

وہ فوراً اُوپر پہنچا تھا۔۔۔

تھری پیس بلیک کلر کے سوٹ میں ملبوس وہ پہلے سے بھی کہیں زیادہ چارمنگ اور ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

وہ سیدھا اندر داخل ہوا تھا۔۔جہاں سامنے ہی اپنی محبت کو اپنے لیے پور پور سجا دیکھ اُس کا دل پاگل سا ہوا تھا۔۔۔۔

ہیر اِس وقت کس قدر حسین لگ رہی تھی کوئی اُس کے دل سے پوچھتا۔۔۔ یہ اُس کی ذات کے لیے کس قدر اہم تھی وہ اِس پاگل لڑکی کو شاید اس بات کا یقین کبھی نہ دلا پاتا۔۔۔

ہیر نے اپنی جیولری اُتارنے کے لیے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا سامنے کھڑے عاریز کو دیکھ اُس کا ہاتھ لرز اُٹھا تھا۔۔۔

عاریز دھیرے دھیرے چلتا اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"جانتا ہوں تمہارے لیے مجھ پر یقین کرنا بہت مشکل ہو گا۔۔۔ مگر ایک بار مجھ پر بھروسہ کر کے خود کو میرے سپرد کر دو۔۔۔ خدا کی قسم اگر اِس بار یہ بھروسہ ٹوٹنے سے پہلے ہی عاریز پیرزادہ خود کو ختم کر دے گا۔۔۔".

وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولتا اُسے ہپنوٹائز کر گیا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کی آخری بات پر ہیر نے تڑپ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اُس کی اِس بے اختیار ادا پر فدا ہوتے عاریز نے جھک کر اُس کی پیشانی پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی تھی۔۔۔

ہیر اپنے وجود پر اُٹھتی اُس کی بے باک نگاہوں پر مزید خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

عاریز نے اُس کے سامنے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلائی تھی۔۔۔ جس پر ہیر نے اپنا لرزتا کپکپاتا ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔

وہ والہانہ چاہت بھری نگاہوں سے اُسے دیکھتا احتیاط سے اُسے اپنے ساتھ تھامے وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔

وہ لوگ جیسے ہی انٹرنس سے اندر داخل ہوئے وہاں آیا لوگوں کا جمے غفیر دیکھ ہیر کنفیوز ہوئی تھی۔۔۔ مگر ہاتھ پر موجود عاریز کی مضبوط گرفت نے اُس کو اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا۔۔۔

"آپ میری محبت، میرے دل کی اولین ترجیح ہیں ہیر۔۔۔ آپ کو علاوہ عاریز پیرزادہ کے پہلو میں کوئی نہیں آسکتی۔۔۔ آپ ہی ڈیزرو کرتی ہیں۔۔۔ میری بے پناہ چاہت کو بھی اور میری بیوی بننا بھی۔۔۔۔"

ہیر کو کنفیوز دیکھ عاریز نے جھک کر ہیر کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔ جو سنتے ہیر کے چہرے پر قوس و قزا کے رنگ چھا گئے تھے۔۔۔۔ اُسے اپنے دل کی بے چینی ختم ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"آپ دیکھ سکتی ہیں سب کی آنکھوں میں ہمارے کپل کے لیے ستائش مائی بیوٹیفل لیڈی۔۔۔۔"

عاریز کی بات پر ہیر نے نگاہیں اُٹھا کر لوگوں کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ جن میں سے سب ہی ستائشی نگاہوں سے اُن دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

نہ تو کوئی دل جلاتا فقرا بول رہا تھا۔۔۔نہ ہی توہین آمیز نگاہیں تھیں۔۔۔اِس وقت اُس کے آس پاس سب کچھ بہت خوبصورت تھا۔۔بالکل ویسا جیسا وہ چاہتی تھی۔۔۔اور یہ سب اُسے کس نے سونپا تھا وہی شخص جسے کچھ لمحے پہلے وہ ایک بار پھر سے ٹھکرا گئی تھی۔۔۔

سٹیج پر بیٹھ کر بھی عاریز نے اُس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔وہ اب اپنی سب سے قیمتی انسان کو بہت ہی سنبھال کر رکھنا چاہتا تھا۔۔۔

ہیر نے سٹیج پر بیٹھ کر فنکشن کو بہت اچھے سے انجوائے کیا تھا۔۔۔مگر جیسے ہی رخصتی کے بعد اُسے عاریز کے پھولوں سے سجے روم میں لایا گیا ہیر کی گھبراہٹ میں ایک بار پھر سے اضافہ ہوا تھا۔۔۔

وہ نروس سی عاریز کے آنے سے پہلے ہی بیڈ سے اُٹھ آئی تھی۔۔۔اُس کا دل اِس قدر بُری طرح سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔

اپنی بے چینی کم کرنے کے لیے وہ اپنے بھاری بھر کم لہنگے کے ساتھ کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہلنے لگی تھی۔۔۔

اپنی اسی گھبراہٹ میں وہ روم میں آتے عاریز کو دیکھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

جو شوخ مسکراہٹ کے ساتھ دروازہ بند کرتا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ آہٹ پر ہیر نے بھی نگاہیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جب اُسی لمحے بے دھیانی میں ہیر کا لہنگا اُڈ کے ہیر کے نیچے آگیا تھا۔۔۔۔

وہ اپنا بیلنس کھوتی منہ کے بل نیچے جا گرتی جب عاریز ایک ہی جست میں اُس کے قریب آتے اُسے اپنی بانہوں میں لیتے اپنی مضبوط پناہوں میں قید کر گیا تھا۔۔

ہیر اُس کا لمس پاتی جی جان سے کانپ اُٹھی تھی۔۔۔

"میری زندگی میں داخل ہونے کے لیے بہت بہت شکریہ۔۔۔۔ نجانے کب کیسے تم اِس دل کو اتنی عزیز ہو گئی کہ اگر تم نہ ملتی تو واقعی تمہارے اِس رانجھے نے پاگل

ہو جانا تھا۔۔۔۔۔ تم یہی سمجھ رہی تھی کہ میں تمہارے قریب صرف دادا جان کے کہنے پر گیا۔۔۔ ایسا ہر گز نہیں ہے۔۔۔ عاریز پیر زادہ ہمیشہ وہی کرتا کے جو کرنے کو اُس کا دل کہتا ہے اُسے۔۔۔۔ تم پہلے دن سے ہی اِس دل کو بہت بھا گئی تھی۔۔۔ تمہارا وہ چیخنا چلانا۔ نفرت کا اظہار کرنا۔۔ اُس سب کا دیوانہ ہوں میں۔۔۔ اب کبھی مجھ سے دور جانے کے بارے میں سوچنا بھی مت ورنہ تمہاری اور اپنی جان ایک کر دونگا۔۔۔"

عاریز اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اُسے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

اُس کا بولے جانے والا ایک ایک لفظ ہیر کو اپنے دل میں اُترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کی آخر میں کی جانے والی گستاخی ہیر کا چہرا لال کر گئی تھی۔۔۔

"مجھے چینج کرنا ہے۔۔۔۔"

اُس کی بے باک نگاہوں سے گھبراتے ہیر نے اُس کے حصار سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔۔

جب عاریز نے جھک کر اُس کی دونوں آنکھیں چوم لی تھیں۔۔۔ جبکہ ہیر اُس کے شدت بھرے لمس پر لرز اُٹھی تھی۔۔۔ عاریز کا ہاتھ اُس کی نازک کمر پر تھا۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں اظہار سنیں بغیر جانے دوں گا۔۔۔۔"

عاریز نے اُس کے کان میں سرگوشی کرتے اُس کے کان کی لوح کو اپنے ہونٹوں سے دباتے اُس کی جان نکال دی تھی۔۔۔۔ ہیر بالکل اُس کے رحم و کرم پر کھڑی تھی۔۔۔ اُسے لگ رہا تھا اِس شخص کی وارفتگیاں سہتے وہ کسی بھی ٹائم اپنے حواس کھو دے گی۔۔۔

"آپ جانتے ہیں میرے دل کی ہر بات۔۔۔"

ہیر کے منہ سے اظہار نکل پانا بہت مشکل ہوا تھا۔۔۔

"نہیں میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔۔۔"

عاریز اُس کی خطرناک حد تک لال پڑتی رنگت دیکھ مسکرائے بنا نہیں رہ پایا تھا۔۔۔

"عاریز پیرزادہ کے منہ پر دوبدو جواب دے کر منہ توڑ حملے کرنے والی ہیر میرے سامنے اتنی نروس اور ڈرپوک بھی ہو سکتی ہے۔۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔"

عاریز نے اُس کو جان بوجھ کر زچ کرتے بولنے پر اُکسایا تھا۔۔۔جس میں کافی حد تک کامیابی بھی ملی تھی اُسے۔۔۔

"میں آپ سے بالکل بھی نہیں گھبرا رہی۔۔۔آپ مجھے جان بوجھ کر تنگ کر رہے ہیں۔۔۔آپ اچھے سے جانتے ہیں میں کتنی محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔۔۔"

اُس کے اُکسانے پر ہیر بنا سوچے سمجھے خفگی کا اظہار کرتے کرتے اپنی محبت کا بھی بے ساختہ اظہار کر گئی تھی۔۔۔اُسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔۔۔

مگر جیسے ہی اُسے احساس ہوا فوراً اُس کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔

لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی۔۔۔

"اس خوبصورت اقرار پر انعام دینا تو بنتا ہے نا۔۔۔"

عاریز وارفتگی بھری نگاہوں سے اُس کے گلابی ہونٹوں کو دیکھتا اُس کی جانب جھکا تھا اور اُسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اُس کی سانسوں کو اپنی قید میں لے چکا تھا۔۔۔

ہیر اُس کی اِس حرکت پر جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔

"آئی لو یو ٹو مائی لو۔۔۔ اپنے لیے میرا پاگل پن اور میری دیوانگی دیکھنے کے لیے تیار ہو جائیں مسز ہیر عاریز پیرزادہ۔۔۔ کیونکہ اب تک بہت تڑپایا ہے آپ نے مجھے۔۔۔ اب اُس ایک ایک تڑپ کا حساب دینا ہو گا۔۔۔"

عاریز اُسے بانہوں میں اُٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔ جبکہ اُس کی والہانہ محبت کی بارش میں بھیگتے ہیر اپنی قسمت پر نازاں ہوتی آسودگی سے مسکرا دی تھی۔۔۔۔

اُس نے عاریز کے ساتھ گیم کھیل کر غلط کیا تھا۔۔۔ مگر یہ اِس شخص کی بے پناہ

محبت اور اعلیٰ ظرفی تھی کہ اُس نے ہیر کو پچھلی باتیں دوہرا کر شرمندہ نہیں کیا تھا۔۔۔

بلکہ اُسے پہلے سے بھی کہیں زیادہ عزت و محبت کے ساتھ اپنی زندگی میں شامل کر لیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عرشمان نے پورا راستہ ہانی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔ یہاں تک کہ نگاہ اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔ جس کا ریزن ہانی اُس کی ناراضگی ہی سمجھی تھی۔۔۔۔ مگر حقیقت یہ تھی کہ عرشمان کو وہ اِس وقت اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ اُس کے لیے اپنے جذبات ہر قابو رکھ پانا مشکل ہوا تھا۔۔۔۔

عرشمان کی گاڑی ایک بہت ہی خوبصورت کاٹیج کے سامنے جارکی تھی۔۔۔جسے بہت ہی خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا۔۔۔

عرشمان گاڑی سے نکلتے ہانی کی جانب آیا تھا۔۔۔ہانی اُس کے دروازہ کھولنے پر خاموشی کے ساتھ باہر نکل آئی تھی۔۔۔۔

عرشمان اُس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔وہاں موجود ہر شے کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔

"آپ ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔؟؟"

ہانی نے بہت زیادہ ہمت مجتمع کرتے اُس سے پوچھا تھا۔۔۔

"ہمم بہت زیادہ۔۔۔"

عرشمان نے بنا اُس کی جانب دیکھے جواب دیا تھا۔۔۔

"آوچ۔۔"

بھاری لہنگا ہونے کی وجہ سے ہانی سے سیڑھیاں چڑھنا مشکل ہو اتھا۔۔۔

جو دیکھتے عرشمان نے اگلے ہی لمحے اُسے اپنی بانہوں میں اُٹھالیا تھا۔۔۔ہانی کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔وہ اُس کے بے انتہا قریب تھی۔۔۔

عرشمان کی سانسیں اُسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔مگر عرشمان کی یہ کیئر اُس کے دل کو بہت اچھی لگی تھی۔۔۔

روم میں آتے عرشمان نے اُسے نیچے اُتار دیا تھا۔۔۔

"آپ کیوں ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔۔؟؟"

ہانی نے ہمت مجتمع کرتے اُس سے پوچھا تھا۔۔۔

"آپ کو پرواہ ہے میری ناراضگی کی۔۔۔۔"

عرشمان اب کی بار سامنے کھڑی اپنے دل کی ملکہ کو نظر انداز نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

"آپ جب مجھے اتنا اگنور کر رہے تھے تو میں آپ سے کیسے بات کر پاتی۔۔۔۔"

ہانی اُس کے سامنے کھڑی منہ بسورتے بولی تھی۔۔۔

"میں نے کب اگنور کیا آپ کو۔۔۔۔۔ کل سے لے کر اب تک آپ ہی مجھ سے چھپ رہی تھیں۔۔۔۔"

عرشمان کو وہ شکوہ کرتی اتنی کیوٹ لگی تھی کہ وہ بے اختیار اُس کی جانب جھکتا اُس کا گال چوم گیا تھا۔۔۔

ہانی اُس کی جسارت پر گھبرا کر پیچھے ہٹی تھی۔۔۔ مگر عرشمان نے اُسے خود سے دور نہیں جانے دیا تھا۔۔۔

اُسے اپنے قریب کرتا اپنے مضبوط حصار میں مقید کر گیا تھا۔۔۔

"آپ نے اُس دن بہت آرام سے میری محبت پر سوال اُٹھا دیا تھا نا۔۔۔ آپ کو مجھ سے محبت کچھ ہفتوں پہلے ہوئی ہو گی۔۔۔ مگر میرا عشق آپ کے لیے بہت پُرانا ہے۔۔۔۔ مانچسٹر میں اکیلے روڈ پر چلتے آپ کو اپنے پیچھے کسی کہ چلنے کا جو وہم ہوتا

تھا۔۔۔ وہ وہم نہیں حقیقت تھی۔۔۔ آپ کے لیے ہم دور تھے۔۔۔ مگر ہمارے لیے آپ نہیں۔۔۔ عرشمان پیرزادہ کبھی تم سے بے خبر نہیں رہا ہانی پیرزادہ ۔۔۔۔ جب جب میری بیوی کو میری ضرورت پڑی۔۔۔ تمہارے سامنے آئے بغیر میں تمہارے آس پاس ہی رہا۔۔۔ وہ رات یاد ہے جب تم پھول توڑنے گئی تھی۔۔۔ اور وہ غنڈے۔۔۔۔ اُس دن خود کو تمہارے سامنے آنے سے روک نہیں پایا تھا۔۔۔ تم نے اُس کے بعد مجھے ڈھونڈا بھی مگر میں یہ سب دیکھ کر بھی تمہارے سامنے نہیں آسکا۔۔۔ کیونکہ حسنٰی خانم نے مجھے دھمکی دے رکھی تھی۔۔۔ تم سے نہ میں کبھی بے خبر رہا ہوں۔۔۔ اور نہ کی پیرزادہ خاندان کے باقی افراد۔۔۔

تم میرے لیے میری زندگی تھی ہانی۔۔۔ آج تک جو چاہا وہ حاصل کیا ہے میں نے۔۔۔ مگر تمہارے معاملے میں بہت بے بس رہا ہوں میں۔۔۔ صرف اِس لیے کہ تم ہرٹ نہ ہو۔۔۔ تمہاری آنکھ سے گرا ایک آنسو بھی برداشت نہیں ہے

مجھے۔۔۔ میں نے تم سے کہا تھا۔۔۔ کہ جیسے ہی مجھے محسوس ہوا کہ تم مجھ سے محبت کرنے لگی ہو تو اُس دن تم میری دسترس میں ہو گی۔۔۔ میں نے اپنا کہا پورا کیا ہے۔۔۔ عرشمان پیرزادہ آج تمہارے سامنے کھڑے ہو کر اِس بات کا اقرار کرتا ہے کہ ہانی پیرزادہ اُس کا عشق اُس کی دیوانگی ہے۔۔۔۔ تم میری روح میں بستی ہو۔۔۔ تمہارے بغیر دنیا کا یہ کامیاب ترین سیاست دان بالکل ادھورا اور خالی ہے۔۔۔۔"

عرشمان اپنی بات مکمل کرتے جھکا تھا اور ہانی کے ماتھے پر چمکتی بندیا پر اپنے لب رکھ دیئے تھے۔۔۔

ہانی کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ وہ اِن سب لوگوں کے لیے کتنی اہم تھی۔۔ اور اُس نے اپنی ساری زندگی تنہائی میں رہتے گزار دی تھی۔۔۔ اِس دکھ کے ساتھ کہ وہ کسی کے لیے بھی اہم نہیں ہے۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔ آئم رئیلی سوری۔۔۔ میں نے آپ کو اتنا ہرٹ کیا۔۔۔ بنا سوچے سمجھے آپ پر بے بنیاد الزام لگائے۔۔۔ آپ کے یقین دلانے اور ساری سچائی بتانے کے باوجود بھی آپ کی کسی بھی بات پر یقین نہیں کیا۔۔۔ میں بہت بُری ہوں۔۔۔ پھر بھی آپ نے مجھے خود سے جدا نہیں کیا۔۔۔ سب یہی کہتے ہیں کہ عرشمان پیرزادہ کسی کی غلط بات برداشت نہیں کرتا۔۔۔ سزا دیتا ہے۔۔۔ تو پھر مجھے معافی مانگے بغیر اتنی آسانی سے معاف کیوں کر دیا۔۔۔ سزا کیوں نہیں دی۔۔۔۔"

ہانی اُس کے سینے سے لگی۔۔۔ اپنی مُٹھیوں میں اُس کی شرٹ دبوچے آنسوؤں کے بیچ بولتی عرشمان پیرزادہ کا چین و قرار لوٹ کر لے گئی تھی۔۔۔۔

"ہانی پیرزادہ پر عرشمان پیرزادہ کے سات خون معاف ہیں۔۔۔ یہ سب تو بہت معمولی سی باتیں ہیں۔۔۔۔"

عرشمان اُس کا چہرا اپنی دونوں ہتھیلیوں میں لیتے جھکا تھا اور اُس کے ایک ایک آنسو کو اپنے ہونٹوں سے چنتا ہانی کے ہوش اُڑا گیا تھا۔۔۔

ہانی نے اُس کے کالر کو سختی سے اپنی مُٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔۔وہ عرشمان کی اِن شدتوں پر کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"ہانی پیرزادہ ابھی سے یہ حال ہو رہا ہے۔۔۔ابھی تو ساری زندگی میری شدتیں اور عشق کی انتہا دیکھنی ہو نگی آپ کو۔۔۔۔"

عرشمان کی نگاہیں اُس کے حسین سراپے پر سجی ہوئی تھیں۔۔۔

جبکہ ہانی نے اُس کی بات کا مفہوم سمجھتی اُس کا حصار توڑتے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔

مگر عرشمان اُسے ایسی کوئی بھی مہلت دیئے بغیر اُس کی گردن پر جھکا تھا اور اُس کے ہوش واقعی ٹھکانے لگا گیا تھا۔۔۔

"آپ ناراض ہی ٹھیک تھے۔۔۔"

ہانی کی کمزور سی آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔ جس پر عرشمان اپنا قہقہ نہیں روک پایا تھا۔۔۔

اُس کی ڈھیلی پڑتی گرفت دیکھ ہانی فوراً اُس کی گرفت سے نکلی تھی۔۔۔۔

"تم نے مجھے منایا نہیں۔۔۔ میں سچ میں تم سے ناراض تھا۔۔۔"

عرشمان اُسے دور ہوتے دیکھ اُس کی جانب پیش قدمی کر چکا تھا۔۔۔۔

"آپ آج کے دن ناراض ہی رہیں۔۔۔ میں کل منالوں گی آپ کو۔۔۔"

ہانی دھیرے دھیرے پیچھے ہوتی وہاں سے کھسکنے کے موڈ میں تھی۔۔۔ مگر اُس کو اپنے ارادوں میں کامیاب ہونے دینے سے پہلے ہی عرشمان اُسے کا دوپٹہ اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔۔

دوپٹہ جو اچھا خاصہ ہیوی تھا اور بہت مشکل سے پنوں کی مدد سے سیٹ کیا گیا تھا۔۔۔ عرشمان کے ایک جھٹکے سے ہی اُس کے ہاتھ میں آ گیا تھا۔۔۔

ہانی نے گھبرا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اِس وقت بنا دوپٹے کے عرشمان کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔اُس کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

ہانی پیچھے ہوتی دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔۔

جب عرشمان نے اُس کے ارد گرد ہتھیلیاں ٹکاتا اُس کے نہایت قریب ہوا تھا۔۔۔

اتنا کہ اُس کی تپیش زدہ سانسیں ہانی کے چہرے اور گردن کو جھلسانے لگی تھیں۔۔۔

اُس کے بولنے پر ہانی کو اُس کے لب اپنے گالوں سے ٹکراتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

"مجھ سے فرار ممکن نہیں ہے تمہارے لیے اب۔۔۔۔چاہیں تم جتنی مرضی کوششیں کر لو۔۔۔۔"

عرشمان اُس کے ایک ایک نقش کو اپنے لمس سے معطر کرتا ہانی کو پوری طرح خود میں گم کر گیا تھا۔۔۔

"میں فرار پانا بھی نہیں چاہتی۔۔۔۔"

ہانی کے ہونٹوں سے نکلنے والے یہ خوبصورت الفاظ عرشمان پیرزادہ کے دل و دماغ کو مہکا گئے تھے۔۔۔

وہ اُسے اپنی پناہوں میں قید کرتا اپنی محبت کی بارش میں بھیگا تا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

افتخار پیرزادہ ہمیشہ خود بھی حق اور سچ پر چلے تھے۔۔۔اور اپنے بچوں کو بھی یہی سکھایا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ آج وہ اپنے پورے خاندان کو ایک پر پائے تھے۔۔۔

حسنٰی خانم جس نے ہمیشہ سازشیں کر کے پیرزادہ خاندان کو گرانا اور برباد کرنا چاہا تھا۔۔۔اور اِس سب میں اپنی بیٹی تک کو نہیں بخشا تھا۔۔۔

آج وہ خود وہی سب بھگت رہی تھی۔۔۔اُن کی پارٹی کے بہت اہم ارکان نے ہی اُن کی ساری سازشوں اور غلط کاموں میں ملوث ہونے کا پردہ فاش کر دیا تھا۔۔۔

جس کے بعد حسنٰی خانم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نااہل قرار دے دیا گیا تھا۔۔۔ایک ساتھ اتنی ساری ہار وہ برداشت نہیں کر پائی تھیں۔۔۔اُنہیں بہت شدت سے احساس ہوا تھا۔۔۔کہ وہ اپنی ہی بیٹی کے ساتھ کتنا غلط کر چکی ہیں۔۔۔مگر اب پچھتائے کیا ہو سکتا تھا۔۔۔جب وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی ساری کشتیاں جلا چکی تھیں۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔۔